e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

سپریم کورٹ: خواتین کے تحفظ پر ریاستوں سے جواب طلب

نئی دہلی، 25 ستمبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے عصمت دری سمیت خواتین کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کو چیلنج کرنے والی مفاد عامہ کی عرضی پر تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے چار ہفتوں کے اندر اپنا موقف پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ جسٹس بی وی ناگرتنا اور جسٹس آر مہادیون کی بنچ نے سینئر ایڈوکیٹ آباد ہرشد پونڈا کی عرضی پر یہ ہدایت دی۔ درخواست میں 2012 کے نربھیا کیس کے بعد سخت قوانین بنائے جانے کے باوجود جنسی جرائم کے بڑھتے ہوئے واقعات پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ عرضی میں دلیل دی گئی کہ صرف سخت سزا سے اس مسئلے پر قابو نہیں پایا جاسکا ہے۔ عرضی میں احتیاطی اقدامات اور وسیع پیمانے پر بیداری پیدا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ جنسی جرائم سے متعلق تعزیرات ہند اور پی او سی ایس او ایکٹ کی دفعات کو اسکول کے نصاب میں شامل کیا جائے۔

اروند کیجریوال کو 10 دنوں میں الاٹ ہوجائے گا سرکاری بنگلہ

نئی دہلی۔ عام آدمی پارٹی (عاپ) کے کنوینر اروند کیجریوال کے سرکاری بنگلہ الاٹمنٹ کرنے کے معاملے میں حکومت نے ہائی کورٹ میں جواب داخل کردیا ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے سالیسٹر جنرل تشار مہتہ نے دہلی ہائی کورٹ کو یقین دلایا ہے کہ ضابطہ کے مطابق اگلے 10 دن میں اروند کیجریوال کو سرکاری بنگلہ مل جائے گا۔ عام آدمی پارٹی کی طرف سے وکیل نے مطالبہ کیا کہ ٹائپ-8 اور ٹائپ-7 بنگلہ الاٹ کیے جانے کا عدالت حکم دے۔ سالیسٹر جنرل نے کہا کہ عام آدمی ٹائپ-8 بنگلے کے لیے نہیں لڑا کرتے۔ دہلی ہائی کورٹ نے سالیسٹر جنرل کی یقین دہانی کو ریکارڈ کرلیا۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس معاملے پر حکم پاس کرے گا۔ سالیسٹر جنرل نے یقین دلایا کہ ضابطہ کے مطابق اروند کیجریوال کو بنگلہ الاٹ کیا جائے گا۔ دہلی ہائی کورٹ نے کہا کہ وزارت کے طریقہ کار پر توجہ دی جانی چاہیے۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۵۱) لکھنؤ، بروز جمعہ ۲۶-ستمبر ۲۰۲۵ء، مطابق ۳-ربیع الآخر-۱۴۴۷ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 351 Friday , September 26 2025 Pages -8

دنیا کو درپیش رکاوٹوں کے باوجود ہندوستان کی ترقی متاثر کن: وزیر اعظم

وزیر اعظم نے ضلع گوتم بدھ نگر میں یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو کے تیسرے ایڈیشن کا افتتاح کیا □ ہندوستان سال 2047 تک ترقی یافتہ ہونے کے ہدف کی جانب بڑھ رہا ہے □ ریاست آئی ٹی، الیکٹرانک اور سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ میں گلوبل ہب بن رہا ہے □ انتیودئے کو راشٹرودئے میں بدلنے کا موقع: وزیر اعلیٰ

لکھنؤ: ۲۵ ستمبر۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آج گوتم بدھ نگر میں انڈیا ایکسپو سینٹر اینڈ مارٹ میں اتر پردیش انٹرنیشنل ٹریڈ شو-25 (2025 تا 29 ستمبر) کے تیسرے ایڈیشن کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ بھی موجود تھے۔ تقریب کے دوران وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے مختلف محکموں، کاروباری افراد اور تعلیمی اداروں کی جانب سے لگائے گئے اسٹالوں کا مشاہدہ کیا۔ وزیر اعظم نے تقریب کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک بننے کے اپنے ہدف کی طرف بڑھ رہا ہے۔ دنیا کو درپیش رکاوٹوں اور غیر یقینی صورتحال کے باوجود ہندوستان کی ترقی متاثر کن ہے۔ خلل کے عالم میں، ہم اپنا راستہ نہیں کھوتے، بلکہ نئی سمتیں تلاش کرتے ہیں۔ ان رکاوٹوں کے درمیان، ہندوستان آنے والی دہائیوں کے لیے بنیاد مضبوط کر رہا ہے۔ ہمارا عزم اور منتر خود انحصار ہندوستان ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس بدلتی دنیا میں کوئی ملک جتنا دوسروں پر انحصار کرے گا، اس کی ترقی پر اتنی ہی کمپرومائزڈ ہو جائے گی۔ اس لیے ہندوستان جیسے ملک کے لیے اب کسی پر انحصار کرنا قابل قبول نہیں ہے۔ ہندوستان کو خود کفیل ہونا چاہیے۔ ہر وہ پروڈکٹ جو ہم ہندوستان میں بنا سکتے ہیں، ہمیں اسے ہندوستان میں بنانا چاہیے۔ آج یہاں تاجروں اور کاروباریوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ آپ سبھی خود انحصار ہندوستان مہم میں بہت بڑے اسٹیک ہولڈرس ہیں۔ آپ کو ایک ایسا کاروباری ماڈل بنانا ہوگا جو خود انحصار ہندوستان کو مزید تقویت بخشے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت میک ان انڈیا اور مینوفیکچرنگ پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ ہم ہندوستان میں چِپ سے لے کر شِپ تک ہر چیز تیار کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے 'اِز آف ڈوئینگ بجنس' کے لیے مسلسل کام کیا جارہا ہے۔ حکومت نے 40000 سے زائد compliance ختم کر دی ہے۔ حکومت نے سیکڑوں قوانین کو de-criminalise قرار دے دیا ہے جو کاروبار اور تجارت میں معمولی غلطیوں پر تاجروں اور کاروباریوں کے خلاف مقدمات کا باعث بنتے تھے۔ حکومت ان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ تاجر جو کچھ بھی تیار کرتے ہیں وہ اعلا معیار کا ہونا چاہیے۔ دیسی مصنوعات کے معیار کو مسلسل بہتر کیا جائے۔ معیار کے ساتھ کسی قسم کو کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔ آج ملک کا ہر شہری سودیشی سے جڑ رہا ہے۔ وہ سودیشی خریدنا چاہتا ہے۔ 'فخر سے کہو، یہ سودیشی ہے' کے جذبہ کو ہم اپنے چاروں طرف محسوس کر رہے ہیں۔ تاجروں کو بھی اس منتر کو اپنانا چاہیے۔ مقامی مصنوعات اور اشیا کو ترجیح دی جائے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہمیں تحقیق میں کئی گنا سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔ جدت کے بغیر، دنیا، کاروبار، اور زندگی رک جاتی ہے۔ حکومت نے اس کے حصول کے لیے ضروری اقدامات کیے ہیں۔ اب تحقیق میں نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے سب کو آگے آنا چاہیے۔ یہ وقت کی ضرورت ہے۔ ہمیں مقامی تحقیق، مقامی ڈیزائن اور ترقی کا ایک مکمل ماحولیاتی نظام بنانا چاہیے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اتر پردیش سرمایہ کاری کے زبردست امکانات سے بھرا ہوا ہے۔ گزشتہ کچھ برسوں میں ریاست کے کنکٹیوٹی ریوولیوشن نے لاجسٹک اخراجات میں نمایاں کمی کی ہے۔ اتر پردیش ملک میں سب سے زیادہ ایکسپریس وے اور سب سے زیادہ بین الاقوامی ہوائی اڈوں والی ریاست بن گئی ہے۔ یہ ملک کے دو بڑے dedicated freight corridors کا ہب ہے۔ ریاست ہیریٹیج ٹیورزم میں بھی پہلے نمبر پر ہے۔ نمامی گنگے جیسے اقدامات نے اتر پردیش کو کروز ٹیورزم کے نقشے پر رکھا ہے۔ ایک ضلع، ایک پروڈکٹ اسکیم نے ریاست کے کئی اضلاع سے مصنوعات کو بین الاقوامی بازار میں لایا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اتر پردیش مینوفیکچرنگ کے شعبہ میں نئے ریکارڈ قائم کر رہا ہے۔ گزشتہ دہائی میں، ہندوستان الیکٹرانکس اور موبائل فون مینوفیکچرنگ میں دنیا کا دوسرا سب سے بڑا پروڈیوسر بن گیا ہے۔ اس میں اتر پردیش کا اہم رول ہے۔ آج، ہندوستان میں تیار کردہ تمام موبائل فون میں سے تقریباً 55 فیصد اتر پردیش میں بنتے ہیں۔ ریاست اب سیمی کنڈکٹر سیکٹر میں ہندوستان کی خود انحصاری کو مضبوط فراہم کرے گی۔ یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک بڑی سیمی کنڈکٹر فیسلٹی پر کام شروع ہونے والا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہماری مسلح افواج دیسی مصنوعات کی خواہش رکھتی ہیں اور دوسروں پر انحصاریت کم کرنا چاہتی ہیں۔ اس لیے ہم ہندوستان کے اندر ایک متحرک دفاعی شعبے کو فروغ دے رہے ہیں۔ ہم ایک ایسا ماحولیاتی نظام بنا رہے ہیں جہاں ہر پرزے-پرزے پر میڈ ان انڈیا کا لیبل موجود ہو۔ اس میں اتر پردیش اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ AK-203 رائفل کی پیداوار جلد ہی روسی تعاون سے فیکٹری میں شروع ہو جائے گی۔ ریاست میں ایک دفاعی راہداری ڈیفنس کاریڈور بھی بنائی جارہی ہے، جہاں برہموس میزائل سمیت متعدد اسلحے بننا شروع ہو چکے ہیں۔ انہوں نے تاجروں سے اتر پردیش میں سرمایہ کاری اور مینوفیکچرنگ کرنے کی اپیل کی۔ اتر پردیش میں لاکھوں ایم ایس ایم ای کا ایک مضبوط نیٹ ورک ہے، جو مسلسل بڑھ رہا ہے۔ ان کی صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے ریاست کے اندر مکمل مصنوعات تیار کریں۔ مرکزی اور ریاستی حکومتیں آپ کی مدد کے لیے ہمیشہ تیار ہیں۔

سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ آج کریں گے وظائف تقسیم

لکھنؤ: 25 ستمبر (پی این ایس) اسکالرشپ پہلے فروری-مارچ میں تقسیم کیے گئے تھے اب ستمبر میں طلباء میں تقسیم کیے جائیں گے۔ نوراتری کے موقع پر۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ 26 ستمبر کو ریاست کے 400,000 سے زیادہ طلباء میں وظائف تقسیم کریں گے۔ یہ مانا جارہا ہے کہ طلباء اب ستمبر میں شیڈول سے پہلے اسکالرشپ حاصل کریں گے۔ ریاستی وزیر برائے پسماندہ طبقات (آزاد چارج) نریندر کشیپ نے بتایا کہ یہ اسکالرشپ راجدھانی کے اندرا گاندھی پرتشٹھان میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی موجودگی میں تقسیم کی جائیں گی۔ یہ طلباء کے لیے دیوالی کا تحفہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت پر پسماندہ طبقات کی بہبود، سماجی بہبود اور اقلیتی بہبود کے محکموں نے مشترکہ طور پر ایک حکمت عملی تیار کی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ طلباء کو مقررہ وقت سے پہلے اسکالرشپ مل جائے۔

ہندوستان کی فلسطین پر خاموشی انسانی اقدار سے دستبرداری کے مترادف

فلسطین معاملے پر سونیا گاندھی کی مرکزی حکومت پر سخت تنقید

نئی دہلی۔ ہندوستان کی خاموشی اور فلسطین سے دوری پر سونیا گاندھی نے ایک سخت تنقیدی مضمون تحریر کیا ہے، جو 'دی ہندو' اخبار میں شائع ہوا ہے۔ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئر پرسن سونیا گاندھی نے مودی حکومت کے فلسطین کے مسئلے پر رویے کو "گہری خاموشی" اور 'انسانیت اور اخلاق سے دستبرداری' قرار دیا۔ انہوں نے زور دیا کہ ہندوستان کو فلسطین کے لیے قیادت کا مظاہرہ کرنا چاہیے، جواب انصاف، شناخت، وقار اور انسانی حقوق کی جنگ بن چکا ہے۔ سونیا گاندھی نے اپنے مضمون میں کہا کہ ہندوستان کی عالمی سطح پر حیثیت ایک فرد کی ذاتی عزت افزائی یا تاریخی کارناموں پر منحصر نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے فرانس، برطانیہ، کینیڈا، پرتگال اور آسٹریلیا کا حوالہ دیا، جنہوں نے حال ہی میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا، جو فلسطین کے طویل عرصے سے پریشان عوام کی جائز خواہشوں کی تکمیل کا پہلا قدم ہے۔ سونیا گاندھی نے بتایا کہ اقوام متحدہ کے 193 میں سے 150 سے زائد ممالک نے اب تک فلسطینی ریاست کو تسلیم کرلیا ہے، جبکہ ہندوستان نے 18 نومبر 1988 کو فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا تھا، جبکہ وہ فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) کی حمایت کرتا رہا ہے۔ انہوں نے تاریخی مثالیں بھی پیش کیں، جیسے کہ ہندوستان نے آزادی سے قبل جنوبی افریقہ میں اپارتائڈ کے خلاف آواز اٹھائی اور 1954-62 میں الجیریا کی آزادی کی جدوجہد میں سب سے مضبوط حمایت کی۔ 1971 میں ہندوستان نے مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں نسل کشی روکنے کے لیے موثر کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل-فلسطین کے حساس مسئلے پر بھی ہندوستان نے طویل عرصے سے امن اور انسانی حقوق کے تحفظ پر مبنی اصولوں کی پابندی کی ہے۔ تاہم، گاندھی نے مودی حکومت پر تنقید کی کہ وہ اس مسئلے پر خاموش رہ کر اپنی ذمہ داری سے فرار اختیار کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے اسرائیلی شہریوں پر وحشیانہ حملوں کے بعد اسرائیل کا ردعمل نسل کشی کے مترادف رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 55,000 سے زائد فلسطینی شہری، جن میں 17,000 بچے شامل ہیں، ہلاک ہوچکے ہیں۔ غزہ کا رہائشی، تعلیمی اور صحت کا بنیادی ڈھانچہ تباہ ہو چکا ہے، جبکہ زراعت اور صنعت کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی فوج نے خوراک، ادویات اور دیگر امدادی سامان کی ترسیل کو روک کر غزہ کے لوگوں کو قحط جیسے حالات میں دھکیل دیا ہے۔ سونیا گاندھی نے کہا کہ کئی ممالک کی جانب سے فلسطین کو خود مختار ریاست کے طور پر تسلیم کرنے کا فیصلہ خوش آئند اور طویل انتظار کے بعد کا اقدام ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ خاموشی غیر جانبداری نہیں، بلکہ ذمہ داری سے گریز ہے۔ انہوں نے بتایا کہ برطانیہ، کینیڈا اور آسٹریلیا نے 21 ستمبر 2025 کو فلسطین کی ریاست کو تسلیم کیا، جو ان کی غیر جانبدار خارجہ پالیسی سے ہٹ کر ایک بڑا اقدام ہے۔

بی جے پی جتنی بھی سازش کرے
ہم پسماندہ طبقات کو ان کا پورا حق دلائیں گے: راہل گاندھی

کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بدھ کو ایکس پر بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ چاہے بی جے پی کتنے ہی جھوٹ بولے یا سازشیں رچے، ہم پسماندہ طبقات کو ان کا پورا حق دلانے کے لیے پرعزم ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پارٹی کی جدوجہد محض سیاسی نہیں بلکہ سماجی انصاف کی اصل لڑائی ہے جس میں دلت، آدیواسی، اقلیتی اور پسماندہ سماج کو عزت اور برابر کے حقوق دلانا بنیادی مقصد ہے۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں زور دیا کہ سب سے اہم میدان تعلیم ہے، کیونکہ یہی محروم طبقات کی ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ان طبقات کو تعلیم تک مساوی رسائی ملے اور اسی لیے 'اتی پچھڑا نیائے سنکلپ' میں خصوصی اقدامات شامل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اب نہ صرف سرکاری اداروں میں بلکہ نجی کالج اور یونیورسٹیوں میں بھی ریزرویشن نافذ کیا جائے گا تاکہ محروم طبقے کے نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع میسر آئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نجی اسکولوں میں تعلیم کے حق کے تحت جو نشستیں ریزرو ہوتی ہیں، ان میں سے آدھی سیٹیں دلت، آدیواسی، پسماندہ اور انتہائی پسماندہ طبقات کے بچوں کے لیے مخصوص ہوں گی۔ یہ اقدام سماجی مساوات کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ نئی نسل کو آگے بڑھنے کا موقع فراہم کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس ناانصافی پر بھی سوال اٹھایا جس کے تحت سرکاری نوکریوں میں اکثر امیدواروں کو 'نوٹ فاؤنڈ سوٹیبل' یعنی 'کوئی قابل امیدوار نہیں ملا' کہہ کر موقع نہیں دیا جاتا۔ راہل گاندھی نے صاف کہا کہ یہ پالیسی ختم کی جائے گی تاکہ اہل امیدواروں کو ان کے حقوق مل سکیں۔ اپنی پوسٹ میں راہل گاندھی نے اسے صرف تعلیم کی پالیسی نہ مانتے ہوئے کہا کہ یہ پسماندہ سماج کی برابری اور احترام کی جدوجہد ہے۔ ان کے مطابق یہی سچا سماجی انصاف ہے اور یہی مساوی ترقی کی ضمانت ہے جس کے لیے کانگریس نے عملی خاکہ تیار کیا ہے۔ راہل گاندھی نے یہ بھی واضح کیا کہ بی جے پی کی تمام تر سازشوں اور جھوٹے بیانیوں کے باوجود کانگریس اپنے مقصد سے پیچھے ہٹنے والی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماجی انصاف اور مساوات کے اس ایجنڈے کو ہم کسی بھی قیمت پر نافذ کریں گے کیونکہ یہی ملک کے آئین کی روح ہے اور یہی جمہوریت کا اصل چہرہ ہے۔

اجودھیا میں مسجد کے نئے ڈیزائن کی تیاری

لکھنؤ 25 ستمبر (یو این آئی) اجودھیا میں مجوزہ مسجد کے لے آؤٹ پلان کو این او سی نہ ملنے کے بعد انڈو۔ اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن (آئی آئی سی ایف) نے اب ایک نیا ڈیزائن تیار کرنے کی مشق شروع کردی ہے جو اودھی اور مقامی طرز تعمیر پر مبنی ہوگا۔ اس نئے ڈیزائن کو این او سی کے لیے اجودھیا ڈیولپمنٹ اتھارٹی (اے ڈی اے) کو پیش کیا جائے گا۔ ٹرسٹ کے ایک رکن نے بتایا کہ مسجد کو مقامی برادری اور عوامی جذبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ڈیزائن کیا جارہا ہے۔ اگرچہ نیا ڈیزائن تیار کرنے کا فیصلہ گزشتہ برس ہی کیا گیا تھا لیکن پرانے پلان پر منظوری کے لیے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔ انڈو۔ اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن کا انتظام آٹھ ٹرسٹیوں کے ایک بورڈ کے ذریعے کیا جاتا ہے، جس کے صدر ظفر احمد فاروقی اور سکریٹری اطہر حسین ہیں۔ مسٹر حسین نے کہا کہ "صدر کے رابطے میں رہنے والے اور اس منصوبے کی حمایت میں دلچسپی دکھانے والے افراد نے ڈیزائن میں تبدیلی کا مشورہ دیا ہے۔ ہم ماہرین کی مدد سے نیا خاکہ بنائیں گے اور دوبارہ درخواست داخل کریں گے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ٹرسٹ حکومتِ اتر پردیش سے سوہاول کے دھنی پور میں واقع مسجد کے مقام تک بہتر اور کشادہ سڑک فراہم کرنے کی بھی درخواست کرے گا۔ قابلِ ذکر ہے کہ پہلے ڈیزائن میں خلیجی ممالک کی طرز پر مساجد کے ڈھانچے کو اپنایا گیا تھا لیکن اب نیا نقشہ اودھ خطے کے روایتی طرز تعمیر کے اصولوں پر مبنی ہوگا۔ مسجد کے لیے پانچ ایکڑ زمین مختص کی گئی ہے۔ مسٹر اطہر حسین نے بتایا کہ اس زمین کے ایک بڑے حصے پر فیض آباد کے مجاہد آزادی مولوی احمد اللہ شاہ کی یاد میں ایک میوزیم بھی تعمیر کیا جائے گا، جنہوں نے 1857 کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف جدوجہد کی تھی۔ انہیں گنگا۔ جمنی تہذیب کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔

'ذات ہمارا ایموشنل کنیکٹ'...
پی ڈی اے کے اتحاد سے خوفزدہ ہے بھاجپا: اکھلیش

ایس پی حکومت بننے پر "دام باندھو" پالیسی نافذ کی جائے گی: اکھلیش

لکھنؤ: 25 ستمبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے کہا، ذات ہمارا ایموشنل کنیکٹ ہے۔ پسماندہ طبقات کو ذات کی بنیاد پر ریزرویشن دیا گیا ہے۔ منڈل کمیشن کی تمہید میں کہا گیا ہے کہ ہم ذات کی بنیاد پر پسماندہ ہیں، اس لیے ہمیں ریزرویشن ملا ہے۔ انہوں نے کہا، بی جے پی پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اور اقلیت) کے اتحاد سے خوفزدہ ہے۔ جب سے ہم نے مختلف محکموں میں پی ڈی اے کی تعیناتیوں کے اعداد و شمار جاری کیے ہیں، بی جے پی گھبرا گئی ہے اور لوگوں کی توہین کر رہی ہے۔ اکھلیش یادو جمعرات کو لکھنؤ کے ایس پی آفس میں میڈیا سے خطاب کر رہے تھے۔ یوگی حکومت کے اس حکم پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہ ایف آئی آر، گرفتاری وارنٹ یا کسی اور دستاویزات میں ذات کا ذکر نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا، ہریجن ایکٹ ذات پات پر مبنی ہے۔ کیا ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی جنہوں نے اپنے گھر گنگا کے پانی سے دھوئے؟ میں نے جس مندر کا دورہ کیا تھا اس پر پجاری کے اعتراض کے باوجود بی جے پی کے اراکین نے مندر کو دھویا تھا۔ انہیں بتانا چاہئے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ پی ڈی اے اب سماج وادی پارٹی پر اعتماد کرتا ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی نے اتر پردیش میں بدعنوانی کے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ ایم ایل اے اسٹیج سے دعویٰ کررہے ہیں کہ وہ 10 فیصد کمیشن کے بارے میں نہیں بولیں گے، لیکن ہمیں کریم، پاؤڈر اور شیمپو سے لالچ دے رہے ہیں۔ ہم بازار بھی جائیں گے، انہوں نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ منافع کمانے والوں سے ہی بات کی جارہی ہے۔ اکھلیش یادو نے ایس پی میں شامل ہونے والے سدھیر چوہان، سابق ایم ایل اے چودھری امر سنگھ، ودیا ساگر، اور لال جی بھارتی (جو بی ایس پی سے آئے تھے) کا خیر مقدم کیا۔

سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ 2027 میں ایس پی حکومت بننے پر مہنگائی پر قابو پانے کے لیے نیتاجی اور ڈاکٹر لوہیا کی "دام باندھو" پالیسی نافذ کی جائے گی جمعرات کو لکھنؤ میں پارٹی دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ نوئیڈا کے کسانوں کے ساتھ مسلسل ناانصافی ہو رہی ہے ان کی زمینوں پر صنعتیں اور کاروبار کھڑے کیے جارہے ہیں لیکن ان کو ان کا جائز معاوضہ نہیں مل رہا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی حکومت سازش اور دباؤ کے ذریعے کسانوں کی زمین چھین رہی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سپا حکومت بننے پر کسانوں کو سرکل ریٹ سے زیادہ معاوضہ دیا جائے گا اور نوئیڈا سے لکھنؤ تک بہتر سڑکوں کی تعمیر کرائی جائے گی۔ اس موقع پر بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) اور اپنا دل (ایس) کے متعدد رہنماؤں اور حامیوں نے سپا میں شمولیت اختیار کی۔

عرب اسلامی آٹھ ملکوں اور امریکہ کا "غزہ تعمیر نو" کا جامع منصوبہ تیار کرنے کا عزم

نیویارک، 25 ستمبر (یو این آئی) سعودی عرب، امریکہ، قطر، متحدہ عرب امارات، اردن، مصر، ترکی، انڈونیشیا اور پاکستان نے غزہ کی تعمیر نو کے لیے ایک جامع منصوبہ تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ یہ وہ منصوبہ ہو جو عرب ممالک اور اسلامی تعاون تنظیم کے منصوبے کے ساتھ ساتھ سکیورٹی انتظامات پر بھی مبنی ہو اور فلسطینی قیادت کی حمایت کے لیے بین الاقوامی مدد کے ساتھ ہو۔ ان 9 ملکوں کے رہنماؤں نے منصوبوں کی کامیابی اور غزہ میں فلسطینیوں کی زندگیوں کی تعمیر نو کو یقینی بنانے کے لیے مل کر کام کرنے کے اپنے عزم کا بھی اظہار کیا۔ یہ امریکہ اور آٹھ عرب اور اسلامی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کے رہنماؤں کے درمیان ایک کثیر جہتی سربراہی اجلاس کے دوران ہوا۔ اجلاس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 80 ویں سیشن کے کے موقع پر اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اقدام پر منعقد ہوا اور اس کی مشترکہ میزبانی قطر کے امیر شیخ تمیم، اردن کے بادشاہ عبداللہ دوم، ترکیہ کے صدر رجب طیب ایردوان، انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو، پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف، مصر کے وزیر اعظم مصطفیٰ مدبولی، متحدہ عرب امارات کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ عبداللہ بن زاید اور سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے کی۔ اجلاس میں شریک عرب ممالک اور اسلامی تعاون تنظیم کے رہنماؤں نے اس اجلاس کی دعوت دینے پر صدر ٹرمپ کا شکریہ ادا کیا اور غزہ کی پٹی میں ناقابل برداشت المناک صورتحال پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے انسانی تباہی اور بھاری جانی نقصان اور اس کے خطے پر سنگین نتائج اور پوری مسلم دنیا پر اس کے اثرات کو بیان کیا۔ رہنماؤں نے جبری نقل مکانی کو مسترد کیا اور چھوڑ جانے والے لوگوں کی واپسی کی اجازت دینے کی مشترکہ پوزیشن کی دوبارہ تصدیق کی۔ کثیر جہتی سربراہی اجلاس نے اس بات پر زور دیا کہ اس اجلاس کو ایک پرامن اور علاقائی تعاون پر مبنی مستقبل کی طرف صحیح راستے پر ایک آغاز بنانے کے لیے رفتار کو برقرار رکھنا اہم ہے۔ غزہ کی پٹی میں جنگ کو ختم کرنے اور ایک فوری جنگ بندی حاصل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یرغمالیوں کی رہائی اور کافی انسانی امداد کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

عرفان سولنکی کو جیل سے ملے گی رِہائی

الٰہ آباد ہائی کورٹ سے ملی ضمانت

پریاگ راج۔ اعظم خان کے بعد سماجوادی پارٹی کے سابق رکن اسمبلی عرفان سولنکی کے بھی جیل سے باہر آنے کا راستہ صاف ہوگیا ہے۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ نے عرفان سولنکی، ان کے بھائی رضوان سولنکی اور عزرائیل آٹے والا کی ضمانت منظور کرلی ہے۔ گینگسٹر معاملہ میں ان تینوں کے خلاف کانپور نگر کے جاجموً تھانے میں ایف آئی آر درج ہیں۔ عرفان سولنکی فی الحال مہاراج گنج کے جیل میں قید ہیں۔ واضح رہے کہ ہائی کورٹ نے سبھی فریقین کی بحث مکمل ہونے کے بعد 2 ستمبر کو فیصلہ محفوظ کرلیا تھا، اور آج جسٹس سمیر جین کی سنگل بنچ نے یہ فیصلہ سنایا۔ سماجودی پارٹی کے لیڈر اور سابق رکن اسمبلی عرفان سولنکی کو ہائی کورٹ سے ضمانت ملنے پر عرفان کی ماں خورشید سولنکی نے اللہ کا شکر ادا کیا ہے۔ دوسری جانب عرفان سولنکی کے وکیل شیوکانت دیکشت نے بتایا کہ "عرفان سولنکی اور رضوان سولنکی کو تمام معاملات میں ضمانت مل چکی تھی، لیکن ایک گینگسٹر معاملہ تھا جس میں ان کی ضمانت نہیں ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے ان کی رہائی نہیں ہو پارہی تھی، لیکن اب انہیں گینگسٹر معاملے میں بھی ضمانت مل چکی ہے۔

اسرائیل کی غزہ میں 24 گھنٹے کے دوران 170 مقامات پر بمباری

اسرائیل نے فرانس کا قونصل خانہ بند کیا تو ردعمل بھی ہوگا: میکروں کا انتباہ □ مصر کا غزہ کی جنگ کے بعد کے لیے فلسطینی فورسز کی تربیت شروع کرنے کا اعلان □ غزہ کے عوام اور یرغمالیوں کی عاقبت نیتن یاہو کے حوالے نہیں کی جاسکتی: میکروں

غزہ، 25 ستمبر (یواین آئی) اسرائیل نے غزہ میں اپنی کارروائیاں تیز کرتے ہوئے 24 گھنٹے کے دوران 170 بم برسا کر کئی مقامات کو تباہ کردیا۔ ٹائمز آف اسرائیل کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی دفاعی فورسز (آئی ڈی ایف) نے جاری بیان میں بتایا کہ اسرائیلی فضائیہ نے 24 گھنٹے کے دوران غزہ پٹی میں 170 سے زائد اہداف پر حملے کیے، فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے خلاف آگے بڑھ رہے ہیں۔ آئی ڈی ایف نے دعویٰ کیا کہ کارروائیوں میں جن اہداف کو نشانہ بنایا گیا ان میں حماس کے مزاحمت کار، ان کے زیر استعمال عمارتیں، ہتھیاروں کے ڈپو اور دیگر ڈھانچے شامل ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ غزہ شہر میں 98 ویں ڈویژن نے تقریباً 20 اہداف پر ڈرون حملوں کی ہدایت کی جن میں ایک حماس کے مزاحمت کار تھا جو بم دھماکے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا جبکہ دیگر میں مسلح مزاحمت کار اور ایک ہتھیاروں کا ڈپو شامل تھا۔ اسرائیلی فوج کے مطابق 162 ویں اور 36 ویں ڈویژنز بھی غزہ شہر میں آپریشن کر رہی ہیں، گزشتہ روز مزاحمت کار کو نشانہ بنایا جبکہ دیگر کے زیر استعمال ڈھانچوں کو تباہ کیا۔ آئی ڈی ایف نے مزید بتایا کہ 215 ویں آرٹلری رجمنٹ کی جانب سے کیے گئے حملوں نے حماس کے اسرائیلی فوجیوں پر گھات لگانے کیلیے استعمال ہونے والی جگہوں کو نشانہ بنایا۔ دریں اثنا، غزہ شہر کے شمالی حصے میں 99 ویں ڈویژن نے کئی ایسے مقامات کو نشانہ بنایا جو ان کے مطابق حماس کے زیر استعمال تھے، ان میں سرنگیں اور ایک گھات کی جگہ شامل تھی جہاں دھماکہ خیز آلات نصب کیے گئے تھے۔

فرانس نے اسے ہفتے کے شروع میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کرلیا ہے۔ جیسا کہ ماہ جولائی میں صدر میکروں نے اعلان کیا تھا۔ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے پر اسرائیلی ریاست سخت غصے میں ہے۔ اسی غصے کو ظاہر کرنے کے لیے ایک اقدام کے طور پر یروشلم میں فرانس کا قونصل خانہ بند کردینے کا اشارہ دیا گیا ہے۔ صدر میکروں نے ریڈیو فرانس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں اس اسرائیلی کوشش کا نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے میں نہیں سمجھتا کہ اسرائیل اس حد تک جائے گا اور اگر اس نے ایسا کیا تو یہ اس کی بڑی غلطی ہوگی۔ ریڈیو فرانس نے ان کا یہ انٹرویو جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران سائڈ لائنز میں لیا ہے۔ فرانس کے علاوہ فلسطینی ریاست کو برطانیہ، کینیڈا اور آسٹریلیا سمیت کئی ممالک نے جنرل اسمبلی کے اجلاس کے آغاز پر تسلیم کرلیا ہے۔

مصری وزیر اعظم مصطفیٰ مدبولی نے کہا ہے کہ مصر نے فلسطینی سکیورٹی فورسز کی تربیت کے عملی اقدامات شروع کردیے ہیں اور بین الاقوامی برادری کی مدد سے اس عمل کو وسعت دینے کے لیے تیار ہے۔ انھوں نے واضح کیا کہ ہتھیار رکھنے کا واحد اور مکمل اختیار فلسطینی ریاستی اداروں کو ہونا چاہیے، تا کہ فلسطینی اور اسرائیلی دونوں اطراف کو سکیورٹی ضمانتیں فراہم کی جاسکیں۔ نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر "غزہ کا اگلا روز اور استحکام کے لیے تعاون" کے عنوان سے منعقد اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مدبولی نے کہا کہ غزہ پر کسی گروہ یا تنظیم کو حکومت کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، بلکہ تمام مسلح تنظیموں کو اپنا اسلحہ فلسطینی اتھارٹی کے حوالے کرنا ہوگا۔ مصری وزیر اعظم نے کہا کہ ماضی میں عسکری گروہوں سے اسلحہ لینے کے تمام کامیاب تجربات کسی سیاسی تصفیے کے حصے کے طور پر ہوئے۔ ان کے مطابق اسرائیلی کارروائیوں اور غزہ کی تباہی نے دو سالوں میں بھی حماس کو ختم نہیں کیا اور نہ اس کا اسلحہ چھینا جاسکا، اس لیے محض فوجی یا سکیورٹی اقدامات سے یہ ہدف حاصل نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے تجویز دی کہ عالمی برادری ایک بین الاقوامی مشن تعینات کرے جس کی ذمے داریاں سلامتی کونسل طے کرے اور جو ایک جامع سیاسی پیکیج کے تحت فلسطینی ریاست کے قیام کی سمت پیش رفت کرے۔ اس مشن کی اولین ذمے داری فلسطینی اتھارٹی کو با اختیار بنانا ہونا چاہیے اور ایسے اقدامات سے گریز کیا جانا چاہیے جو غزہ اور مغربی کنارے کو مزید تقسیم کریں۔ مدبولی نے زور دیا کہ اس مقصد کے لیے امریکا، اسرائیل اور سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کی شرکت وضمانت کے ساتھ ایک سیاسی اتفاق رائے ناگزیر ہے۔ اگر سیاسی دائرہ عمل اور واضح لائحہ عمل کے بغیر صرف سکیورٹی اقدامات شروع کیے گئے تو یہ رکاوٹوں اور نئے تنازعات کو جنم دے گا۔ انھوں نے کہا کہ اسرائیل کو معاہدوں کی پاسداری پر مجبور کرنے کے لیے زمینی سطح پر امریکی کردار بھی ضروری ہے۔ مدبولی نے کہا کہ مصر فلسطینی اتھارٹی کی غزہ واپسی اور ریاستِ فلسطین کے قیام کے لیے کسی بھی بین الاقوامی مشن کے قیام کی حمایت کرنے کو تیار ہے۔ یہ اجلاس فرانسیسی صدر امانوئل ماکروں کی دعوت پر منعقد ہوا تھا جس میں سعودی وزیرِ خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں غزہ کی موجودہ صورت حال پر بات ہوئی اور فوری جنگ بندی، فلسطینی اتھارٹی کے ذریعے غزہ کا انتظام، اسے مغربی کنارے سے جوڑنے، کسی بھی قسم کے انضمام یا جبری ہجرت کی مخالفت پر زور دیا گیا۔ اس کے علاوہ صدر محمود عباس کی درخواست کے مطابق فلسطینی عوام کے تحفظ، استحکام، تعمیر نو اور سماجی ومعاشی بحالی کے لیے بین الاقوامی فورسز کی تعیناتی پر بھی گفتگو ہوئی۔

فرانسیسی صدر ایمانوئل میکروں نے غزہ کی نسل کشی سے نمٹنے پر اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ شہریوں اور یرغمالیوں کی قسمت "ان لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں چھوڑی جانی چاہیے جن کے لیے یرغمالیوں کی رہائی ترجیح نہیں ہے۔" میکروں نے بدھ کے روز سرکاری نشریاتی ادارے فرانس 24 سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نیتن یاہو کی پہلی ترجیح یرغمالیوں کی رہائی نہیں ہے، ورنہ وہ غزہ شہر پر تازہ ترین کارروائی کا آغاز کرتے اور نہ ہی وہ قطر میں مذاکرات کاروں کو نشانہ بناتے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ "مکمل جنگ عام شہریوں کو ہلاک کرتی ہے، یہ حماس کو تباہ نہیں کرتی۔" انہوں نے مزید کہا کہ بار بار اسرائیلی حملوں کے باوجود فلسطینی گروپ لڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ میکروں نے غزہ میں جنگ بندی کے لیے فرانس کے مطالبے کا اعادہ کیا اور کہا کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا مقصد امن عمل کی بحالی ہے۔ فرانسیسی صدر نے امریکہ پر بھی زور دیا کہ وہ اسرائیل پر دباؤ ڈالے۔ میکروں نے کہا کہ اگر واشنگٹن کارروائی کرنے میں ناکام رہا تو یورپی یونین کے ممالک کو پابندیوں پر غور کرنا پڑے گا۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ مقبوضہ مغربی کنارے کو ضم کرنے کے لئے کسی بھی اسرائیلی اقدام سے فرانس کے لئے "سرخ لکیر" کو عبور کیا جائے گا، اور متنبہ کیا کہ یروشلم میں فرانسیسی قونصل خانے کو بند کرنا ایک سنگین غلطی ہوگی۔

تھائی لینڈ کی حسینہ سے ایک دن میں ہی تاج واپس لے لیا گیا

بنکاک، 25 ستمبر (یواین آئی) تھائی لینڈ کی 'صوبائی بیوٹی کوئین' سوفانی نوئنتھونگ المعروف تپی کو تاج ملنے کے صرف ایک روز بعد ہی ان سے یہ اعزاز واپس لے لیا گیا۔ جیوری کی جانب سے لیا گیا یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا جب سوفانی کی چند متنازع ویڈیوز سوشل میڈیا پر گردش کرنے لگیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'نیو اسٹریٹس ٹائمز' کے مطابق سوفانی نوئنتھونگ کو 20 ستمبر کو صوبائی مقابلے کی فاتح قرار دیا گیا تھا، اس اعزاز کے بعد انہیں قومی سطح پر 'مس گرانڈ تھائی لینڈ 2026ء' میں اپنے صوبے کی نمائندگی کرنی تھی۔ 21 ستمبر کو پیجینٹ کمیٹی نے اعلان کیا کہ ان کی ویڈیوز مقابلے کی اقدار اور ضابطہ اخلاق کے خلاف ہیں جس کے نتیجے میں سوفانی سے اعزاز واپس لیا جارہا ہے۔ کمیٹی کے بیان میں کہا گیا کہ موجودہ صوبائی بیوٹی کوئین کو ایسی سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا جو مقابلے کی روح اور اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتیں، لہٰذا ان کا عہدہ ختم کرنا ضروری ہے۔ دوسری جانب 27 سالہ حسینہ نے فیس بک پوسٹ میں معافی مانگتے ہوئے وضاحت میں کہا کہ کورونا وبا کے دوران مالی مشکلات نے انہیں مجبور کیا تھا، انہوں نے یہ سب اپنی بیمار والدہ کے لیے کیا جو کہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں، یہ واقعہ ان لیے ایک قیمتی سبق ہے، اب وہ اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح واقف ہیں اور کوشش کریں گی کہ آئندہ ایسا کچھ نہ ہو۔ تھائی لینڈ کی صوبائی بیوٹی کوئین نے اپنے بیان میں الزام عائد کیا کہ ان کی ویڈیوز کو غیر قانونی جوا کھیلنے والی ایک ویب سائٹس نے اجازت کے بغیر استعمال کیا، وہ اس معاملے پر پولیس میں

غزہ میں 'فائر بیلٹس' کا استعمال

اسرائیلی فوج کا ایک فوجی کی ہلاکت کا اعلان

تل ابیب، 25 ستمبر (یواین آئی) غزہ شہر پر اسرائیل کی بم باری جاری ہے۔ اس دوران اسرائیلی فوج نے آج جمعرات کو اعلان کیا کہ فلسطینی علاقے کے شمالی حصے میں جھڑپوں کے دوران ناحل بریگیڈ کا ایک فرسٹ سارجنٹ مارا گیا۔ فوج کی ابتدائی تحقیقات سے انکشاف ہوا کہ ہلاک ہونے والا فوجی ایک کیمپ میں گارڈ پوسٹ کی نگرانی کر رہا تھا جب اسے ایک نشانے باز نے گولی ماردی جو موقع سے فرار ہوگیا۔ یہ بات "ٹائمز آف اسرائیل" اخبار نے بتائی۔ اسی دوران اسرائیلی طیاروں نے غزہ شہر کے مغرب میں النصر محلے پر شدید بم باری کی۔ اسرائیلی فوج نے اپنی زمینی کارروائیوں میں شدت پیدا کردی، توپ خانے نے الصبرہ، الطرج، الطفاح اور الزیتون کے محلوں پر درجنوں گولے داغے۔ ادھر شہر کے جنوب میں تل الہوا محلے میں بارود سے بھری بکتر بند گاڑیاں دھماکے سے اڑائی گئیں۔ اس دوران ٹینک اب بھی الاسرٰی چوراہے اور مالیہ کے اطراف میں موجود ہیں۔ النصر محلے میں "فائر بیلٹس" استعمال کرتے ہوئے رہائشی مکانات کو تباہ کیا گیا جبکہ اسرائیلی فوجی گاڑیاں طیاروں اور ڈرونز کی فضائی ڈھانپ میں پیچھے ہٹتے ہوئے الکرامہ چوراہے تک چلی گئیں۔ غزہ کی پٹی کے جنوبی شہر رفح میں اسرائیلی فوج نے ان فلسطینیوں کو نشانہ بنایا جو ایک فوجی راہ داری کے قریب امدادی سامان کے انتظار میں کھڑے تھے، جس کے نتیجے میں جانی نقصان ہوا۔ وسطی علاقے میں 20 فلسطینی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ الزوایدہ قصبے میں ایک رہائشی مکان پر بم باری میں مزید تین افراد جاں بحق ہوئے۔ امدادی ٹیمیں اب بھی ملبے تلے لاپتا افراد کو تلاش کر رہی ہیں۔ ادھر غزہ کے طبی ذرائع نے العربیہ کو بتایا کہ بدھ کی صبح سے جاری اسرائیلی فضائی حملوں کے نتیجے میں تقریباً 100 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ان میں نصف کا تعلق غزہ شہر سے ہے۔ اسرائیلی سیکیورٹی ذرائع نے بدھ کے روز بتایا تھا کہ اسرائیلی زمینی حملے نے غزہ شہر کے لاکھوں فلسطینیوں کو فرار پر مجبور کیا، جہاں صرف ایک دن میں ہزاروں افراد نے شہر چھوڑ دیا۔ ذرائع نے واضح کیا کہ شہر میں بے گھر افراد کی مجموعی تعداد بڑھ کر تقریباً 7 لاکھ ہوگئی ہے، جبکہ منگل کو یہ تعداد تقریباً 6 لاکھ 40 ہزار تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حملے سے قبل غزہ شہر میں تقریباً 10 لاکھ فلسطینی رہائش پذیر تھے۔ اس موقع پر اسرائیلی آرمی چیف ایال زامیر نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ حماس سے اپنی وابستگی توڑ دیں۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ "اگر تنظیم یرغمالیوں کو رہا کردے اور اپنے ہتھیار ڈال دے تو جنگ اور مصیبت ختم ہو جائے گی۔" فوجی ذرائع کے مطابق زامیر نے کہا کہ غزہ شہر میں جاری حملہ یرغمالیوں کی رہائی اور حماس کی شکست کے حالات پیدا کر رہا ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی یرغمالیوں کے لواحقین نے حملے کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کی سلامتی پر بڑھتی ہوئی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اب بھی تقریباً 45 اسرائیلی یرغمالی غزہ میں قید ہیں۔ اسرائیلی اندازوں کے مطابق ان میں سے تقریباً نصف مارے جاچکے ہیں۔

کولمبین صدر کی اقوام متحدہ میں ٹرمپ پر سخت تنقید

امریکی وفد اجلاس چھوڑ کر چلا گیا

نیویارک، 25 ستمبر (یواین آئی) کولمبین صدر پیٹرو گستاوو نے جنرل اسمبلی اجلاس میں ڈونلڈ ٹرمپ کی منشیات اسمگلنگ کی روک تھام کے حوالے سے پالیسی کو بھی آڑے ہاتھوں لیا۔ کولمبیا کے صدر گستاوو پیٹرو نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور امریکی پالیسیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنا ڈالا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران کولمبیا کے صدر گستاوو پیٹرو نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو اس قدر تنقید کا نشانہ بنایا کہ ان کی تقریر کے ابتدائی 5 منٹوں میں ہی امریکی وفد نے احتجاج کرتے ہوئے اجلاس سے واک آؤٹ کر دیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 80 ویں اجلاس میں اپنی تقریر کے دوران کولمبین صدر نے امریکہ کے منشیات اسمگلنگ کی روک تھام کے لیے بین الاقوامی پانیوں میں فوجی آپریشن کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہجرت کو بہانہ بنا کر سفید فام اور نسل پرست معاشرے کو نسلی برتر ریاست کے طور پر پیش کیا جاتا ہے حالانکہ یہ انسانیت کو تباہی کے دہانے پر لے جا رہا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی کولمبیا، وینزویلا اور کیریبین ریاستوں کے حوالے سے پالیسی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے پیٹرو گستاوو کا کہنا تھا ٹرمپ کی ان ریاستوں کے حوالے سے پالیسی ڈرگ مافیا کے گرد گھومتی ہے، بطور سینیٹر پیرا ملٹری سے تعلق رکھنے والے سیاستدانوں اور ڈرگ مافیا کے خلاف آواز اٹھائی تو مجھے کئی بار قتل کرنے کی کوشش کی گئی اور اب بھی یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں خاموش ہو جاؤں۔ امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے سرٹیفیکیشن منسوخ کیے جانے پر ردعمل دیتے ہوئے گستاوو پیٹرو نے مزید کہا کہ ان کی حکومت نے تاریخ میں کسی بھی اور حکومت سے زیادہ منشیات ضبط کی لیکن اس کے باوجود امریکا نے میری سرٹیفیکیشن منسوخ کر دی، صدر ٹرمپ کو ایسا قدم اٹھانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے اور اس حوالے سے واشنگٹن کا رویہ منافقانہ ہے۔ کولمبین صدر نے اپنی تقریر کے دوران غزہ میں جاری اسرائیلی جارحیت کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو فلسطینیوں کی نسل کشی پر جوابدہ ٹھہرانا چاہیے اور ٹرمپ انتظامیہ بھی اس نسل کشی میں برابر کی حصہ دار ہے۔ پیٹرو گستاوو نے اقوام متحدہ کو تجویز دی کہ فلسطین میں روز ہونے والے قتل عام کو روکنے کے لیے ایک طاقتور آرمی تشکیل دی جائے کیونکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کی جانے والی قرار دادوں کو ویٹو کردیا جاتا ہے۔

پاکستان کا مصنوعی ذہانت کو اقوام متحدہ کے ضابطے میں لانے کا مطالبہ

نیویارک، 25 ستمبر (یواین آئی) پاکستان نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے استعمال، خصوصاً اس کے عسکری پہلوؤں کو اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت باقاعدہ ضابطے میں لایا جائے تاکہ یہ ٹیکنالوجی جبر یا اجارہ داری کا ہتھیار نہ بن سکے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کی یہ اپیل ترقی پذیر ممالک کے ان خدشات کی عکاسی کرتی ہے کہ اگر اے آئی پر مؤثر کنٹرول نہ کیا گیا تو طاقتور ممالک اپنے مفاد کے مطابق اصول وضع کریں گے۔ اسی سال کے آغاز میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی تھی جس میں جامع اور منصفانہ اے آئی گورننس پر زور دیا گیا تھا تاکہ ڈیجیٹل تقسیم کو کم کیا جاسکے، تاہم، انڈونیشیا اور برازیل جیسے عالمی جنوب کے کئی ممالک نے خبردار کیا ہے کہ غیر منظم اے آئی عدم مساوات کو مزید بڑھا سکتی ہے۔ وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 80 ویں اجلاس کے موقع پر ایجنڈا آئٹم 'بین الاقوامی امن وسلامتی کا تحفظ' کے تحت مصنوعی ذہانت پر اعلیٰ سطح کے مباحثے سے خطاب کرتے ہوئے اس کے غلط استعمال کے امکانات کو اجاگر کیا اور زور دیا کہ اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قانون کے تحت اے آئی کی تیاری اور استعمال کو مکمل طور پر منظم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ خودکار ہتھیاروں اور اے آئی سے لیس کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹمز کا بڑھتا ہوا استعمال عالمی امن کے لیے سنگین خطرہ ہے، ان کا کہنا تھا کہ ایسی ایپلیکیشنز جو بامعنی انسانی کنٹرول کے بغیر ہوں، انہیں مکمل طور پر ممنوع قرار دیا جانا چاہیے۔ سرکاری خبر رساں ادارے اے پی پی نے وزیر دفاع کے حوالے سے بتایا کہ 'اے آئی کو جبر یا ٹیکنالوجیکل اجارہ داری کا ذریعہ نہیں بننا چاہیے'۔ اے پی پی کے مطابق اجلاس کی صدارت جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ نے کی، کیونکہ جنوبی کوریا ستمبر کے لیے 15 رکنی سلامتی کونسل کی صدارت کر رہا ہے۔ مصنوعی ذہانت کے عسکری استعمال کے بارے میں خبردار کرتے ہوئے وزیر نے زور دیا کہ اگرچہ مصنوعی ذہانت 'ایک انتہائی اہم اور دوہرا استعمال رکھنے والی ٹیکنالوجی' ہوسکتی ہے لیکن اس میں 'عدم مساوات بڑھانے اور عالمی نظام کو غیر مستحکم کرنے' کی صلاحیت بھی موجود ہے۔ 15 رکنی کونسل سے خطاب میں انہوں نے مزید کہا کہ 'ایسی ایپلیکیشنز جن پر بامعنی انسانی کنٹرول نہ ہو، ان پر پابندی عائد ہونی چاہیے'۔ خواجہ آصف نے مصنوعی ذہانت کے غیر منظم ہونے کے خطرات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ 'اے آئی کے غیر ذمہ دارانہ استعمال سے جھوٹی معلومات کی مہمات، جارحانہ سائبر آپریشنز اور نئے قسم کے ہتھیاروں کی تیاری ممکن ہوجاتی ہے'۔ اعلانِ نیویارک تصدیق کرتا ہے کہ غزہ اور مغربی کنارہ ایک ہی فلسطینی سرزمین ہیں نیویارک، 25 ستمبر (یواین آئی) دو ریاستی حل کو عملی جامہ پہنانے کے لیے قائم بین الاقوامی اتحاد نے نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر آج وزارتی اجلاس منعقد کیا۔ اجلاس میں "اعلانِ نیویارک" کی تفصیلات اور حالیہ دنوں میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے والے ممالک میں اضافے کے بعد کی صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا۔ سعودی وزیرِ خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعلانِ نیویارک واضح کرتا ہے کہ غزہ اور مغربی کنارے کو ایک ہی فلسطینی سرزمین سمجھا جائے گا اور ہم کسی بھی قسم کے جبری انخلا یا اسرائیل کی طرف سے نئے حقائق مسلط کرنے کو مسترد کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ اعلان دراصل دو ریاستی حل کو ایک عملی ذمے داری بنانے کا تقاضا کرتا ہے، جبکہ اسرائیلی قبضہ نسل کشی، قحط اور سنگین خلاف ورزیوں میں اضافہ کر رہا ہے۔ فیصل بن فرحان نے مزید کہا کہ سعودی عرب فلسطین کے جبری انخلا کی مخالفت کرتا ہے اور اسرائیلی قبضے کی مسلط کردہ نئی حقیقتوں کو قبول نہیں کرتا۔ انھوں نے وضاحت کی کہ ریاض غزہ کی دوبارہ تعمیر کے لیے عرب و اسلامی منصوبے کی حمایت کرتا ہے اور کٹھن حالات کے باوجود فلسطینی اتھارٹی کی اصلاح کے حق میں ہے۔ فلسطینی وزیر اعظم محمد مصطفیٰ نے اجلاس میں کہا کہ ان کا ملک فلسطینی ریاست کو تسلیم کیے جانے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ انھوں نے زور دیا کہ غزہ میں جنگ بندی کو یقینی بنانا سب سے بڑی ترجیح ہے، ساتھ ہی دو ریاستی حل کے نفاذ کے لیے بین الاقوامی حمایت ناگزیر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ فلسطینی بچوں کو جہنم سے نکال کر بہتر مستقبل دینا ایک مشترکہ بین الاقوامی فریضہ ہے۔ سعودی عرب نے اپنے بیان میں کہا کہ فلسطینی ریاست کو بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیے جانے میں اضافہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ عالمی برادری فلسطینی عوام کے اپنے مستقبل کے تعین، ریاست کے قیام، اپنی سرزمین پر امن وسکون سے رہنے اور ترقی واستحکام کے حق کو تسلیم کرتی ہے۔ دوسری جانب اجلاس کی مشترکہ صدارت کرنے والے سعودی عرب اور فرانس نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ عالمی برادری محض بیانات پر اکتفا نہ کرے بلکہ عملی اقدامات اٹھائے، تا کہ مزید اعترافات کے ذریعے غزہ کی جنگ کو ختم کرنے میں مدد ملے۔

ڈیلس کے مسلم کمیونٹی کے لیڈر کو حراست میں لے لیا گیا

ڈیلس (ٹیکساس)، 25 ستمبر (یواین آئی) نارتھ ٹیکساس کے معروف مسلم کمیونٹی لیڈر مروان معروف کو امریکی امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (آئی سی ای) نے حراست میں لے لیا، جس کے بعد ڈیلس کی مسلم کمیونٹی میں شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ ڈیلس میں مروان معروف اپنے بیٹے کو اسکول چھوڑنے کے بعد کام پر جارہے تھے جب آئی سی ای ایجنٹس نے انہیں راستے میں روک کر گرفتار کرلیا۔ گرفتاری کے فوراً بعد انہیں ان کی گرین کارڈ درخواست کے مسترد کیے جانے کا نوٹس بھی دیا گیا۔ مسلم لیگل فنڈ آف امریکا کے مطابق یہ فیصلہ پرانے اور گمراہ کن الزامات پر مبنی ہیں جنہیں کئی سال قبل مسترد کیا جاچکا تھا۔ ایم ایل ایف اے کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ حقائق اور شواہد کو یکسر نظر انداز کرتا ہے اور وہ اس فیصلے کو امیگریشن اور فیڈرل دونوں عدالتوں میں چیلنج کریں گے۔ مروان معروف کے خلاف اس کارروائی کے بعد رچرڈسن میں مسلم امریکن سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک بڑا اجتماع منعقد ہوا جس میں سینکڑوں مرد وخواتین نے شرکت کی۔ اس موقع پر معروف اسلامی اسکالر امام شیخ عمر سلیمان نے اپنے جذباتی خطاب میں کہا کہ آئی سی ای نے ہماری کمیونٹی کا دل چھین لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مروان معروف کو ساری زندگی سے جانتے ہیں، وہ ہمیشہ گھنٹوں کا سفر طے کر کے کمیونٹی کے خوشی اور غم کے ہر موقع پر شریک ہوتے تھے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ کورونا اور سردیوں کے طوفانوں کے دوران مروان معروف اسپتالوں اور شیلٹرز میں کھانے کی ترسیل کا انتظام کررہے تھے اور ہمیشہ سب کے لیے ایک شفیق اور باوقار شخصیت کے طور پر موجود رہے۔ امام عمر نے عزم ظاہر کیا کہ ہم ان کی رہائی کے لیے ہر ممکن جدوجہد کریں گے کیونکہ وہ بھی ہم سب کے لیے ایسا ہی کرتے۔ مسلم لیگل فنڈ آف امریکہ کی لیگل ڈائریکٹر مریم الدین نے کہا کہ یہ کیس صرف مروان معروف کا نہیں بلکہ امریکہ کی مسلم کمیونٹی کے آئینی حقوق کا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کے امتیازی رویے کے خلاف یہ قانونی جنگ اس لیے لڑی جارہی ہے تا کہ کسی کو اس کے مذہبی عقائد یا خیراتی سرگرمیوں کی بنیاد پر نشانہ نہ بنایا جاسکے۔ مروان معروف 3 دہائیوں سے زائد عرصے سے امریکہ میں مقیم ہیں اور انہوں نے نارتھ ڈیلس میں کمیونٹی کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ وہ مسلم امریکن سوسائٹی (MAS) ڈیلس چیپٹر کے اہم رہنما ہیں اور نوجوانوں کی رہنمائی، منشیات سے بچاؤ کی مہم اور کمیونٹی کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ انہوں نے نارتھ ڈیلس میں بوائے اسکاؤٹس کی سب سے بڑی ٹروپ کی بنیاد رکھی، نوجوانوں کو منشیات سے بچاؤ کے لیے آگاہی فراہم کی، ریڈ کراس کے ساتھ بطور رضا کار کام کیا اور کورونا وباء کے دوران اسپتالوں اور شیلٹرز میں کھانے کی فراہمی کو منظم کیا۔ سردیوں کے شدید طوفانوں کے دوران بھی وہ مشکلات میں گھرے خاندانوں کی مدد کے لیے سرگرم رہے اور اپنی بے مثال خدمت اور قربانی کی بدولت کمیونٹی میں عزت واحترام کی علامت بنے رہے۔ اس گرفتاری کے پس منظر میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کی امیگریشن پالیسیوں کا کریک ڈاؤن شامل ہے، جس کے تحت آئی سی ای نہ صرف غیر قانونی تارکین وطن بلکہ گرین کارڈ ہولڈرز، ویزا ہولڈرز اور وہ افراد جو قانونی اسٹیٹس حاصل کرنے کے مراحل میں ہیں، ان سب کو حراست میں لے رہی ہے۔ متعدد افراد کو امیگریشن انٹرویوز کے دوران ہی گرفتار کیا جارہا ہے اور یہ خوف بڑھ گیا ہے کہ بعض بیانات یا سرگرمیاں گرین کارڈ کے فیصلے پر اثر انداز ہوسکتی ہیں۔

چین میں دنیا کے سب سے اونچے پل کا افتتاح

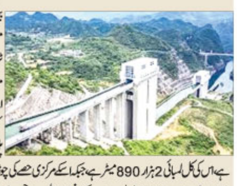

بیجنگ، 25 ستمبر (یواین آئی) جنوب مغربی چین میں دنیا کا سب اونچا پل ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا۔ چینی میڈیا کے مطابق دنیا کے سب سے اونچے پل 'ہواجیانگ گرینڈ کینین برج' کو ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ یہ پل چین کے صوبے گوئیژو میں واقع ہے، اس کی کل لمبائی 2 ہزار 890 میٹر ہے، جبکہ اسکے مرکزی حصے کی چوڑائی 1 ہزار 420 میٹر ہے، اور یہ نیچے بہنے والے دریا سے 625 میٹر بلند ہے۔ یہ ایک فولادی پل ہے، جس میں 22 ہزار ٹن فولاد استعمال کیا گیا ہے، جو مجموعی طور پر پیرس میں واقع 3 آئیفل ٹاورز کے فولاد کے برابر ہے۔ اس پل کی تعمیر کا کام 2022ء کے اوائل میں شروع ہوا تھا۔ اس پل کی تعمیر سے 2 گھنٹے میں مکمل ہونے والا سفر صرف 2 منٹ میں پورا ہو سکے گا۔ بتاتے چلیں چین کے صوبے گوئیژو میں دنیا کے 100 اونچے پلوں میں سے آدھے اسی صوبے میں واقع ہیں۔

یوکرینی صدر نے جنگ کے خاتمے پر عہدہ چھوڑنے کی پیشکش کردی

نیویارک، 25 ستمبر (یواین آئی) یوکرینی صدر ولادی میر زیلنسکی نے روس سے جنگ کے خاتمے کے بعد عہدہ چھوڑنے کی پیشکش کردی۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق امریکی نیوز ویب سائٹ سے خصوصی گفتگو میں یوکرینی صدر نے کہا کہ روس سے جنگ کے خاتمے کے بعد عہدہ چھوڑنے کو تیار ہوں۔ رپورٹ کے مطابق ولادی میر زیلنسکی نے کہا کہ میرا مقصد جنگ ختم کرنا ہے، نا کہ صدارت کے عہدے پر براجمان رہنا ہے۔ واضح رہے کہ روس اور یوکرین کے درمیان سال 2022 سے جاری جنگ میں اب تک دونوں جانب سے لاکھوں فوجی اور عام شہری ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں جب کہ جنگ بندی کی متعدد کوششیں کی گئیں جو اب تک ناکام رہیں۔

پابندیاں ہی لگانی ہیں تو مذاکرات کا کیا فائدہ: ایرانی صدر

نیویارک، 25 ستمبر (یواین آئی) ایرانی صدر نے کہا کہ اگر ایران پر پابندیاں ہی لگانی ہیں تو پھر مذاکرات کا فائدہ کیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ایرانی صدر نے نیویارک اقوام متحدہ سلامتی کونسل کے سالانہ اجلاس کے پس منظر میں سوئٹزرلینڈ کی ہم منصب کیرین کیلر سٹر سے ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کی۔ ایرانی صدر نے کہا ہے کہ ہم بامقصد مذاکرات کے حامی ہیں اور ایٹمی معاملے پر مذاکرات کے عمل کا ہمیشہ خیر مقدم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے ایٹمی ہتھیاروں کے حوالے سے فتویٰ دیا ہوا ہے اس لیے ہم ایٹمی ہتھیار نہیں بنائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اس حوالے سے عالمی قوانین اور اصولوں کے مطابق منظور شدہ فریم ورک کے اندر کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔

یمن سے داغا گیا ڈرون جنوبی اسرائیل میں گرا، 50 افراد زخمی

تل ابیب، 25 ستمبر (یواین آئی) طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ یمن سے لانچ کیے گئے ایک ڈرون نے جنوبی اسرائیل کے شہر ایلات کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں کم از کم 50 افراد زخمی ہو گئے۔ اسرائیل کی قومی ایمبولینس سروس نے اطلاع دی ہے کہ زخمیوں میں تین افراد کی حالت تشویشناک ہے۔ اسرائیلی روزنامہ یدیعوت احرونوت نے بتایا کہ ڈرون مال خیام شاپنگ سینٹر کے قریب گرا۔ اسرائیلی فوج نے تصدیق کی ہے کہ ڈرون یمن سے فائر کیا گیا تھا اور مداخلت کی کوششوں کے باوجود ایلات میں گرا تھا۔ حوثی باغیوں کے فوجی ترجمان یحییٰ ساری نے کہا کہ اس گروپ نے "دو ڈرونز کا استعمال کرتے ہوئے ایک کامیاب فوجی کارروائی" کی جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایلات میں دو اسرائیلی مقامات کو نشانہ بنایا۔ یہ حملہ اسرائیل اور حوثیوں کے درمیان مسلسل کشیدگی کے درمیان ہوا ہے، جنہوں نے غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی کے پس منظر میں حالیہ مہینوں میں حملوں کا تبادلہ کیا ہے۔ گزشتہ ہفتے اسرائیلی جنگی طیاروں نے ساحلی شہر الحدیدہ میں حوثیوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملے کیے تھے۔ گزشتہ ماہ یمن کے دارالحکومت صنعا میں اسرائیلی حملے میں حوثی حکام کے 12 سینئر عہدیدار ہلاک ہو گئے تھے جن میں وزیر اعظم احمد الراحاوی سمیت 9 دیگر وزراء بھی شامل تھے۔

خواتین اور بچے محفوظ ہیں تو ریاست کی ترقی یقینی

مشن شکتی 5.0 صرف پروگراموں کی ایک سیریز نہیں بلکہ فکر و عمل میں دیرپا تبدیلی لانے کی کوشش ہے : لینا جوہری

لکھنؤ:25 ستمبر۔خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمے نے مشن شکتی 0.5 خصوصی مہم کو نافذ کیا ہے، جو 22 ستمبر 2025 کو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی رہنمائی میں ریاست بھر میں 90 دن کے ایکشن پلان کے طور پر شروع ہوئی تھی۔ اس مہم کا مقصد خواتین اور بچوں کی حفاظت، احترام اور خود انحصاری کو یقینی بنانا اور معاشرے کی ہر آواز کو تبدیلی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کرنے کے لیے بااختیار بنانا ہے۔ مہم کے ایک حصے کے طور پر، محکمہ نے سائکلتھون، گھر گھر جا کر آگاہی مہم، اور سوشل میڈیا مہمات کا آغاز کیا۔ ریاست بھر میں منعقدہ سائیکلوتھنز نے مہم کو تیز کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس اور گاؤں کے سربراہوں کی قیادت میں منعقد کیے گئے ان سائیکلتھون نے یہ پیغام دیا کہ خواتین اور بچوں کی حفاظت اور حقوق صرف حکومت کی ترجیح نہیں ہیں بلکہ معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ سائیکلتھون میں خواتین، بچوں اور نوجوانوں کی بڑی شرکت نے اسے ایک عوامی تحریک میں تبدیل کر دیا۔ اس سائکلوتھون کے ذریعے، محکمہ نے خواتین اور بچوں سے متعلق اشارے، جیسے آبادی کا تناسب، شرح پیدائش، شرح جنس، سکول چھوڑنے، بچوں کی شادی، جنسی زیادتی، ادارہ جاتی ترسیل، شرح خواندگی، خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد، اور تحفظاتی اسکیموں پر روشنی ڈالی، اور ان کو بہتر بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ مزید برآں، نوراتری کے مبارک موقع پر، ریاست بھر میں عوامی مقامات اور بازاروں میں موبائل وین، شامیانے اور اسٹال لگا کر خواتین اور بچوں سے متعلق مسائل پر بیداری پھیلائی گئی۔ چیف منسٹر کنیا سمنگلا یوجنا، بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ، ون اسٹاپ سینٹر، 181 خواتین ہیلپ لائن، شوہر کی موت کے بعد بے سہارا پنشن اسکیم، اور پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا جیسی تحفظاتی اسکیموں کو بھی فروغ دیا گیا۔ ان مہمات کے ذریعے عام لوگوں کو یہ پیغام دیا گیا کہ سرکاری اسکیمیں تبھی موثر ہوں گی جب معاشرہ خود ان کے نفاذ میں فعال کردار ادا کرے۔ پروگرام کے دوران خواتین اور لڑکیوں کے تحفظ سے متعلق اہم قوانین کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ ان قوانین کے بارے میں

معلومات کتابوں تک محدود نہ رہیں بلکہ ہر گھر اور ہر کمیونٹی تک پہنچیں۔ محکمہ نے خواتین اور بچوں سے متعلق ریاستی/ضلعی سطح کے اشاریوں کو بہتر بنانے کے لیے سوشل میڈیا کے ذریعے ایک مہم بھی شروع کی ہے جیسے آبادی کا تناسب، شرح پیدائش، شرح اموات، جنسی تناسب، اسکول چھوڑنے، بچوں کی شادی، جنسی استحصال، ادارہ جاتی ترسیل، شرح خواندگی اور خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد وغیرہ کو معاشرے کے سامنے رکھ کر۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے، خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمے کی پرنسپل سکریٹری لینا جوہری نے کہا، "مشن شکتی 0.5 صرف پروگراموں کا ایک سلسلہ نہیں ہے، بلکہ سوچ اور رویے میں دیرپا تبدیلی لانے کی ایک کوشش ہے۔ ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہر عورت اور بچہ بلا خوف، امتیاز اور مکمل وقار کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں، اور ہم اپنی فکر کے ساتھ بات چیت کر سکیں۔" مہم کی کامیابی کے لیے معاشرے کی فعال شرکت ضروری ہے۔ اس تناظر میں، خواتین کی بہبود کی ڈائریکٹر سندیپ کور نے کہا کہ محکمہ نے مشن شکتی 0.5 کی سرگرمیوں کو منظم طریقے سے مربوط کیا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ یہ صرف ایک سرکاری تقریب نہیں بلکہ عوامی تحریک بن جائے۔ روزانہ اور ہر سطح پر، سرگرمیاں بلاک اور گاؤں کی سطح تک پہنچ رہی ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ یہ بیداری ہر گھر تک پہنچے اور استفادہ کنندگان کو سرکاری اسکیموں تک رسائی حاصل ہو۔

والدین بیٹیوں کو اچھی تعلیم و تربیت دیں: گورنر آنندی بین پٹیل

لکھنؤ:25 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل نے کہا ہے کہ بیٹیوں کے سامنے زندگی میں کئی طرح کے چیلنجز آتے ہیں، لہٰذا انہیں بااختیار بنانے کے لیے بہتر تعلیم و تربیت اور صحت کی حفاظت سب سے بڑی ضرورت ہے۔ گورنر نے کہا کہ پورے ملک میں بیٹیوں کے لیے متعدد پروگرام چل رہے ہیں جن کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں اور بیٹیاں لگاتار ترقی کی نئی منزلیں طے کر رہی ہیں۔ انہوں نے والدین سے اپیل کی کہ وہ بیٹیوں کو معیاری تعلیم اور اچھی تربیت دیں، کیونکہ مستقبل میں یہی بیٹیاں ماں کی شکل میں سماج کو باصلاحیت اور بااخلاق شہری عطا کریں گی۔ جمعرات کے روز نوراتری کے موقع پر لکھنؤ راج بھون میں پریرنا سنستھا کے تعاون سے 5100 کنیا پوجن پروگرام منعقد ہوا۔ اس دوران 100 بچیوں کو سروائیکل کینسر سے بچاؤ کے لیے مفت ایچ پی وی ٹیکہ بھی لگایا گیا۔ گورنر نے اسے بچیوں کے بہتر صحت و تحفظ کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا۔ اس موقع پر آنندی بین پٹیل نے کہا کہ سماج میں پھیلی گندگی اور منفی اثرات سے بیٹیوں کو بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ صرف تعلیم اور تربیت کے ذریعے ہی ہم بہترین شہری تیار کر سکتے

ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ راج بھون کی پہل پر سڑکوں پر بھیک مانگنے والے 80 بچوں کا اسکولوں میں داخلہ کرایا گیا ہے اور انہیں ہنر پر مبنی تعلیم بھی فراہم کی جا رہی ہے تاکہ ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو آگے بڑھنے کا موقع مل سکے۔ اس پروگرام میں شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر کے جنرل سکریٹری شری چمپت رائے نے کہا کہ راج بھون آج ایک ایسا انوکھا مقام بن چکا ہے جہاں بھارتی روایات کے تحفظ کے پروگرام دیکھنے کو ملتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "ماں" کا لفظ بذات خود پوجنیہ ہے اور بچیوں کا پوجن اسی مادریت کی عبادت ہے۔ اسی طرح پرچارک اَنل کمار نے کہا کہ دنیا میں صرف بھارت ہی وہ ملک ہے جہاں ناری کو شکتی کا روپ مانا گیا ہے۔ سناتن پرمپرا میں عورت کو اعلیٰ مقام حاصل ہے، اس لیے عورت کا تحفظ، تعلیم اور بااختیار بنانا نہ صرف خاندان بلکہ پورے سماج کی ذمہ داری ہے۔

متھرا: صدر دروپدی مرمو لگژری ٹرین سے ورنداون پہنچیں

متھرا:25 ستمبر (پی این ایس) صدر دروپدی مرمو جمعرات کو ایک خصوصی دورے پر متھرا کے ورنداون پہنچیں۔ وہ رات 10 بجے کے قریب ورنداون روڈ ریلوے اسٹیشن سے دنیا کی سب سے پرتعیش ٹرینوں میں سے ایک مہاراجہ ایکسپریس سے اتریں۔ اس سفر کے لیے، ٹرین کی 18 میں سے 12 بوگیاں صرف اور صرف ان کے اور ان کے عملے کے لیے مخصوص تھیں۔ ورنداون پہنچنے کے بعد صدر براہ راست ٹھاکر بانکے بہاری مندر گئے، جہاں انہوں نے پوری رسومات کے ساتھ پوجا کی۔ مندر کے فرینکی گوسوامی نے پوجا کی۔ فرینکی گوسوامی نے کہا کہ صدر مندر کے پرسکون اور روحانی ماحول سے بہت متاثر ہوئیں۔ انہوں نے ٹھاکر جی کو نذرانہ بھی پیش کیا۔ بانکے بہاری کا دورہ کرنے کے بعد، صدر مرمو ندھیوان کے لیے روانہ ہوئے۔

اے آئی ایم آئی ایم نے کنوینز اور میڈیا انچارج مقرر کیا

لکھنؤ۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے مرکزی صدر شیخ طاہر صدیقی نے پارٹی کی توسیع کرتے ہوئے نعیم الدین صدیقی کو سینٹرل یوپی کا کنوینر اور غیور خان ایوبی کو سینٹرل یوپی کا میڈیا انچارج مقرر کیا ہے۔ نعیم الدین صدیقی نے کہا کہ میں اپنی ذمہ داری کو بخوبی نبھاؤں گا اور پارٹی کی پالیسیوں کو کارکنوں تک پہنچانے اور تنظیم کو مضبوط کرنے کے لیے بھرپور کوشش کروں گا۔ غیور خان ایوبی نے اپنے قومی صدر بیرسٹر اسدالدین اویسی اور شوکت علی صاحب کے نظریات کو ہر گھر تک پہنچانے کے لیے کام کروں گا اور تنظیم میں نئی توانائی اور پارٹی کو فروغ دینے کا کام کروں گا۔ اور ہر طرح کا اپنا تعاون پیش کرنے کے ہر ممکن کوشش کروں گا۔ تقرری کے موقع پر سید ربیل، نظام غازی، عامر نعمان ہاشمی، ڈاکٹر رضوان، ڈاکٹر صدام حسین، محمد سعید، گلناز بانو، اور پارٹی کے تمام کارکنان موجود رہے موجود رہے تمام کارکنانوں نے دونوں عہدے داروں کو مبارکباد پیش کیں۔

پھر معصوم کو اٹھا لے گیا بھیڑیا

بہرائچ:25 ستمبر (پی این ایس) بھیڑیوں کے حملے بلا روک ٹوک جاری ہیں۔ پانچ دنوں میں تین معصوم بچوں کو بھیڑیے لے گئے۔ بدھ کو بابا بنگلہ گاؤں میں بابولال کی بیٹی سونی (2) سہ پہر تین بجے صحن میں کھیل رہی تھی۔ اس کی ماں ونیتا دودھ لینے گھر کے اندر گئی ہوئی تھی۔ بابولال رات کے لیے لکڑیاں اکٹھا کر رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا نمودار ہوا، سونی کو جبڑے میں پکڑ کر بھاگ گیا۔ لڑکی کی چیخیں سن کر بابولال کلہاڑی لے کر بھاگا اور اس کی ماں ونیتا بھی اس کے پیچھے بھاگی لیکن بھیڑیا گنے کے کھیت میں غائب ہو گیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی تلاش کے بعد لڑکی کو گھر سے 400 میٹر دور گنے کے کھیت میں مسخ شدہ حالت میں پایا گیا۔

گھر میں آگ لگنے سے خوف و ہراس

لکھنؤ:25 ستمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے گومتی نگر اسپیشل بلاک علاقے میں جمعرات کی صبح ایک گھر میں زبردست آگ لگ گئی، جس سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ آگ اتنی تیزی سے پھیلی کہ اس نے گھر کی پہلی اور دوسری منزل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ واقعے میں گھریلو سامان تباہ ہو گیا، تاہم خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ عینی شاہدین کے مطابق یہ واقعہ صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب پیش آیا۔ گھر کی رہنے والی بینا اگروال اپنے اہل خانہ کے ساتھ موجود تھیں۔ آگ لگتے ہی علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگوں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر جمع ہو گئی۔ اطلاع ملتے ہی وبھوتی کھنڈ پولیس اسٹیشن اور گومتی نگر فائر اسٹیشن کی ٹیم بھی پہنچ گئی۔ ایف ایس او گومتی نگر کی قیادت میں دو فائر ٹینڈروں نے فوری طور پر ہوز لائن بچھا کر آگ بجھانا شروع کیا۔

مشن شکتی '5.0 کے تحت لکھنؤ میں پولیس نے طالبات کو تحفظ سے متعلق دی تربیت

پولیس نے طالبات کو بتایا: کسی بھی مشکل وقت میں وہ تنہا نہیں ہیں

کاکوری، لکھنؤ: کاکوری میں 'مشن شکتی 0.5' کے تحت لڑکیوں کے تحفظ اور بااختیاری کے حوالے سے ایک خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام "کنیا انٹر کالج" کی طالبات کے لیے ترتیب دیا گیا تھا، جس میں انہیں خواتین کے تحفظ، خود انحصاری اور سائبر جرائم سے بچاؤ کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ یہ پروگرام "نوراتری" کے موقع پر منعقد ہوا۔ اس میں تھانہ انچارج، چوکی انچارج، سب انسپکٹر آشیش بلیان، سب انسپکٹر جیتندر کمار، سب انسپکٹر نوینت شکلہ اور خاتون سب انسپکٹر "دینیش کماری" نے شرکت کی۔ افسران نے طالبات سے بات چیت کی اور انہیں یقین دلایا کہ کسی بھی پریشانی یا خطرے کی صورت میں پولیس ہر لمحہ ان کی مدد کے لیے تیار ہے۔

ہیلپ لائن نمبرز اور سرکاری اسکیموں کی معلومات فراہم کی گئیں پولیس ٹیم نے طالبات کو کئی اہم ہیلپ لائن نمبروں سے واقف کروایا، تاکہ وہ ضرورت کے وقت فوری طور پر مدد حاصل کر سکیں۔ ان نمبروں میں شامل تھے:

1090 (ویمن پاور لائن)
181 (خواتین ہیلپ لائن)
1098 (چائلڈ ہیلپ لائن)
112 (ایمرجنسی سروس)

اس کے علاوہ، طالبات کو یوپی کاپ (UP Cop) ایپلیکیشن استعمال کرنے کا طریقہ بھی سکھایا گیا، تاکہ وہ ڈیجیٹل ذرائع سے پولیس تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکیں۔ پولیس افسران نے انہیں حکومت کی ان اسکیموں کے بارے میں بھی بتایا جو خواتین کو خود کفیل اور بااختیار بنانے میں مدد کرتی ہیں۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد طالبات میں اعتماد پیدا کرنا اور انہیں اس قابل بنانا تھا کہ وہ ہر مشکل کا بے خوفی سے سامنا کر سکیں۔

حسین آباد ٹرسٹ میں جاری بدعنوانیوں کے خلاف نماز جمعہ کے بعد ہوگا احتجاج

لکھنؤ ۲۵ ستمبر: حسین آباد ٹرسٹ میں جاری بدعنوانیوں اور وقف کی زمینوں پر ہو رہے ناجائز قبضوں کے خلاف ۲۶ ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔ احتجاج کی رہنمائی امام جمعہ مولانا سید کلب جواد نقوی کریں گے۔ احتجاج ٹھیک 1 بجے نماز جمعہ کے بعد شروع ہوگا۔ مولانا کلب جواد نقوی نے تمام علماء، انجمنوں اور قوم کے ذمہ دار افراد سے احتجاج میں شرکت کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ حسین آباد ٹرسٹ میں افسروں کی بدعنوانی جاری ہے اور مسلسل اوقاف کی زمینوں پر ناجائز قبضے کئے جا رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ٹرسٹ کی ملکیت کا ساز و سامان بھی غائب کر دیا گیا ہے۔ گھنٹہ گھر کی اصلی گھڑی چوری ہو چکی ہے۔ ٹرسٹ کی زمینوں پر بیش قیمت درخت تھے جنہیں کاٹ کر فروخت کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ دوسرا قیمتی سامان بھی موجود نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ ان تمام بدعنوانیوں کی ذمہ داری ضلع مجسٹریٹ اور ٹرسٹ کے متعلقہ افسران پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹرسٹ کی ماہانہ لاکھوں روپے کی آمدنی ہے جس کا کوئی حساب و کتاب نہیں۔ لہذا ان تمام بدعنوانیوں اور ناجائز قبضوں کے خلاف ۲۶ ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد احتجاج کیا جائے گا۔

لکھنؤ کا سہارا کمپلیکس فروخت کیلئے تیار، نیلامی 10 نومبر کو

لکھنؤ:25 ستمبر (پی این ایس) لکھنؤ کے گومتی نگر کے وبھوتی کھنڈ میں واقع مشہور سہارا کمپلیکس اب فروخت کے لیے تیار ہے۔ لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) نے اس کی ای نیلامی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اطلاعات کے مطابق، نیلامی 10 نومبر کو ہوگی، جس کی ریزرو قیمت 85 کروڑ روپے ہوگی۔ سہارا کمپلیکس ویو مال کے قریب واقع ہے۔ 1987 میں، ایل ڈی اے نے اسے سہارا ہاؤسنگ کارپوریشن کو 30 سالہ لیز پر دیا۔ لیز کی میعاد 2017 میں ختم ہو گئی تھی لیکن اس کی تجدید نہیں کی گئی۔ اس کے بعد ایل ڈی اے نے مئی 2025 میں لیز منسوخ کر دی اور جون میں کمپلیکس کا قبضہ حاصل کر لیا۔ اگرچہ دکانداروں نے احتجاج کیا، اور کچھ عدالت میں بھی گئے، لیکن نیلامی روکنے کا کوئی عدالتی حکم جاری نہیں ہوا۔ ایل ڈی اے کے ایگزیکٹو انجینئر منوج ساگر کے مطابق، کمپلیکس خستہ حالت میں ہے اور اس میں تقریباً 150 دکانیں ہیں۔ نئے خریدار کو اسے گرانے اور دوبارہ تعمیر کرنے کی اجازت ہوگی۔ مزید برآں، زمین فری ہولڈ ہو جائے گی، کسی بھی لیز کی پریشانیوں کو ختم کرے گی۔ چونکہ زمین تجارتی طور پر دستیاب ہے، اس لیے تعمیر میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ سہارا کمپلیکس کو کبھی لکھنؤ میں مال کلچر کا آغاز سمجھا جاتا تھا۔ یہ "شانِ سہارا" کے نام سے جانا جاتا تھا اور روزانہ ہزاروں زائرین کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا۔ تاہم شہر میں نئے مالز کے کھلنے سے اس کی رونق آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ اگرچہ نیلامی کے لیے ریزرو قیمت 85 کروڑ روپے مقرر کی گئی ہے، ماہرین کا خیال ہے کہ گومتی نگر علاقے میں واقع اس زمین کی اصل قیمت 150 کروڑ روپے سے کم نہیں ہے۔ لہٰذا، یہ امید کی جاتی ہے کہ نیلامی اعلیٰ بولیوں کو راغب کرے گی۔

راجدھانی میں شیر کے داخلے پر اکھلیش یادو کا طنز

کہا، اب تو یہ راجدھانی تک پہنچ گیا۔۔کیا حکومت نے بھی نوٹس لیا؟

لکھنؤ:25 ستمبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے راجدھانی میں شیر کی آمد کو لے کر بی جے پی حکومت پر طنز کیا ہے۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم (پہلے ٹویٹر) پر شیر کی تصویر شیئر کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے لکھا، "اب یہ دارالحکومت تک پہنچ گیا ہے.....کیا حکومت نے بھی نوٹس لیا؟" اکھلیش کا یہ بیان نہ صرف بحث کا موضوع بن گیا بلکہ سیاسی حلقوں میں تیزی سے وائرل بھی ہو گیا۔ ان کا ٹویٹ حکومت کی سکیورٹی اور محکمہ جنگلات کی تیاریوں پر سوال اٹھاتا ہے، یہ دیکھتے ہوئے کہ ایک شیر شہر میں پہنچ گیا ہے۔ راجدھانی لکھنؤ میں شیر کے نظر آنے کی حالیہ اطلاعات نے لوگوں میں خوف کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے جنگلات اور انتظامی ٹیموں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ اکھلیش یادو کے ٹویٹ کو بھی اپوزیشن کی حکمت عملی کا حصہ سمجھا جا رہا ہے۔ انہوں نے لا اینڈ آرڈر، کسانوں کے مسائل اور بے روزگاری جیسے مسائل پر مسلسل حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ اب، انہوں نے دارالحکومت میں شیر کے داخلے پر بی جے پی حکومت پر طنز کیا ہے۔ راجدھانی میں شیر کی موجودگی کی خبر نے محکمہ جنگلات کو بھی متحرک کر دیا ہے۔ حکام کے مطابق علاقے کی تلاشی کے لیے ٹیمیں تعینات کر دی گئی ہیں اور لوگوں کو چوکنا رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ فی الحال شیر کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ جہاں حکومت اسے ایک عام واقعہ قرار دے رہی ہے وہیں اپوزیشن نے اسے سخت حفاظتی انتظامات اور جنگلات کے انتظام کی ناکامی قرار دیا ہے۔

درگاہ شاہ مینا میں جشن اولیاء اللہ کا انعقاد

درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ رحمۃ اللہ علیہ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام نوچندی جمعرات کو جشن اولیاء اللہ درگاہ کے متولی و سجادہ نشین پیرزادہ راشد علی مینائی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جشن کا افتتاح قاری محمد اسلام قادری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ مقرر خصوصی مولانا سید فیض حسن صفوی اٹاوہ نے جشن کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ولیوں کو اپنی دوستی اور ولایت کے لیے منتخب کر لیا ہے، اور ولی اللہ تعالیٰ کے ملک کے والی ہے اور خدا کے مقبول بندے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے افعال کا اظہار اس عالم میں انہیں حق پرستوں کے ذریعہ اور واسطے سے کرتا ہے اور انہیں طرح طرح کی کرامتوں کے ساتھ مخصوص کر لیتا ہے اور طبعی بلاؤں و آفات سے انہیں پاک کر کے نفس کی اتباع سے آزاد کر کے اپنی اتباع پر لگا لیتا ہے۔ انکی ہمت کا تقاضہ سوائے ایک مقصود کے دوسرا نہیں ان کا انس انکی ذات کے سوائے دوسرے کے ساتھ نہیں، ولی پہلے بھی تھے اور آج بھی ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ربّ العزت نے بارگاہِ نبوت کے دلائل کو آج بھی باقی رکھا ہے، اور ان دلائل کے اظہار کے لیے اولیاء ہی کی ذاتِ بابرکت کو سبب ٹھہرایا ہے اور ان کو اس عالم کا حکمراں بنایا ہے۔ آسمان سے بارش انہیں کے قدم کی برکت سے ہوتی ہے۔ انہیں کے احوال پاکیزہ کا سبب ہے کہ زمین سے نباتات اگتے ہیں۔ کفار و مشرکین پر فتح و نصرت مسلمانوں کو انہیں کی بدولت نصیب ہوتی ہے غرضیکہ انہیں کے توسط سے قیامِ نظام عالم ہے، ان ولیوں میں سے چار ہزار ولی ایسے مستور و پوشیدہ ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے کے قدر و منزلت پہچانتے و جانتے ہیں بلکہ خود اپنے احوال و جمال سے بے خبر ہیں۔ ان کے کل احوال اپنے اور فلق کی نگاہ سے پوشیدہ ہیں احادیث پاک کے اوراق میں ان کا ذکر اور بزرگان دین کے کتب احوال میں اس کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ والوں سے محبت اور ان کی صحبت و رفاقت ہمارے ایمان و تقویٰ کی حفاظت کا اہم ذریعہ ہے۔ اس لیے اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا کہ اللہ والوں کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ تاکہ تمہارے ایمان اور عمل کی حفاظت ہو سکے۔ شعراء نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ اور بارگاہ غوثیت میں نعت و منقبت کے نذرانے پیش کیے۔ نظامت کے فرائض قاری محمد اجمل نے انجام دئے۔ اس موقع پر حلیم خان، محمد راجہ، محمد مکی، راج احمد، محمد قاسم، نثار احمد، احسن رئیس، وغیرہ بطور خاص موجود رہے۔ صلوٰۃ و سلام و دعا کے بعد جشن کا اختتام ہوا۔

گورکھپور میں "صفائی ہی خدمت-2025 مہم کے تحت ریلوے اسٹیشن پر صفائی مہم کا انعقاد

ریلوے افسران اور ملازمین نے "ایک دن، ایک گھنٹہ، ایک ساتھ" صفائی کر کے دیا پیغام

گورکھپور، 25 ستمبر 2025: صفائی، ماحولیات کی حفاظت اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کے ساتھ "صفائی ہی خدمت-2025 مہم کے تحت گورکھپور ریلوے اسٹیشن (پلیٹ فارم نمبر 2 اور دیگر احاطہ) پر "ایک دن، ایک گھنٹہ، ایک ساتھ" صفائی مہم کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام ریلوے، صحت اور انجینئرنگ محکموں کے اشتراک سے انجام دیا گیا۔ اس موقع پر مشرقی ریلوے کے جنرل منیجر جناب "منے کمار بجرنگی"، ریلوے بورڈ کی رکن (مالیات) محترمہ "نفا ڈا"، ایڈیشنل جنرل منیجر جناب "فونسے کمار شکلا"، مختلف محکموں کے سربراہان، افسران اور ریلوے ملازمین نے شرکت کی اور عملی طور پر صفائی کی۔ جنرل منیجر جناب منے کمار بجرنگی اور ریلوے بورڈ کی رکن محترمہ نفا ڈا نے پلیٹ فارم نمبر 2، ریلوے ٹریک، تیسری درجے کی بجلی یافتہ/غیر بجلی یافتہ ٹرینوں کے کوچنگ یارڈ کا معائنہ کیا۔ اس دوران ریلوے مسافروں کو "پلاسٹک کا مکمل بائیکاٹ" سلوگن اور پوسٹروں کے ذریعے بیدار بھی کیا گیا۔ جنرل منیجر نے اس موقع پر کہا کہ صفائی عملے کا صحت چیک اپ وقتاً فوقتاً ہونا چاہیے، اور صفائی عملہ دورانِ کام پی پی ای (PPE) کٹ کا لازمی استعمال کرے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ گورکھپور اسٹیشن اور اس کے آس پاس کے علاقوں کی مکمل صفائی کی جائے اور انہیں مثالی شکل دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسٹیشن کی صفائی نیشنل ہیلتھ مشن (NHM) کے تحت مانیٹرنگ کی جائے۔ ریلوے ٹریک اور بیت الخلا کی مکمل صفائی ہونی چاہیے اور ٹوائلٹ میں خوشبودار فریش نرز (Fresheners) کا استعمال کیا جائے۔ جناب منے کمار بجرنگی نے اسٹیشن پر مسافروں کو فراہم کی جانے والی سہولتوں کو نمایاں طور پر ظاہر کرنے کے لیے نصب بینرز اور پوسٹروں کو بہتر بنانے کی ہدایت دی، تاکہ مسافروں کو بروقت معلومات مل سکیں۔ ساتھ ہی، انہوں نے اسٹیشن احاطے اور اس کے آس پاس کی جگہوں کو صاف اور خوبصورت رکھنے کے لیے ضروری مشورے بھی دیے۔ ریلوے بورڈ کی رکن محترمہ "نفا ڈا" نے بھی اسٹیشن پر صفائی مہم میں حصہ لیا، اور پلیٹ فارم نمبر 2، ریلوے ٹریک، کوچنگ یارڈ اور خواتین کی سہولتوں کا معائنہ کرتے ہوئے صفائی سے متعلق قیمتی تجاویز دیں۔ انہوں نے مسلسل صفائی برقرار رکھنے اور اس مقصد کے لیے باقاعدہ صفائی مہم چلانے پر زور دیا۔

محبوب کی بات پر عمل محبت کا پہلا اصول ہے: اشرف کچھوچھوی

آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ کے قومی صدر اور ورلڈ صوفی فورم کے چیئرمین حضرت سید محمد اشرف کچھوچھوی نے کانپور شہر میں "پیغمبرِ اسلام" کے نام کے بینر کے معاملے کے بعد ملک اور بیرونِ ملک جاری احتجاجات کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بلاشبہ ہمیں اپنے نبیؐ سے محبت کا اظہار کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا، مگر مختلف جگہوں سے جو خبریں آ رہی ہیں وہ فکرمند کن ہیں۔ کئی مقامات پر مظاہروں کے دوران لوگوں کے خلاف مقدمات درج کیے گئے، گرفتاری ہوئی اور بلڈوزر کی کارروائیاں بھی ہوئیں لوگوں میں غصہ پایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ افراد آپ کے جذبات کا غلط استعمال کرنے کی سازش کر رہے ہیں اور آپ اسی سازش میں پھنس رہے ہیں۔ سب کو ہوشیاری سے کام لینا چاہیے اور کسی کے اکسائیں میں نہیں آنا چاہیے۔ حضرت نے آگے کہا کہ محبت کا دعویٰ صرف ہاتھوں میں تختی لے کر جلوس نکال دینے سے پورا نہیں ہوتا محبت کا پہلا اصول محبوب کی باتوں پر عمل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہمیں اپنے اندر جھانکنا چاہیے: جو دکھاوا ہم کر رہے ہیں، کیا ہم اس میں سچے ہیں؟ جو لوگ آقائے دو عالمؐ کے ناموس کی خاطر جان قربان کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، کیا وہ مساجد کو سجدے سے سجا رہے ہیں؟ کیا اندرونی اختلافات ختم کر دیے گئے ہیں؟ کیا لوگ آپس میں محبت کے ساتھ پیش آ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بغیر کسی جلوس کے بھی ہم پیغمبرؐ سے محبت کا اظہار کر سکتے ہیں اس کے لیے سڑک کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے کردار کی ضرورت ہے؛ ایسا کردار جو نبیِ پاکؐ کی سنتوں میں ڈھلا ہوا ہو۔ جو لوگ آپ کو سڑکوں پر اترنے کی ترغیب دے رہے ہیں، ان سے سوال کیجئے کہ اگر حالات بگڑ جائیں اور جن تختیوں پر آپ "I Love MUHAMMAD" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکھ کر نکلو گے وہ زمین پر گر پڑیں تو کیا یہ توہین نہیں ہوگی؟ لہٰذا ایسی ٹی شرٹس پہننے اور عوامی مقامات پر ایسی ہولڈنگز لگانے سے بہتر ہے پرہیز کرنا ہاں، انہیں اپنے گھروں پر لگائیں، اپنی دوکانوں پر لگائیں۔ قوم کے جذباتی نوجوانوں کو آگ میں دھکیلنے والے کسی شخص کی بات نہیں ماننی چاہیے، اور ایسے جلوس نکالنے کے بجائے بہتر عمل یہ ہے کہ قانونی چارہ جوئی کی جائے جو ضروری ہو۔ ساتھ ہی حضرت نے کہا کہ کل جمعہ کا مبارک دن ہے، 11 ویں شریف کا مہینہ ہے اس جمعہ کو عالمی سطح پر گوشۂ درود قائم کیا جائے۔ نمازِ جمعہ کے بعد سب اپنی اپنی مساجد میں رکیں اور اس میں شرکت کریں اور اپنے نبیؐ کے حضور کئی ارب درود پیش کریں۔ ہر مسجد میں اس کا اہتمام کیا جائے۔ گھروں میں عورتیں بھی گوشۂ درود قائم کریں۔

تالکٹورہ صنعتی سنگٹھن کے ذریعہ سالانہ شجرکاری پروگرام

لکھنؤ:25 ستمبر۔ اسٹیٹ صنعتی سنگٹھن تالکٹورہ میں سنگٹھن کے ذریعہ شجرکاری پروگرام کا افتتاح کیا گیا۔ جس میں مختلف صنعت کاروں سے شجرکاری کرانے کا بہترین پروگرام شروع کیا گیا۔ پہلے 22 صنعت کاروں کے ذریعہ پیڑ لگائے گئے۔ سنگٹھن کے صدر محمد یونس صدیقی کے مطابق شجرکاری پروگرام کا کام اگلے دس دنوں تک چلے گا۔ اور ٹری گارڈ کا بندوبست سنگٹھن کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ پیڑوں کی سینچائی وغیرہ کا بندوبست سنگٹھن کے ذریعہ کیا جائے گا۔ اس مہم میں صنعت کاروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور مستقبل میں پیڑوں کی سینچائی اور دیکھ ریکھ کا کام بھی سنگٹھن کے ذریعہ کیا جائے گا۔

نوجوان نے گومتی ندی میں لگا دی چھلانگ

لکھنؤ:25 ستمبر (پی این ایس) لکھنؤ کے گومتی نگر علاقے میں بدھ کی دیر رات ایک چونکا دینے والا واقعہ اس وقت پیش آیا جب خاندانی تنازعہ سے پریشان ایک نوجوان نے دریائے گومتی میں چھلانگ لگا کر خودکشی کی کوشش کی۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک پانی میں جدوجہد کے بعد پولیس اور غوطہ خوروں کی مدد سے نوجوان کی جان بچائی گئی۔ اس بروقت اقدام کو کسی معجزے سے کم نہیں سمجھا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق شکتی نگر ڈھال کے رہنے والے 26 سالہ شبھم چوہان نے خاندانی جھگڑوں سے تنگ آ کر خودکشی کی کوشش کی۔ 1090 چوراہے کے قریب نوجوان کو ڈوبتے دیکھ کر لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہو گئی اور پولیس کو اطلاع دی۔ تھوڑی دیر بعد امبیڈکر نگر چوکی کے انچارج ہمانشو دویدی اور کانسٹیبل راکیش سروج اپنی ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور غوطہ خوروں کی مدد سے شبھم کو بحفاظت بچا لیا۔

خلائی تحقیق کے فروغ میں بھارت کا وژن

ڈاکٹر ایس سومناتھ، سابق اسرو چیف

وزیر اعظم نریندر مودی کے زیرِ قیادت بھارت کا خلائی سفر شاندار مشنوں کی ایک زنجیر سے زیادہ بن گیا ہے، یہ ایک قومی نبض، ایک روزمرہ کی ترغیب بن چکا ہے۔ جب گروپ کیپٹن شوبھانشو شکلا نے اگست 2025 میں بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر ترنگا لہرایا اور ہمارے وزیر اعظم سے بات چیت کی۔ تو یہ ہر بھارتی کے لیے فخر کا لمحہ تھا۔ وزیر اعظم نے اسے امرت کال کا ایک فیصلہ کن باب قرار دیا، اور ہم میں سے، بہت سے لوگوں کے لیے، اس جھنڈے کو لہراتے دیکھنا گویا بھارت کی ترقی کو اپنی سانسوں کے ساتھ محسوس کرنے جیسا تھا۔ یہ صرف سائنس نہیں تھی - یہ وژن اور بامقصد پروگراموں کے ذریعے شناخت کو نئی شکل دی جا رہی تھی۔

اسی جذبے کی گونج 23 اگست 2003 کو چندریان-3 کے ساتھ سنائی دی، جب چندریان-3 نے بھارت کو چاند کے جنوبی قطب کے قریب اترنے والا پہلا ملک بنا دیا۔ بھارت اب چاند پر ہے، مودی نے شیو شکتی پوائنٹ پر یہ اعلان کیا۔ یہ جملہ کلاس رومز، دیہاتوں اور رہائشی کمروں میں گونج اٹھا۔ بھارت کا قمری ریسرچ پروگرام خاص طور پر نئی راہیں کھولنے والا ہے: چندریان-1 (2008) نے چاند پر پانی کے مالیکیولز کی موجودگی کی تصدیق کی؛ چندریان-2 (2019) نے قمری نقشہ سازی کو آگے بڑھایا اور چندریان-3 (2023) کے لئے زمین سازگار کر دی؛ جس نے چاند کے جنوبی قطب کے قریب دنیا کی پہلی سافٹ لینڈنگ کامیابی سے حاصل کر لی، وکرم لینڈر اور پرگیان روور پورے چاند کے دن میں چاند کی سطح کی تلاش کر رہے ہیں۔ بچوں نے اپنی نوٹ بکوں میں قمری مناظر بنانا شروع کر دیے، نوجوان محققین نے اپنے کام کی توثیق دیکھی، اور پورے ملک کے شہریوں نے احساس کیا کہ خلاء میں بھارت کی کہانی ان کے اپنے مستقبل کی کہانی بھی ہے۔

ہندوستان خلا میں ایک قابل اعتماد عالمی شراکت دار بھی بن گیا ہے۔، 400 سے زائد غیر ملکی سیٹلائٹس بھارتی راکٹس کے ذریعے لانچ کیے گئے ہیں، جو ہمارے عالمی شراکت دار کے طور پر قابل اعتماد کردار کو مستحکم کرتے ہیں۔ 2014 میں بھارت ایشیا کا پہلا ملک اور عالمی سطح پر چوتھا ملک بن گیا جس نے اپنی پہلی کوشش میں مریخ کے مدار میں داخل ہونے کے لیے مارس آربیٹر مشن (منگل یان، 2014) کے ذریعے کامیابی حاصل کی۔ کثیر ادارہ جاتی تعاون کے ذریعے بنایا گیا آدتیہ-ایل 1 مشن (2023) سورج کے کورونا اور خلائی موسم پر اس کے اثرات کے بارے میں بے مثال اندرونی معلومات فراہم کر رہا ہے۔ ایکس پوسیٹ (2024) بلیک ہولز کا مطالعہ کر رہا ہے، جبکہ اسپیڈ ایکس (2024) نے مستقبل کے خلائی اسٹیشنوں اور قمری مشنوں کے لیے مدار میں ڈاکنگ کا مظاہرہ کیا ہے۔

امرت کال کے لیے نیا خلائی وژن

یہ حصولیابیاں اس بڑی کہانی کا حصہ ہیں جو مودی 2014 سے بتا رہے ہیں، جو پالیسی، ثقافت، اور خواہشات کو یکساں طور پر تبدیل کر رہی ہے۔ ان کا طریقہ کار جرات مندانہ ہے: انسانی خلائی پرواز کے لیے گگن یان پروگرام کا تسلسل، چاند کی تہوں کی گہرائی سے تلاش کے لیے چندریان-4 اور 5، ایک وقف کردہ وینس مشن، 2035 تک ایک بھارتیہ انترکشیہ اسٹیشن (بی اے ایس)، اور 2040 تک چاند پر ہندوستانی شہری کی لینڈنگ۔ یہ دور کے خواب نہیں بلکہ قومی اہداف ہیں، جو امرت کال کے جذبے سے ہم آہنگ ہیں۔

وزیر اعظم نے ایک بڑے خلاباز گروپ بنانے کا اعلان کیا ہے، تجویز دی کہ 40-50 بھارتیوں کو مستقبل کے مشنوں کے لیے تیار کیا جائے، اور قومی خلائی دن 2025 پر، وزیر اعظم نے نوجوان شہریوں کو دعوت دی کہ وہ خود کو انسانی خلائی پرواز کے مستقبل میں دیکھیں۔ گگن یان مشن، جس کے لیے 20,000 کروڑ روپے سے زائد کی منظوری دی گئی ہے، تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، جس میں چار بھارتی فضائیہ کے آزمائشی پائلٹس کو منتخب اور تربیت دی گئی ہے۔ اس میں بغیر عملے اور عملے کے ساتھ پروازوں کی ایک سیریز شامل ہوگی جو 2027 میں بھارت کے پہلے مقامی انسانی مشن میں اختتام پذیر ہوگی۔

ایپلی کیشنز، ایکسپلوریشن اور فنڈنگ

خلائی ٹیکنالوجی آج حکمرانی اور روزمرہ کی زندگی کے تانے بانے میں بنی ہوئی ہے۔ سیٹلائٹ آفات کی وارننگ دیتے ہیں، ماہی گیروں کی رہنمائی کرتے ہیں، فصلوں کی پیداوار اور بیمہ کے دعووں کا جائزہ لیتے ہیں، ریلوے کی حفاظت کو بڑھاتے ہیں، اور پی ایم گتی شکتی پروگرام کی جغرافیائی ریڑھ کی ہڈی کو طاقت دیتے ہیں۔ مودی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ خلا اب دور کی عیش و عشرت نہیں بلکہ ایک جمہوری افادیت ہے- جو ہر شہری کے لیے قابل رسائی ہے۔

خلائی تحقیق، ایک ہی وقت میں، (سائنس، ٹکنالوجی، انجینئرنگ اور میتھ میٹکس، ایس ٹی ای ایم) کی تعلیم، اعلی درجے کی تحقیق، اور افرادی قوت کی ترقی کو فروغ دیتی ہے۔ خلائی کارگزاریوں کی خود مختاری، روبوٹکس، خلائی مینوفیکچرنگ، نگرانی اور بین الکلیاتی سفر میں مستقبل کے لیے ٹیکنالوجیز تیار کی جا رہی ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ہندوستان اس اسٹریٹجک محاذ میں قیادت برقرار رکھے۔

اس تبدیلی کا ڈھانچہ اتنا ہی ارادی ہے جتنا کہ یہ پرجوش ہے۔ مودی نے خلائی شعبے کو نجی کھلاڑیوں کے لیے کھول دیا ہے اور اب یہ ایک ترقی پذیر ایکو سسٹم بن چکا ہے۔ 350 سے زائد اسٹارٹ اپس سیٹلائٹس، لانچرز، اور گراؤنڈ سسٹمز تیار کئے جا رہے ہیں۔ بجٹ تقریباً تین گنا بڑھ گیا ہے، جو 14-2013 میں 5,615 کروڑ روپے سے بڑھ کر 26-2025 میں 13,416 کروڑ روپے ہو گیا ہے، جس میں صارف فنڈز میں تقریباً 5000 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ بھارت کی خلائی معیشت، جو فی الحال 8 ارب ڈالر کی قیمت رکھتی ہے، آنے والے برسوں میں 44 ارب ڈالر تک بڑھ جائے گی۔ نوکریاں، صنعتیں، اور اختراعات آنے والے برسوں میں اس شعبے کے گرد گھومیں گی۔

اگلی نسل کو متحرک کرنے والی پہل

وزیر اعظم نے ماحولیاتی نظام کو چیلنج کیا ہے کہ وہ اگلے پانچ سالوں میں پانچ خلائی یونیکورن فراہم کرے اور سالانہ لانچوں کو تقریباً دس گنا بڑھا کر ہر سال پچاس کر دے۔ نجی شراکت داری کے ساتھ، ہندوستان سیمی کرائیوجنک، الیکٹرک پروپلشن، کوانٹم کمیونیکیشن، اور مدار میں خدمات سے متعلق ٹیکنالوجیز کو آگے بڑھا رہا ہے۔

نوجوان اس وژن کے مرکز میں ہیں۔ اس سال ہندوستان میں منعقدہ فلکیات اور فلکیاتی علوم سے متعلق بین الاقوامی اولمپیاڈ میں 60 سے زیادہ ممالک کے تقریباً 300 شرکاء نے حصہ لیا، جس میں ہندوستانی طلباء نے تمغے جیتے۔ اسرو روبوٹکس چیلنج اور انڈین اسپیس ہیکاتھون جیسے اقدامات اسکول اور کالج کے طلباء کو روور، سیٹلائٹ اور راکٹ کے ساتھ براہ راست رابطے میں لا رہے ہیں، جس سے یہ اعتماد پیدا ہو رہا ہے کہ کل کی لیبز اور لانچ پیڈ کے یہی دعویدار ہوں گے۔

پالیسی کی سطح پر، نیشنل میٹ 2.0، جو قومی خلائی دن سے عین قبل منعقد ہوا، نے صارف محکموں کے ساتھ 300 تعاملات دیکھے اور 5,000 سے زائد صفحات پر مشتمل تقریباً 90 تفصیلی دستاویزات تیار کیں۔ یہ وکست بھارت 2047 کے قومی وژن کے ساتھ مشنوں کو ہم آہنگ کرنے والے 15 سالہ روڈ میپ کی بنیاد بنائیں گی۔

عالمی تعاون اور قیادت

مودی نے خلا کو مسلسل ایک عالمی مشترک کے طور پر پیش کیا ہے، جہاں ہندوستان کی قیادت مشترکہ ترقی میں تبدیل ہوتی ہے۔ ساؤتھ ایشیا سیٹلائٹ نے پڑوسیوں کو مواصلاتی صلاحیت فراہم کی، جبکہ جی 20 میں، ہندوستان نے تمام ممالک کے ساتھ مشترکہ ڈیٹا کے ساتھ آب و ہوا اور ماحولیاتی نگرانی کے لیے جی 20 سیٹلائٹ کا اعلان کیا۔

ناسا کے ساتھ نسار، سی این ای ایس کے ساتھ ترشنا، جاکسا کے ساتھ لوپیکس، اور ای ایس اے کے پروبا-3 میں ہندوستان کی شرکت جیسے باہمی تعاون کے مشن عالمی شراکت دار کے طور پر ہندوستان کے عروج کو ظاہر کرتے ہیں، جس کی رہنمائی واسودھیوا کٹمبکم کی اخلاقیات سے ہوتی ہے۔

لوگوں کا خلائی سفر

مودی کے زیر قیادت ہندوستان کا خلائی سفر راکٹ اور سیٹلائٹ سے بہت آگے ہے: یہ ایک ایسی قوم کے بارے میں ہے، جو خود کو دیکھنے کے نئے طریقے دریافت کرتی ہے۔ آئی ایس ایس پر سوار شبھانشو شکلا کی سلامی، چندریان-3 کی لینڈنگ، چھوٹے شہروں سے خلائی نظام ڈیزائن کرنے والے 350 اسٹارٹ اپ، اولمپیاڈز میں حصہ لینے والے نوجوان طلباء، اور خاموشی سے قومی سلامتی اور شہری خدمات کی خدمت کرنے والے سیٹلائٹ سب ایک ہی کہانی کا حصہ ہیں۔

اس امرت کال میں، بھارت صرف خلائی دور میں حصہ نہیں لے رہا بلکہ یہ اسے تشکیل دے رہا ہے، عزائم کے ساتھ، مقصد کے ساتھ اور اس اعتماد کے ساتھ کہ کہکشاؤں سے آگے بھی، افق بھارت کا ہے۔

(مصنف اسرو کے سابق چیئرمین اور خلائی محکمے کے سابق سیکریٹری ہیں۔ اس مضمون میں بیان کردہ خیالات ان کے ذاتی ہیں۔)

آسام میں زمین کا کھیل: مٹی یا انصاف؟

مولانا قاری اسحاق گورا

آسام کی سیاست نے ایک ویڈیو کے ذریعے وہ حقیقت کھول دی جسے برسوں سے لفظوں میں چھپایا جا رہا تھا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی آسام یونٹ نے اے آئی کی مدد سے ایک ویڈیو جاری کی جس میں مسلمانوں کو دکھایا گیا گویا وہ ریاست کی زمین کے "قابض" ہیں۔ زمین پر قبضے کی بات کی گئی، مگر پڑھنے والے کو فوراً یہ سوال کھٹکنے لگا کہ قبضہ صرف زمین پر ہے یا ذہنوں پر بھی؟ یہ ویڈیو محض ایک اشتہار نہیں بلکہ ایک پیغام ہے۔ ایک ایسا پیغام جو زمین کے کاغذات کے ساتھ ساتھ شعور کے کاغذات پر بھی دستخط کرنا چاہتا ہے۔ گویا کہا جا رہا ہو: "ہم طے کریں گے کہ کون اس مٹی کا بیٹا ہے اور کون نہیں۔"

ویڈیو میں مسلمانوں کو "مہاجر" دکھایا گیا۔ مہاجر، یعنی غیر ملکی۔ مگر کیا یہ سوال نہیں اٹھتا کہ اصل مہاجر کون ہے؟ وہ مسلمان جو صدیوں سے اسی دھرتی پر اپنی نسلیں گاڑ چکے ہیں، یا وہ نظریہ جو حال ہی میں دلوں اور کتابوں پر اتر آیا ہے؟ اگر مہاجرت کی تعریف بدلنی ہے تو انصاف بھی مہاجر ہوا، مساوات بھی مہاجر ہوئی اور سیکولرزم بھی مہاجر ہوا۔ آج وہ سب کچھ جو بھارت کے آئین میں درج تھا، آہستہ آہستہ بیگ باندھ کر نکل رہا ہے، اور پیچھے رہ گئی ہے صرف ایک ایسی زبان جو لوگوں کو بانٹنے میں ماہر ہے۔

وزیر اعلیٰ ہمانتا بسوا سرما بار بار کہتے ہیں کہ "یہ سب لوگ جو زمین پر قابض ہیں، ایک ہی مذہب سے ہیں۔" زمین کا لفظ انہوں نے استعمال کیا، مگر زمین کے معنی کئی ہیں۔ زمین صرف مٹی نہیں ہوتی، زمین وقار بھی ہے، انصاف بھی اور جمہوریت کا فرش بھی۔ سوال یہ ہے کہ اصل قبضہ کہاں ہے؟ کیا چند ایکڑ زمین پر ہے یا پھر اس آئینی زمین پر جس پر سب کے حقوق لکھے گئے تھے؟ اگر انصاف کی زمین پر قبضہ ہو جائے تو کیا اسے بھی بلڈوزر سے خالی کرایا جائے گا یا پھر اسے ہی نیا قانون قرار دیا جائے گا؟

قبضہ کا الزام لگانے والے بھول جاتے ہیں کہ اصل قبضہ تو خود ان کے ہاتھوں میں ہے۔ تعلیمی اداروں پر قبضہ، نصاب پر قبضہ، میڈیا پر قبضہ، حتیٰ کہ زبان اور سوچ پر قبضہ۔ مسلمانوں پر زمین کا الزام لگانے والے خود جمہوریت کی چھت پر چڑھ کر اینٹیں اکھاڑ رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ایک شخص کسی اور پر درخت کا سایہ چرا لینے کا الزام لگائے جبکہ خود اس نے سورج پر قبضہ کر رکھا ہو۔

ویڈیو میں لفظ "غیر قانونی" استعمال ہوا۔ اس کا ایک مطلب تو ہے کاغذی شہریت یا زمین کے کاغذ، مگر دوسرا مطلب بھی ہے یعنی انسانیت کے خلاف رویے۔ جب کسی کو صرف اس کے مذہب کی بنیاد پر غیر قانونی کہا جائے تو اصل غیر قانونی عمل وہی ہے۔ آئین کہتا ہے سب برابر ہیں، اور جب کوئی جماعت اس برابری کو پامال کرے تو وہی سب سے بڑا غیر قانونی کردار بن جاتی ہے۔

یہ سب کچھ کیوں کیا جا رہا ہے؟ اس لیے کہ آج کی سیاست کا اصل سرمایہ نفرت ہے۔ جس طرح تاجر منڈی میں گاہک کے لیے سامان سجاتا ہے، اسی طرح سیاستدان انتخابی منڈی میں نفرت کا سامان سجاتے ہیں۔ مسلمان کبھی "قبضہ گیر" بنتے ہیں، کبھی "مہاجر"، کبھی "جہادی" اور کبھی "دشمن کی اولاد"۔ گویا ووٹ حاصل کرنے کے لیے انسانوں کو لیبل میں ڈھالنا اب معمول بن گیا ہے۔ یہ سرمایہ وقتی فائدہ تو دے سکتا ہے مگر سماج کے کھاتوں میں نفرت کا قرض بڑھتا چلا جاتا ہے، اور کل کو یہ قرض سب کو چکانا پڑے گا۔

اگر حکومت کا اصل مسئلہ قبضہ ہے تو سب سے پہلے اسے اقتدار پر اپنی گرفت ڈھیلی کرنی چاہیے۔ کیونکہ اقتدار پر قبضہ جب اخلاقیات کو باہر نکال دے تو پھر باقی سب قبضے چھوٹے لگنے لگتے ہیں۔ عجیب تماشا ہے کہ ایک طرف کہا جاتا ہے "مسلمان زمین پر قابض ہیں"، اور دوسری طرف پوری قوم کے ذہنوں پر نفرت کا قبضہ کر لیا جاتا ہے۔ یہ قبضہ سب سے خطرناک ہے، کیونکہ زمین تو عدالت کے حکم پر خالی کرائی جا سکتی ہے لیکن دلوں سے نفرت کون خالی کرائے گا؟

مسلمانوں کے لیے یہ وقت شکایت یا خوف کا نہیں بلکہ بیداری کا ہے۔ اگر ہمیں "قبضہ گیر" کہا جا رہا ہے تو ہمیں خدمت اور تعلیم کے ذریعے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہم "زمین" نہیں بلکہ "دل" کے وارث ہیں۔ اگر ہمیں "مہاجر" کہا جا رہا ہے تو ہمیں اپنے رویے سے دکھانا ہوگا کہ ہم اس ملک کے حقیقی مکین ہیں، اور ہمارا سرمایہ وہ قربانیاں ہیں جو اس دھرتی کے لیے دی گئیں۔ مسلمانوں کو آئینی زبان سیکھنی ہوگی۔ صرف مذہبی حوالوں سے بات کرنے کے بجائے سماجی اور قانونی زبان میں جواب دینا ہوگا۔ ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ شہریت کاغذ سے زیادہ قربانیوں میں لکھی جاتی ہے، اور ہماری نسلوں نے اس ملک کے لیے خون دیا ہے۔ تاریخ ہمیشہ پردہ اٹھاتی ہے۔ آج جو لوگ ویڈیو کے ذریعے اپنے شہریوں کو غیر قرار دے رہے ہیں، کل انہی کے نام تاریخ کی کتابوں میں نفرت کے تاجر کے طور پر لکھے جائیں گے۔ کل کے طلبہ یہ سوال کریں گے کہ جب سب ہندوستانی تھے تو پھر کیوں انہیں مہاجر کہا گیا؟ یہ سوال آئندہ نسلوں کو بتائے گا کہ اصل مہاجر انصاف تھا، اور اصل قبضہ جمہوریت پر تھا۔

آسام بی جے پی کی ویڈیو محض ایک سیاسی اشتہار نہیں بلکہ بھارت کی جمہوریت کے ماتھے پر ایک ایسا داغ ہے جو آنے والی نسلوں کو بھی نظر آئے گا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ ویڈیو میں مسلمانوں کو "قبضہ گیر" کیوں دکھایا گیا، اصل سوال یہ ہے کہ حکمران جماعت کے آفیشل پلیٹ فارم سے ایسا مواد کیسے شائع ہوا جو آئین کی بنیادوں کو ہلا دینے والا ہے۔ بظاہر یہ ایک انتخابی مہم کا ہتھیار ہے، لیکن اس کے اندر سماج کو بانٹنے کا وہ زہر چھپا ہے جس کے اثرات برسوں تک محسوس ہوں گے۔ یہ ویڈیو ہمیں بتاتی ہے کہ اقتدار کی بھوک کس حد تک انسان کو اندھا کر سکتی ہے۔ زمین پر قبضے کا الزام لگاتے ہوئے دراصل ذہنوں پر قبضے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور قبضہ بھی ایسا کہ آئین کی برابری کی زمین پر بلڈوزر چلانے کی تیاری ہو۔ طنزیہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ زمین پر قبضہ اگر اتنا بڑا جرم ہے تو پھر دلوں پر قبضہ، میڈیا پر قبضہ اور سچائی پر قبضہ کس خانے میں آئے گا؟ یا المیہ ہے کہ مہاجر کا لفظ بھی ہتھیار بن گیا۔ جسے صدیوں سے اسی دھرتی کی ہوا اور مٹی نے پروان چڑھایا، آج اسے کہا جا رہا ہے کہ تم غیر ہو۔ مگر اصل غیر تو وہی ہے جو اس سرزمین کی تہذیب کو اجنبی بنانے پر تلا ہے۔ اگر مہاجرت کا مفہوم بدلنا ہے تو انصاف مہاجر ہو چکا، مساوات مہاجر ہو چکی، اور سیکولرزم اپنی ہی جنم بھومی سے جلاوطن ہو چکا۔

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس صورتِ حال میں کیا کرنا چاہیے؟ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ مایوس نہیں ہونا۔ مایوسی دراصل اسی منصوبے کا حصہ ہے، جو چاہتا ہے کہ مسلمان حوصلہ ہار کر خود کو دوسرا درجے کا شہری مان لیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ جو قوم صدیوں کے طوفانوں کے بعد بھی قائم ہے، وہ کسی ایک ویڈیو یا انتخابی نعرے سے مٹنے والی نہیں۔ مسلمانوں کے پاس اس وقت سب سے بڑا ہتھیار تعلیم ہے۔ تعلیم ہی وہ چراغ ہے جو نفرت کی تاریکی کو کاٹ سکتا ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو یہ سکھانا ہوگا کہ وہ صرف مذہبی حوالے سے نہیں بلکہ آئینی اور سماجی زبان میں بھی اپنی بات کہیں۔ اگر کوئی ہمیں غیر ملکی کہتا ہے تو ہم اپنے کردار اور خدمت سے یہ ثابت کریں کہ ہم اسی ملک کے سب سے بڑے محسن ہیں۔ یہ وہی سرزمین ہے جس پر ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دیں، اور وہی تاریخ ہے جو ہمیں اصل وارث قرار دیتی ہے۔ یہ وقت یہ سوچنے کا بھی ہے کہ ہم شکایت سے آگے بڑھ کر مثبت عمل کو اپنی طاقت بنائیں۔ ہمیں اپنی کمیونٹی میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا، اور یہ اتحاد صرف نعروں سے نہیں بلکہ عملی سطح پر آنا چاہیے۔ تعلیمی ادارے، رفاہی کام، اور سماجی خدمت ایسے ہتھیار ہیں جو نفرت کے شور کو خاموش کر سکتے ہیں۔

طنزیہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اگر حکومت کا اصل مسئلہ زمین پر قبضہ ہے تو سب سے پہلے اسے اقتدار پر اپنی "نفرت کی گرفت" چھوڑنی چاہیے۔ کیونکہ اصل قبضہ وہی ہے جو دماغوں اور دلوں پر کیا جا رہا ہے۔ زمین کی ملکیت تو عدالتوں کے فیصلوں سے بدل جاتی ہے، لیکن نفرت کی جڑ اگر دلوں میں پکڑ لے تو نسلیں تباہ کر دیتی ہے۔

تاریخ ہمیشہ انصاف کرتی ہے۔ آج جو لوگ نفرت کو اپنا منشور بنا رہے ہیں، کل انہی کے بارے میں لکھا جائے گا کہ یہ وہ حکمران تھے جنہوں نے اپنے ہی شہریوں کو غیر قرار دیا اور ووٹ کے لیے سماج کو بانٹ دیا۔ آنے والے وقت میں یہی ویڈیوز بطور "نفرت کے ثبوت" دکھائی جائیں گی، اور بچے سوال کریں گے کہ جب سب ہندوستانی تھے تو پھر کیوں انہیں مہاجر کہا گیا؟ اصلاحی پیغام یہی ہے کہ مسلمان اور دیگر اقلیتیں نفرت کے مقابلے میں اپنے شعور اور عمل کو مضبوط کریں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ ہم زمین کے نہیں، دلوں کے وارث ہیں۔ اگر زمین پر قبضے کا الزام لگتا ہے تو ہمیں اخلاق اور خدمت کے ذریعے یہ دکھانا ہوگا کہ اصل زمین وہی ہے جو محبت اور انصاف سے آباد ہوتی ہے۔

آخر میں بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ سیاست کی یہ ویڈیو وقتی ہے، مگر قوموں کی حقیقت دائمی ہوتی ہے۔ نفرت وقتی طور پر ووٹ لا سکتی ہے، مگر یہ مستقبل نہیں بنا سکتی۔ مستقبل ہمیشہ ان کا ہوتا ہے جو زمین نہیں بلکہ دل جیتتے ہیں۔ اور وہی اصل وارث ہوتے ہیں۔

الیکشن کمیشن کے منفی رویے پر قدغن ضروری

ڈاکٹر جہاں گیر حسن

بلاشبہ جمہوریت کی بنیاد عوامی رائے پر ہے۔ اگر عوام کی رائے درست طور پر حکومتی ایوانوں تک پہنچتی ہے تو ہی جمہوریت کو حقیقی کہا جا سکتا ہے۔ اس کام کے لیے آزادانہ اور غیر جانبدار انتخابات بنیادی شرط ہیں۔ انتخابات کے اس پورے عمل کی نگرانی اور ضابطے کی ذمہ داری جس ادارے پر عائد ہوتی ہے، وہ ہے الیکشن کمیشن۔ یہ ادارہ جمہوریت کا محافظ سمجھا جاتا ہے۔ آج سوال یہ ہے کہ کیا اُس کا رویہ واقعی جمہوریت کو مضبوط کر رہا ہے؟ واضح رہے کہ کسی بھی جمہوری نظام میں کمیشن کی حیثیت ایک ریفری کی ہوتی ہے جو انتخابی پروگرام کو قواعد وضوابط کے مطابق انجام تک پہنچاتا ہے۔ کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے جو ملک کے دستور کے تحت وجود میں آیا۔ اس ادارے کا اصل مقصد انتخابی عمل کو منصفانہ، غیر جانبدارانہ اور صاف و شفاف رکھنے کے ساتھ جملہ رائے دہندگان کو ہر طرح کے دباؤ اور لالچ سے محفوظ رکھنا ہے۔ نیز سیاسی جماعتوں کے درمیان مساوات قائم رکھنا بھی۔

تاریخی پس منظر میں دیکھا جائے تو ہندوستان کے اندر کمیشن کا قیام ۱۹۵۰ء کو عمل میں آیا۔ ابتدا میں یہ ادارہ محض انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ووٹنگ کے انتظام تک محدود تھا، لیکن وقت کے ساتھ اُس کے اختیارات اور ذمے داریاں بڑھتی گئیں۔ ۵۲-۱۹۵۱ء سے پہلے عام انتخابات میں کمیشن کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، پھر بھی انتخابی عمل کامیابی کے ساتھ مکمل ہوتا رہا۔ بعد کے ایام میں جب سیاسی مقابلے سخت ہوئے تو کمیشن کی غیر جانبداری اور صلاحیت کو جانچا اور پرکھا جانے لگا۔ ۱۹۹۰ء میں ٹی این سیشن جیسے چیف الیکشن کمشنر نے انتخابی ادارے کو نئی توانائی بخشی اور کچھ سخت ایکشن لیتے ہوئے انتخابی ادارے کے وقار میں کافی کچھ اضافہ اور مستحکم کیا۔ انھوں نے ووٹر فہرستوں کو بہتر بنانے، نقلی ووٹوں کو روکنے اور جعلی ووٹر کو ختم کرنے کے لیے کئی بنیادی اقدامات کیے، جن کی وجہ سے ووٹنگی طاقت پر عوام کا اعتماد بحال ہوا اور اُس میں مضبوطی بھی آئی۔ کمیشن کا سب سے اہم کارنامہ "ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ" ہوتا ہے، یعنی انتخابی مہم کے دوران سیاسی جماعتوں کو ایک خاص دائرے میں محدود رکھنا، مذہب اور ذات وطبقات پر مبنی سیاست کی روک تھام کرنا اور عوامی وسائل کے غلط استعمال کنٹرول رکھنا وغیرہ۔ حالاں کہ جب سے ای وی ایم مشین آئی ہے اُس نے انتخابی عمل میں تیز رفتاری اور کافی سہولتیں پیدا کی ہیں اور نظام انتخاب کو بہتر سے بہتر اور قابل اعتماد بنایا ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ اس کے بہت سارے مضر پہلو بھی سامنے آئے ہیں، اور یہ مضر پہلو اُس وقت ظاہر ہوتا ہے اور جمہوریت کو نقصان پہنچاتا ہے، جب کمیشن کسی طاقت سے متاثر و مرعوب ہوتا ہے یا پھر حکومتی اشاروں پر فیصلے لینا شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً: انتخابی ضابطۂ اخلاق توڑنے پر حکمران جماعت کو ایک طرف صرف رسمی نوٹس دیا جاتا ہے، وہیں دوسری طرف اپوزیشن اور کمزور اُمیدواروں پر سخت تادیبی کارروائی کی جاتی ہے۔ اکثر انتخابی جلسوں میں نفرت انگیز تقریریں، مذہبی جذبات کو بھڑکانے والے نعرے اور زرِ کثیر کا استعمال کھلے عام ہوتا ہے مگر اُس پر بھی کمیشن دانستہ وشعوری طور پر خاموشی اختیار کیے رہتا ہے۔ پھر جب ای وی ایم پر سوالات اُٹھائے جاتے ہیں کہ یہ مشینیں ہیک ہو سکتی ہیں، بلکہ ای وی ایم مشینوں کو ہیک کیا جا رہا ہے، پھر بھی کمیشن کی طرف سے کوئی تشفی بخش جواب نہیں آتا، معترضین کے شکوک دور نہیں کیے جاتے۔

اس پس منظر میں ۲۰۱۹-۲۰۲۴ء کے طرز انتخابات سرفہرست ہیں جنھوں نے اپوزیشن سے لے کر عوام تک کے اعتماد ہی کو نہیں، بلکہ جمہوری نظام کو بھی سخت نقصان پہنچایا ہے۔ متاثرہ افراد کی طرف سے متعدد بار یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ حکمران طبقہ نے متحدہ عوامی وسائل اور پبلک فنڈز کا استعمال ذاتی انتخابی مہم کے لیے کیا ہے، جیسے انتخاب سے ٹھیک پہلے متعدد سرکاری پروجیکٹس کا اعلان وغیرہ۔ نیز جعلی اور مشکوک ووٹرز کے اندراجات، ای وی ایم کی گنتی اور ہاتھ کی گنتی کے درمیان میں واضح فرق، جعلی خبروں کی تشہیر اور پروپیگنڈہ، انتخابی رزلٹ کو لمبے وقت تک زیرِ التوا رکھنا، ووٹوں کی گنتی کے درمیان اعداد وشمار کو حسب ضابطہ ظاہر نہ کرنا اور دانستہ پردۂ خفا میں رکھنا، ماڈل کوڈ کی خلاف ورزیوں کی شکایات کے ردِّ عمل میں کارروائیاں نہ کرنا، یا پھر تاخیر یا خاطر خواہ کارروائی نہ کرنا وغیرہ قابل ذکر اُمور ہیں۔ مزید حکمران طبقہ کی طرف سے منظم ذات اور مذہب پر مبنی تقاریر کیا جانا۔ مسئول وزرا کا مذہبی جذبات اُبھارنے والے بیانات دینا۔ قبرستان، شمشان اور ہندو-مسلم کی بنیاد پر ووٹنگ کی بات کرنا۔ اقلیتی طبقہ کو جبراً ووٹنگ کرنے سے روکا جانا جس میں بذات خود ایڈمنسٹریشن شامل رہے، پھر بھی کمیشن کی طرف سے کوئی تادیبی کارروائی کا نہ ہونا۔ یہ تمام باتیں کمیشن کے جانبدارانہ رویے کے شاہد مبین ہیں۔ حد تک تو یہ ہے کہ ۲۰۲۳ء میں کمیشن کی تعیناتی عمل اور قانونی اصلاحات سے متعلق خاموشی سے ایک قانون بھی پاس کر دیا گیا جو چیف انتخابی کمشنر اور دیگر کمشنرز کی تقرری کے نئے اُصول وضابطے پر مشتمل ہے اور جس کی رو سے کمیشن کو تمام طرح کے قوانین سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ کمیشن کچھ بھی کرے اُس پر کوئی مقدمہ درج نہیں ہو سکتا۔ بایں سبب اپوزیشن کمیشن کو کلی طور پر مرکزی حکومت کے زیر اثر بتا رہا ہے کہ کمیشن کی حیثیت محض ایک ریموٹ کنٹرول کی سی رہ گئی ہے۔ علاوہ ازیں ۲۰۲۴ء کے انتخابی عمل سے متعلق اپوزیشن نے یہ بھی الزام لگایا کہ کچھ حلقوں کے اندر ووٹر لسٹ میں برق رفتاری سے اضافہ ہوا ہے، جو سراسر غیر قانونی معلوم پڑتا ہے۔ جیسا کہ بنگلور کے مہادیو پورہ اسمبلی حلقہ میں تقریباً ۱۴/ لاکھ ووٹرز کا اضافہ ہوا ہے۔ پھر ایک ہی شخص کے نام سے متعدد ووٹر اندراجات پائے گئے اور ایک ہی ایڈریس پر سیکڑوں ووٹرز بھی دریافت ہوئے۔ بقول کانگریس: کمیشن کا واضح طور پر انتخابی ڈیٹا کا شائع نہ کرنا، سی سی ٹی وی فوٹیج قبل از وقت حذف کر دینا اور پولنگ بوتھوں کی نگرانی میں دانستہ جانبداری سے کام لینا، یہ تمام باتیں عوامی وجمہوری اعتماد کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں۔

ابھی کچھ دنوں پہلے ریاست بہار میں انتخابی فہرستوں کی خصوصی تحقیق (SIR) کے نام پر عوام وخواص کو ایک مخصوص فارم جمع کرنے کو کہا گیا اور جن ضروری دستاویزات کو لازمی قرار دیا گیا اُن کی فراہمی ناممکن نہیں، تو انتہائی دشوار گزار ضرور ثابت ہوا، اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ملکی باشندے جن کے پاس مطلوبہ دستاویزات نہیں تھیں وقت مقررہ پر فارم نہ بھر سکیں اور یوں لاکھوں لاکھ اور بجنل ملکی باشندے اپنے حق رائے دہی سے محروم کر دیے گئے ہیں۔ حالاں کہ اپوزیشن اور سیاسی مبصرین نے اِس معاملے کو عدالت عظمیٰ تک پہنچایا بھی اور قانونی لڑائی بھی لڑی۔ نیز عدلیہ نے بھی اِس معاملے کو سنجیدگی سے لیا اور کمیشن کو تادیباً وتنبیہاً معقول باتیں کہیں۔ لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ عدلیہ کی تنبیہ وتاکید کے باوجود کمیشن کا رویہ کچھ نہیں بدلا اور آج بھی اُس کا طرزِ عمل جوں کا توں مشکوک ومشتبہ ہے۔ لہٰذا یہ نہ صرف جمہوریہ ہند کے لیے سخت خطرے کی گھنٹی ہے، بلکہ کمیشن کا یہ جانبدار اور غیر منصفانہ عمل عوام وخواص اور ملک ومعاشرت دونوں کی تعمیر وترقی کے لیے ایک بڑی روکاوٹ ہے۔

بہر حال! موجودہ وقت ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے کا نہیں ہے، اور نہ ہی ایک دوسرے کا منھ تکنے کا ہے۔ بلکہ حکمت عملی کے ساتھ اٹھ کھڑے ہونے کا ہے اور دستور ہند کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر اُس شخص سے نبرد آزما ہونے کی ضرورت ہے، جو ہمارے ملک وقوم کی تعمیر وترقی اور منافع ومصالحت کے خلاف ہے۔ اس موقع پر یہ دیکھنا اہم نہیں ہے کہ کون ہماری برادری کا ہے اور کون ہمارے مذہب کا ہے، بلکہ اِس وقت صرف یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہمارے ملک ومعاشرت کی جملہ آزادی اور تمام طبقات کے جملہ حقوق کی برآری میں کون بہتر معاون ومددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ خیال رہے کہ آج کے سیاسی شاطر بازوں کا مقابلہ ہم اور آپ صرف اور صرف اپنے ووٹ کی طاقت سے ہی کر سکتے ہیں، اس لیے ہم لوگوں کو بہر صورت جوش کی بجائے ہوش سے کام لینا ہوگا اور اپنے ووٹ کا درست استعمال کرنا ہوگا کہ اسی سے حکمراں طبقہ بھی قابو میں رہ سکتا ہے اور الیکشن کمیشن پر قدغن بھی لگایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہمیں یقین تھا ہمارا قصور نکلے گا

دنیا جب سے بنی تبھی سے یہ اصول بھی قدرتی طور پر نافذ ہو گیا کہ کوئی یہاں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ اور نہ ہی کسی کی حکومت ہمیشہ رہنے والی ہے۔ پھر چاہے وہ امریکہ ہو یا ہندوستان۔ وقت نے دیکھا ہے کہ ہر ملک میں حکمراں خواہ کتنے ہی مضبوط رہے ہوں وہ بدل ہی جاتے ہیں۔ نہیں بدلتے تو موت انھیں بدل دیتی ہے۔ ہندوستان میں مودی اور یوگی راج کے بارے میں کچھ لوگوں کو غلط فہمی ہے یا انھوں نے دانستہ طور پر خوش فہمی پال لی ہے کہ ان کی حکومتیں کبھی نہیں جانے والیں۔ جبکہ ہمارے مودی جی کی عمر ہی پچھتر برس ہو گئی اور حال ہی میں وہ اپنی عمر کے 76 ویں برس میں داخل ہوئے ہیں۔ (اللہ ان کی عمر دراز کرے) لیکن وہ کتنے سال اور جئیں گے اور اگر جئیں گے تو ضروری ہے کہ انھیں ان کی پارٹی والے خود لمبی مدت تک برداشت کریں گے جبکہ اٹل جی، اڈوانی جی اور مرلی منوہر جوشی کو ان کے جیتے جی کنارے لگا دیا گیا تھا، اور انھیں کنارے لگانے والے کہیں باہر سے نہیں آئے تھے خود ان کی ہی پارٹی کے لوگوں نے انھیں کنارے لگاتے ہوئے سرگرم سیاست سے ریٹائرڈ کر دیا تھا اور کہنے کو مارگ درشک منڈل میں ڈال دیا تھا۔ ایسے میں کیا ضروری ہے کہ مودی جی کتنے دن کرسی پر رہیں گے۔ دوسری طرف یوگی جی اتر پردیش کی مہار سنبھالے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ بھی یہی ہونا اگرچہ ان کی عمر مودی جی کے مقابلہ بہت کم ہے لیکن دائمی وزیر اعلی وہ بھی نہیں ہے۔ کل ہوا بدل سکتی ہے اور اور ان کی کرسی بھی جا سکتی ہے۔ پھر ڈبل انجن سرکار ایک بھولی بھلائی داستان ہوگی، اور ڈبل انجن ایک بھولا بھلایا فقرہ۔

پھر مستقبل کے بطن میں کیا پوشیدہ ہے یہ کسی کو پتہ نہیں۔ نجومی لاکھ سر پیر ماریں لیکن وہ محض اندازے ہی لگاتے ہیں اور ان کے اندازی کبھی سٹیک نہیں ہوتے اور نہ ان کی پیشین گائیوں سٹیک اور صاف لفظوں میں ہوتی ہیں۔ وہ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ کچھ بھی ہو وہ ان کے الفاظ کے دائروں یں آ ہی جاتا ہے۔ للیکن ڈبل انجن والی سرکاروں کے کی کارکردگی جب لکھی جائے گی اور ایک غیر جانبدار مؤرخ لکھے گا تو بہت کچھ چونکانے والا ہوگا ان کے لے ئے جو اندھ بھکت کہے جاتے ہیں۔ موجودہ دور میں کس طرح سے سرکاری اداروں کا خوف ذمہ داران کے دلوں میں بٹھا دیا گیا ہے وہ جگ ظاہر ہے۔ یا یوں کہیں کہ مودی اور یوگی کی جوڑی نے حکومت کرنے کا طریقہ آنے والے سیاست دانوں کو بتا دیا ہے اور یہ بتا دیا ہے کہ کس طرح اپنے اختیارات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور آنے والے سیاست داں بھی اسی ڈھرے کو اپنائیں گے جس کے نشانات آپ نے کھینچ دئے ہیں۔ ہم یہ کہنے میں بجا ہیں کہ مستقبل کے مؤرخ کو یہ پتہ لگانے کے لیے کہ عدلیہ اور انتظامیہ ڈبل انجن سرکار میں کس طرح سرکار کے تلوے چاٹتے تھے زیادہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ لکھنے والوں نے لکھا ہے اور کہنے والے کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے بس ایک اعظم خان (سماج وادی لیڈر) کی مثال کافی ہو جائے گی۔

عصرِ حاضر میں وزیر اعظم کی جعلی ڈگری کو ایک طرف تحفظ فراہم کر دیتی ہے اور دوسری طرف وہی عدالت اعظم خان سمیت ان کی ممبر اسمبلی زوجہ اور بیٹے کو پیدائش کے سرٹیفکیٹ پر تاریخ کے مختلف ہونے کے سبب جیل بھیج دیتی ہے۔ یعنی ایک طرف وزیر اعظم کا ایک ایسے مضمون میں گریجویشن کرنے کا دعویٰ جس کا وجود ہی نہ ہو جرم نہیں شمار کیا جاتا۔ عوام میں خود انہیں کے حواریوں کی جانب سے پیش کردہ ڈگری کے اندر ایسے فونٹ استعمال ہوتے ہیں جو اس وقت موجود ہی نہیں تھے دھوکہ دہی شمار نہیں ہوتا، بلکہ الٹا پوچھنے والے کی سرزنش کی جاتی ہے اور اس کے برعکس پیدائش کے سرٹیفکیٹ میں تاریخ جیسی معمولی غلطی کے بہانے پورے خاندان کو قید و بند کی صعوبت کا شکار کر دیا جاتا ہے۔ جب کہ پیدائش کا سرٹیفکیٹ تو اسپتال یا بلدیہ کا دفتر جاری کرتا ہے اس غلطی کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا نہیں ہوتی مگر اسے غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کر دینے والوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا جاتا ہے۔ ایسی اندھیر نگری اسی وقت ممکن ہے جب مقننہ ظالم، انتظامیہ غلام اور عدلیہ نابینا ہو جائے۔ یہ تینوں راز اعظم خان کی قید و بند نے کھول کر رکھ دئے ہیں۔ اعظم خان نے عام لوگوں کی فلاح بہبود کے ایسے کام کیے کہ انھی لوگوں نے لگاتار ۱۱ مرتبہ زبردست ووٹ دے کر انہیں انتخابی کامیابی سے ہمکنار کیا۔ عوام اسی لیے ان پر جان چھڑکتے ہیں، مگر یوگی جیسے سیاستدانوں کی سیاسی مجبوری ہے کہ وہ ان پر بہتان طرازی کریں اور مرغی، بھینس، کتاب، کرسی کی چوری کا الزام لگائیں۔

مخالفین نے اعظم خان کے سیاسی کیریئر پر بلڈوزر چلانے کی خاطر 2022 میں ہی ان پر اشتعال انگیز تقریر کرنے کا مقدمہ جڑ دیا گیا۔ اس معاملے میں عدالت نے انہیں دو سال قید کی سزا سنا دی۔ اس فیصلے کے بعد انہیں اسمبلی کی رکنیت سے محروم ہونا پڑا۔ بات یہیں ختم نہیں ہوئی بلکہ اعظم خان کے خلاف مقدمات کی بارش کر دی گئی اور 111 مقدمات درج ہو گئے۔ ایک طرف وزیر اعظم کے یارِ غار گوتم اڈانی کو بدعنوانی کے بے شمار مقدمات میں بلا تحقیق و تفتیش کلین چٹ فراہم کر دی جاتی ہے۔ اور اعظم خان جیسے لگاتار دس بار رکن اسمبلی اور ایک بار رکن پارلیمان منتخب ہونے والے مقبول رہنما کو بے بنیاد الزامات کے تحت جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن شاید اب سمجھ میں آ گیا ہے کہ 2027 کے انتخاب میں اعظم خان کا مقید رہنا ان کو بھاری پڑ سکتا ہے۔ اور موصوف کا سیاسی مستقبل بھی ان پر بنی فلم کی مانند فلاپ ہو سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی - وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ماہ ربیع الثانی تاریخ کے آئینے میں

مولانا سید علی ہاشم عابدی

ہجری سن کا چوتھا مہینہ ماہ ربیع الثانی ہے، ماہ ربیع الاول کے بعد ہونے کے سبب اسے ربیع الآخر یا ربیع الثانی کہتے ہیں۔ یہ مہینہ کئی جہتوں سے اہمیت کا حامل ہے۔ سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میلاد مسعود کے بعد کائنات، خصوصاً جزیرہ عرب بالاخص مکہ مکرمہ میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی سبب، آپؐ کی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں آیات احکام کے نزول اور اس پر عمل اور خالص عادلانہ نظام حکومت کے قیام کے سبب، آپؐ کی وفات حسرت آیات کے بعد اسلام کے عادلانہ نظام حکومت میں انحراف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امیر المومنین علیہ السلام کی پچیس سالہ خانہ نشینی کا آغاز اور آپؐ کی اکلوتی یادگار بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر پڑنے والے مصائب اور آپؑ کی مظلومانہ شہادت سے پہلے کے حالات۔ اسی طرح امام حسین علیہ السلام اور آپؑ کے باوفا اصحاب کی شہادت اور اہل حرم کی مظلومانہ اسیری کے بعد رہائی اور انکی مدینہ واپسی کے بعد وہاں اور دیگر اسلامی مملکت میں رونما ہونے والے حالات ہیں۔

ذیل میں ماہ ربیع الثانی کی اہم مناسبتیں پیش ہیں۔

کیم ربیع الثانی

1۔ شہادت رسولؐ کے بعد لشکر اسامہ رومیوں سے جنگ کے لئے نکلا۔ سن 11 ہجری

واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں مسلمانوں کو رومیوں سے جنگ کے لئے لشکر اسامہ میں بھیجا لیکن اس وقت کوئی نہ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی۔

2۔ قیام توابین سن 65 ہجری

جناب سلیمان بن صرد خزاعی کی سرداری میں اہل کوفہ نے یزیدی حکومت کے خلاف قیام کیا اور اس قیام کا مقصد قاتلان امام حسین علیہ السلام سے انتقام لینا اور حکومت کو اہلبیتؑ کے حوالہ کرنا تھا۔

ربیع الاول سن 65 ہجری کو سلیمان بن صرد خزاعی کی قیادت میں یہ لشکر کوفہ سے مظلوم کربلا کے انتقام کے لئے نکلا۔ پہلے کربلا پہنچا اور مزار مظلوم پر اپنی کوتاہیوں سے توبہ کی اور گریہ وعزاداری کی۔ اس کے بعد لشکر شام کی جانب روانہ ہوا کیم ربیع الثانی 65 ہجری کو عین الوردہ میں جنگ ہوئی۔ جنگ سے پہلے جناب سلیمان بن صرد خزاعی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے سیکھے ہوئے آداب جنگ کے مطابق اپنے جانشین معین کئے۔ (الکامل فی التاریخ، جلد 4، ص 180-181)

المختصر شدید جنگ ہوئی اور یکے بعد دیگرے کمانڈر شہید ہوئے آخر میں رفاعہ بن شداد نے سپاہیوں کو جنگ سے روک دیا اور کوفہ واپس ہو لئے۔ (تاریخ الاسلام و وفیات المشاہیر والاعلام، ج 1، ص 48)

اگر چہ اس جنگ میں شکست ہوئی اور ظاہراً یہ قیام ناکام ہوا۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو اس قیام کی مثال بارش کے اس پہلے قطرہ جیسی ہے جو اپنا وجود کھو دیتا ہے لیکن بعد والوں کے لئے راہ ہموار کر جاتا ہے۔ اسی طرح یہ قیام ناکام ہوتے ہوئے بھی کامیاب رہا کیونکہ اس نے بعد کے قیاموں خصوصاً قیام مختار کے لئے راہ ہموار کی اور چونکہ واقعہ کربلا کے بعد یہ قیام پہلا شیعہ اتحاد کا مظہر تھا اس لئے اس سے مذہب کو جلا ملی۔

قیام توابین کے وقت بھی جناب مختار قید خانہ میں تھے جب انہیں اس قیام کی شکست اور جناب سلیمان بن صرد خزاعی وغیرہ کی شہادت کی خبر ملی تو قیام توابین کے باقی ماندہ افراد کو تعزیت پیش کی اور اپنے قیام میں شرکت کی دعوت دی۔ (تاریخ طبری، ج 5، ص 606)

3۔ شہادت امام محمد باقر علیہ السلام (ایک روایت) سن 114 ہجری

2 ربیع الثانی

1۔ ابن معتز کا قتل سن 296 ہجری

بنی عباس کا واحد حاکم ابوالعباس عبداللہ بن محمد معتز تھا جس نے صرف ایک دن حکومت کی، اگر چہ عبداللہ بن محمد معتز نے امیر المومنین علیہ السلام کی مدح میں قصیدے اور امام حسین علیہ السلام کے غم میں مرثیے کہے لیکن عباسی حکومت کے خلاف علویوں کے قیام کا شدید مخالف تھا اور اس نے قسم کھائی تھی کہ اگر اسے حکومت ملی تو حکومت کے خلاف قیام کرنے والے تمام علویوں کو قتل کرادے گا۔ لیکن یہ بھی خدا کی حکمت کہ اسے حکومت ملی لیکن صرف ایک دن کے لئے۔

کیوں کہ اس کے زمانے میں تخت حکومت پر بنی عباس ہی بیٹھتے تھے لیکن امور حکومت کے تمام اختیارات ترکوں کے ہاتھ میں ہوتے، ترک جو چاہتے کرتے، جسے چاہتے تخت حکومت پر بٹھاتے اور جسے چاہتے اتار دیتے، قید کر لیتے اور قتل کرادیتے۔ بنی عباس ان کے سامنے اتنے مجبور تھے کہ ان کے حکم کے مطابق یکے بعد دیگرے تخت حکومت پر بیٹھتے اور آخر میں ترکوں کے ہاتھوں ذلت آمیز معزولی، اسیری اور قتل ان کا مقدر بنتی۔

3 ربیع الثانی

1۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام جرجان (صوبہ گلستان) تشریف لائے۔ سن 255 ہجری

محدث قطب الدین راوندی نے اپنی کتاب الخرائج و الجرائح میں جعفر بن شریف جرجانی سے نقل کیا کہ انھوں نے بیان کیا۔ میں ایک سال حج پر گیا تو اس سے پہلے سامرہ میں امام عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ذریعہ شیعوں نے امامؑ کی خدمت میں کافی مال واسباب بھیجا تھا۔ اس سے پہلے کہ میں آپؑ سے پوچھتا کہ اسے کس کو دوں آپؑ نے فرمایا: میرے غلام مبارک کو دے دو۔

میں نے آپ کے حکم کے مطابق عمل کیا اور عرض کیا کہ جرجان کے شیعوں نے آپؑ کو سلام کہلایا ہے۔ آپؑ نے پوچھا کیا حج کے بعد جرجان واپس جاؤ گے؟ عرض کیا: جی ہاں تو امامؑ نے فرمایا: تم ایک سو ستر (170) دن بعد جرجان پہنچو گے۔ تم ماہ ربیع الثانی کی تیسری تاریخ روز جمعہ صبح میں جرجان پہنچ گے۔ میرے شیعوں سے کہنا کہ میں بھی اسی روز دن ڈھلنے سے پہلے وہاں آؤں گا۔ جاؤ خدا تمہیں اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے محفوظ رکھے۔ جب تم اپنے گھر واپس پہنچو گے تو تمہارے بیٹے شریف کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا۔ اس کا نام "صلت" رکھنا، اللہ اسے عظمت و بزرگی عطا کرے گا اور وہ ہمارے شیعوں میں سے ہوگا۔

میں نے عرض کیا کہ ابراہیم بن اسماعیل جرجانی آپؑ کے شیعہ ہیں وہ آپ کے چاہنے والوں کے ساتھ نیکی سے پیش آتے ہیں ہر سال اپنے مال سے ایک لاکھ درہم انکو عطا کرتے ہیں۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: خدا ابراہیم بن اسماعیل کو ہمارے شیعوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے پر جزائے خیر دے، ان کے گناہوں کو معاف کرے اور اللہ انہیں ایک صحت مند بچہ عطا کرے گا جو حق بولے گا ان سے کہنا کہ (امام) حسن بن علی (عسکری علیہ السلام) نے کہا ہے کہ اپنے بیٹے کا نام "احمد" رکھیں۔

میں امام علیہ السلام سے رخصت ہوا اور ارکان حج کی ادائگی کے بعد روز جمعہ 3 ربیع الثانی سن 255 ہجری کو جرجان پہنچا۔ رشتہ دار، دوست واحباب اور مومنین مجھ سے ملاقات اور حج کی مبارک باد دینے آئے تو میں نے ان سے کہا کہ ہمارے مولا و آقا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ آج دن ڈھلنے سے پہلے وہ یہاں تشریف لائیں گے لہذا آپ لوگ ان کی زیارت، اپنے سوالات کے جوابات اور حاجات کی برآوری کے لئے تیار رہیں۔

سب لوگ نماز ظہرین ادا کر کے میرے گھر میں جمع ہو گئے۔ ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ امام حسن عسکری علیہ السلام تشریف لائے اور آپؑ نے ہمیں سلام کیا۔ ہم سب نے آپ کا استقبال کیا اور دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔

امام عالی مقام نے فرمایا: میں نے جعفر بن شریف سے وعدہ کیا تھا کہ آج دن ڈھلنے سے پہلے یہاں آؤں گا۔ سامرہ میں نماز ظہرین ادا کی اور یہاں آ گیا تا کہ وعدے کو پورا کروں۔ میں تمہارے سامنے ہوں اپنے سوالات پوچھو اور اپنی حاجتیں بیان کرو۔

سب سے پہلے نضر بن جابر نے عرض کیا کہ فرزند رسولؐ کچھ مہینے پہلے میرے بیٹے کی آنکھوں میں تکلیف کے سبب بینائی چلی گئی ہے۔ آپ خدا سے دعا فرمائیں کہ اسکی بینائی پلٹ آئے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: اسے میرے پاس حاضر کرو۔ جب وہ آیا تو آپؑ نے اسکی آنکھوں پر دست مبارک پھیرا اور وہ پہلے کی طرح بینا ہو گیا۔ اس کے بعد لوگوں نے ایک ایک کر کے آپ کی خدمت میں اپنے سوالات پیش کریئے اور حاجتیں بیان کیں۔ امام علیہ السلام نے سب کے سوالات کے جوابات اور حاجتوں کی برآوری فرمائی اور سامرہ واپس تشریف لے گئے۔

موسوعۃ الامام عسکری (علیہ السلام) جلد 1، صفحہ 335

4 ربیع الثانی

1۔ ولادت حضرت عبدالعظیم حسنی علیہ السلام۔ سن 173 ہجری

نامور عالم اور راوی حدیث حضرت عبدالعظیم حسنی علیہ السلام کا سلسلہ نسب چار واسطوں سے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ آپ کو کئی معصوم ائمہ علیہم السلام کی مصاحبت کا شرف حاصل ہوا، اپنا عقیدہ امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تو امامؑ نے اس کی تائید و توصیف فرمائی۔

حضرت عبدالعظیم حسنی علیہ السلام کا مزار مقدس شہرری (تہران) میں ہے۔ بعض روایات کے مطابق آپ کے زائر کو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ملتا ہے۔

6 ربیع الثانی

1۔ مرگ ہشام بن عبدالملک بن مروان۔ سن 125 ہجری

دسویں اموی حاکم ہشام بن عبدالملک بن مروان نے 19 سال حکومت کی۔ ہشام انتہائی سنگ دل، قصی القلب اور ظالم بادشاہ تھا، اہل بیت علیہم السلام اور ان کے چاہنے والوں کا شدید مخالف تھا۔ ایک بار اپنے باپ عبالملک کے زمانے میں حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ آیا، طواف خانہ کعبہ کے بعد استلام حجر اسود کرنا چاہا لیکن حاجیوں کے جم غفیر کے سبب نہ کر سکا تو ایک کنارے کھڑا ہو گیا، اسی وقت امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے اور طواف کعبہ کے بعد جب امام عالی مقام استلام حجر کے لئے آگے بڑھے تو مجمع خود بہ خود کنارے ہو گیا، یہ منظر دیکھ کر ہشام حسد کا شکار ہو گیا۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں جن کے لئے مجمع خود کنارے ہو گیا تو ہشام نے جانتے ہوئے بھی لا علمی کا اظہار کیا تو وہاں موجود معروف شاعر اہل بیت جناب فرزدق نے امام زین العابدین علیہ السلام کی شان میں فی البدیہہ قصیدہ سنا دیا۔

جب یزید بن عبالملک کے بعد ہشام حاکم ہوا اور اس کے سیاہ کارناموں کا نیا باب وا ہوا۔ ہشام نے امام محمد باقر علیہ السلام کو شہید کیا، شہید حریت حضرت زید کو شہید کرایا۔

2۔ شہادت آیۃ اللہ سید محمد رضا سعیدی رحمۃ اللہ علیہ سن 1390 ہجری

ایران کے معروف شیعہ عالم شہید آیۃ اللہ سید محمد رضا سعیدی رحمۃ اللہ علیہ آیۃ اللہ العظمیٰ سید روح اللہ موسوی خمینی قدس سرہ اور تحریک انقلاب کے حامی اور مجاہد تھے۔ پہلوی طاغوتی حکومت نے آپ کو اسیر کر کے شہید کر دیا۔ آپ کے فرزند آیۃ اللہ سید محمد سعیدی زید عزہ کریمہ اہلبیتؑ حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا قم مقدس کے روضہ مبارک کے متولی ہیں۔ تہران کے موقت امام جمعہ آیۃ اللہ سید احمد خاتمی دام عزہ آپ کے داماد ہیں۔

8 ربیع الثانی

1۔ شہادت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا (رسولؐ خدا کی شہادت کے چالیس دن بعد شہید ہونے والی روایت کے مطابق) سن 11 ہجری

2۔ ولادت امام حسن عسکری علیہ السلام سن 232 ہجری

۳۔ وفات مرجع تقلید آیۃ اللہ العظمیٰ فتح اللہ غروی اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ سن 1339 ہجری

9 ربیع الثانی

1۔ وفات عالم، فقیہ اہل بیتؑ و مفسر قرآن آیۃ اللہ اکبر علی ہاشمی رفسنجانی رحمۃ اللہ علیہ (سابق صدر اسلامی جمہوریہ ایران) سن 1438 ہجری

10 ربیع الثانی

1۔ وفات کریمہ اہلبیتؑ حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا قم سن 201 ہجری

2۔ ولادت باسعادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سن 232 ہجری

3۔ انہدام گنبد امام علی رضا علیہ السلام سن 1330 ہجری

روسی فوجیوں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے روضہ مبارک کے گنبد کو منہدم کیا۔

12 ربیع الثانی

1۔ حکم خدا سے پنجگانہ نماز کی تعداد 17 رکعت ہوئی سن یکم ہجری

2۔ آغاز حکومت ابوالعباس سفاح (پہلا عباسی حاکم) سن 132 ہجری

16 ربیع الثانی

1۔ وفات آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمود ہاشمی شاہرودی رحمۃ اللہ علیہ سن 1440 ہجری

عالم، فقیہ، مرجع تقلید اور اسلامی جمہوریہ ایران کے سابق چیف جسٹس، ممبر مجلس خبرگان رہبری، سابق صدر مجمع تشخیص مصلحت نظام

19 ربیع الثانی

1۔ وفات آیۃ اللہ العظمیٰ سید صدر الدین صدر رحمۃ اللہ علیہ سن 1373 ہجری

22 ربیع الثانی

1۔ وفات امام زادہ حضرت موسیٰ مبرقع علیہ السلام سن 296 ہجری

آپ امام محمد تقی علیہ السلام کے فرزند، امام علی نقی علیہ السلام کے بھائی اور سادات رضوی کے جد اعلیٰ ہیں۔ آپ کا مزار مقدس قم مقدس میں چہل اختران کے نام سے معروف ہے کیوں کہ آپ کے جوار میں آپ کی نسل کے چالیس سادات دفن ہیں۔

2۔ وفات محدث، مفسر، فقیہ ملا محسن فیض کاشانی رحمۃ اللہ علیہ سن 1091 ہجری

استاد حوزہ علمیہ قم مقدس آیۃ اللہ ڈاکٹر احمد عابدی دام مجدہ نے بیان فرمایا: صفوی دور حکومت میں اصفہان میں شیعہ علماء اور عیسائی علماء میں مناظرہ ہوتا تھا۔ اس وقت عالم تشیع کے ایک عظیم عالم جناب ملا محسن فیض کاشانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یورپ سے ایک عیسائی جوان کہ جس کی داڑھی بھی ابھی صحیح سے نہیں نکلی تھی اصفہان آیا اور اس نے کہا کہ میں شیعوں کے سب سے بڑے عالم سے مناظرہ کروں گا اور انہیں شکست دوں گا۔ لوگوں نے اسے ملا فیض کاشانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اس جوان سے کہا کہ یورپ میں تجھ سے بڑا کوئی نہ تھا جو مناظرہ کے لئے یہاں آتا تو اس نے جواب دیا کہ آپ میری عمر نہ دیکھیں، یقین کرلیں کہ مناظرہ میں شکست کھا جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہوگا۔ عیسائی جوان نے کہا کہ آپ کو جو پوچھنا ہو مجھ سے پوچھ لیں۔ صرف میرے ایک سوال کا جواب دے دیں۔ ملا فیض کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سوال کرو تو اس نے کہا کہ نہیں پہلے آپ کو جو پوچھنا ہے پوچھیں میں بعد میں سوال کروں گا۔

ملا فیض کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور کوئی چیز لے کر مٹھی بند کر لی اور پوچھا بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا اور بار بار حیرت سے انکی جانب دیکھتا رہا۔ آپ نے تکرار فرمائی بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ تم تو ابھی کہہ رہے تھے کہ جو پوچھنا ہو پوچھ لیں لیکن تم تو پہلے ہی سوال میں خاموش ہو گئے۔ اس عیسائی جوان نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے لیکن مجھے حیرت یہ ہے کہ وہ آپ کی جیب اور ہاتھ میں کیسے پہنچی؟ آپ نے پوچھا میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ اس نے کہا: جنت کی مٹی۔ ملا فیض کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صحیح کہہ رہے ہو، میرے ہاتھ میں امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک ہے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی خاک بتایا ہے، اس عیسائی جوان نے کہا کہ اگر آپ کے نبی نے یہ فرمایا ہے تو اب مزید بحث کی گنجائش نہیں ہے میں مسلمان ہو رہا ہوں۔

23 ربیع الثانی

1۔ وفات عالم، فقیہ و مرجع تقلید آیۃ اللہ العظمیٰ احمد نراقی (صاحب کتاب معراج السعادہ) سن 1245 ہجری

تیرہویں صدی ہجری کے عظیم شیعہ عالم، عارف، فقیہ و مرجع تقلید آیۃ اللہ العظمیٰ احمد نراقی رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ فاضل نراقیؒ تھے، آپ نے اپنے والد ملا مہدی نراقی، آیۃ اللہ العظمیٰ سید مہدی بحر العلوم اور آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ جعفر کاشف الغطاء رحمۃ اللہ علیہم سے کسب فیض کیا، آپ کے شاگردوں کی طویل فہرست ہے جس میں آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ مرتضیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی سرفہرست ہے۔

اپنے والد ملا مہدی نراقی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد نجف اشرف عراق سے کاشان ایران تشریف لائے اور مومنین کی ہدایت و تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ ایران کے قاجاری شہنشاہ فتح علی شاہ کی جانب سے کاشان میں مقرر حاکم لوگوں پر ظلم کرتا تھا، لوگ حاکم کے ظلم سے عاجز تھے۔ ملا احمد نراقی رحمۃ اللہ علیہ نے حاکم کو کاشان سے باہر کر دیا۔ جب یہ خبر فتح علی شاہ قاجار کو ملی تو اس نے آپ کو بلایا اور غیض و غضب میں بولا کہ آپ حکومت میں دخالت کرتے ہیں۔ ملا احمد نراقی رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ معبود میں ہاتھوں کو بلند کیا اور عرض کیا "خدایا! اس ظالم سلطان نے لوگوں پر ظالم حاکم مقرر کیا۔ میں نے ظلم کو ختم کرنے کے لئے اس ظالم حاکم کو شہر سے باہر کر دیا تو یہ سلطان مجھ پر غضبناک ہے۔" چاہتے تھے کہ بددعا کریں کہ فتح علی شاہ قاجار اٹھا اور آپ کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور معذرت کی اور کاشان میں ایک بہتر حاکم مقرر کیا۔ (قصص العلماء، صفحہ 130)

ملا احمد نراقی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے مال دنیا بھی وافر مقدار میں عطا کیا تھا، جیسے باغات، جانور وغیرہ۔ ایک دن آپ حمام گئے فراغت کے بعد جب آپ لباس زیب تن فرما رہے تھے تو ایک درویش نے آپ کو سلام کیا اور اعتراض کرتے ہوئے کہا: آپ کہتے ہیں کہ دنیا سے محبت بری ہے، جب کہ آپ کے پاس اس قدر مال دنیا ہے، مجھے تعجب ہوتا ہے کہ آپ اتنا مال چھوڑ کر کیسے اس دنیا سے جائیں گے۔ ملا احمد نراقی رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے۔ جب حمام سے نکلے تو اس درویش سے پوچھا: کبھی زیارت کے لئے کربلا گئے ہو؟ اس نے کہا نہیں، تو آپ نے فرمایا: چلو پھر ہم دونوں ایک ساتھ پیدل کربلا چلتے ہیں۔ وہ تیار ہو گیا اور دونوں کربلا کی جانب روانہ ہو گئے۔ ایک منزل پر پہنچ کر آپ نے دیکھا کہ درویش کافی پریشان ہے، آپ نے اس کی پریشانی کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا کشکول حمام میں رہ گیا۔ مجھے کشکول لینے حمام واپس جانا ہوگا۔ ملا احمد نراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مطلب یہی ہے کہ میرے پاس کھیت، باغ، جانور سب کچھ ہے لیکن میں انکی محبت کا اسیر نہیں ہوں، سب کو اللہ کے حوالہ کیا اور کربلا کی جانب روانہ ہو گیا اور تم ایک کشکول کی محبت میں اس قدر اسیر ہو، اگر چہ تمہارے پاس مال دنیا نہیں ہے۔

25 ربیع الثانی

1۔ معاویہ بن یزید نے حکومت سے کنارہ کشی کی۔ سن 64 ہجری

تیسرا اموی حاکم معاویہ بن یزید اپنے باپ یزید ملعون کی ہلاکت کے بعد حسب وصیت حاکم ہوا۔ تخت حکومت پر قدم رکھا اور ایک تاریخی خطبہ دیا کہ جسمیں اپنے باپ دادا کے گناہ و انحراف کی مذمت کرتے ہوئے امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے جنگ اور امام حسین علیہ السلام کی شہادت کو عظیم گناہ بتایا اور خود کو حکومت سے بے دخل کر کے خانہ نشین ہو گیا اور کچھ ہی دنوں بعد دنیا سے رخصت ہو گیا۔ بعض روایات کے مطابق بنی امیہ نے اسے زہر دیا تھا۔

26 ربیع الثانی

1۔ وفات آقا نجفی قوچانیؒ سن 1363 ہجری

چودہویں صدی ہجری کے معروف شیعہ عالم اور فقیہ آیۃ اللہ سید محمد حسن حسینی قوچانی رحمۃ اللہ علیہ مرحوم آخوند خراسانیؒ کے شاگرد تھے۔ ۳۰ برس کی عمر میں درجہ اجتہاد پر فائز ہوئے۔

2۔ وفات علامہ سید مجتبیٰ موسوی لاری رحمۃ اللہ علیہ سن 1434 ہجری

معروف عالم فقیہ اور اہل قلم علامہ سید مجتبیٰ موسوی لاری رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد موضوعات پر کتابیں لکھیں۔ 28 زبانوں میں آپ کی کتابوں کا ترجمہ ہوا ہے۔

28 ربیع الثانی

1۔ وفات علامہ امینی رحمۃ اللہ علیہ سن 1390 ہجری

چودہویں صدی ہجری کے معروف شیعہ عالم، فقیہ، محدث، متکلم اور مورخ علامہ عبدالحسین امینی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد موضوعات پر کتابیں لکھیں جنمیں "الغدیر" سب سے مشہور اور زباں زد خاص و عام ہے۔

29 ربیع الثانی

۱۔ مرگ خالد بن ولید سن 21 ہجری

خالد بن ولید نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے اسلام اور رسولؐ اسلام کا سخت ترین دشمن تھا۔ اسلام لانے کے بعد اس کا کردار اسلامی کردار سے ہم آہنگ نہیں تھا۔ خالد ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پہلے دور خلافت میں صحابی رسول جناب مالک بن نویرہؓ کو ناحق شہید کیا اور اسی شب انکی حرمت بھی پامال کی۔ لیکن حکومت نے سیف رسولؐ کہہ کر اسے معاف کر دیا۔

30 ربیع الثانی

1۔ وفات ام المومنین، ام المساکین جناب زینب بنت خزیمہؓ سن 4 ہجری

ام المومنین جناب زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شمار ان باعظمت خواتین میں ہوتا ہے جنکا دور جاہلیت میں بھی فقراء و مساکین پر رحم و کرم اور احسان زباں زد خاص و عام تھا کہ آپ کو "ام المساکین" (مسکینوں کی ماں) کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی جناب عبیدہ بن حارث سے آپ کی مکہ مکرمہ میں شادی ہوئی اور آپ نے اپنے شوہر کے ہمراہ مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی۔ مدینہ میں اسلام کی پہلی جنگ، جنگ بدر میں آپ کے شوہر جناب عبیدہ شدید زخمی ہو کر راہ خدا میں شہید ہو گئے۔ (ابن ہشام۔ ج 2، ص 277) تو آپ مدینہ میں یک و تنہا ہو گئیں۔

جناب عبیدہ کی شہادت کے ایک برس بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی کفالت و سرپرستی کی غرض سے شادی کا پیغام بھیجا جسے آپ نے قبول فرمایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر ادا کر کے عقد فرمایا اور آپ کے لئے دیگر ازواج کی طرح ایک حجرہ بنوایا۔ لیکن زندگی نے وفا نہیں کی اور کچھ ہی عرصہ گذرا تھا کہ ربیع الثانی سن 4 ہجری کو آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ (بلاذری ج 1، ص 516)

جب جناب زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی تو اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور جنت البقیع میں دفن فرمایا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیویوں نے آپ کی زندگی میں رحلت فرمائی مکہ مکرمہ میں حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا اور مدینہ منورہ میں جناب زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ باقی تمام ازواج حضورؐ کی رحلت کے بعد اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔ (تاریخ طبری۔ ج 3، ص 168)

☆☆☆☆☆

جب اس انگارہ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا

فہیم انساء مہوش

عالمی منظرنامے میں اس وقت ایک مزاحمتی قوت تن تنہا استقامت کے ساتھ باوجود فوجی طاقت کی کمی، باوجود عالمی دباؤ اور بے بسی کے ساتھ معاشی اور انسانی بحران کے دوران بھی اپنی مزاحمت میں عالمی طور پر ایک ایسی مثال پیش کر رہی ہے جہاں اگر تجزیہ کیا جائے تو اسرائیل کی طاقت کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔اسکی قوت اور طاقت کا غلبہ ان کمزوروں کے آگے انکی ایمانی و روحانی قوت کے آگے ہیچ ہے۔۔اسرائیلی فوج کے سربراہ ایال زامیر نے بتایا کہ مزاحمتی گروہ کو نا ہی عسکری اور نا ہی سیاسی طور شکست دینا ممکن ہے۔۔اور ان تمام خاموش ممالک جو ناجانے کس مصلحت سے چپ ہیں آنکے لیے بھی شرمندگی کا باعث ہے۔۔اپنے خطے میں فوجی برتری کے جنوں میں جہاں اس نے انسانیت کو شرمندہ کیا آنے والے دنوں میں وہ شاید ہی کسی کا ہو پائے۔ کوئی عزت و قیادت کا روشن پہلو اسے نصیب ہو۔ 1967 کی جنگ میں جس میں بیت المقدس بھی شامل تھا صیہونی حکومت کے قبضے میں، اسے وقت بھی بین الاقوامی طور پر یہ قبضہ نا قابل قبول تھا۔۔آج اس جبری تسلط کے چلتے جو بربریت کا کھیل رچا جا رہا ہے تاریخ گواہ ہے کہ باطل نا صرف سرنگوں ہو جاتا ہے بلکہ ذلالت کی عروج بھی پالیتا ہے۔۔جدید اسلحہ اور ٹکنالوجی پر زیادہ سرمایہ لگا کر وہ یہ سمجھتا ہے کا ہر ملک اسکی جی حضوری کرے گا۔۔لیکن آج جدید ٹکنالوجی ہی انسانیت کا پامال ہونا کس قدر امن کے لیے مہلک ہے اسکا شعور عطا کر رہا ہے

دنیا کے مختلف حصوں میں فلسطین کے تعلق سے انسانیت کا شعور اجاگر ہو رہا ہے اور بھلے ہی قیادت سیاسی مفادات کے حق میں ہو لیکن عوامی بیداری عروج پر ہے۔۔سوشل میڈیا، عالمی احتجاج و مظاہرے، تعلیمی وفکری بیداری ہر روز نسبتاً زیادہ عیاں ہو رہی ہی، اور یہ شعور جدید ٹیکنالوجی کے مرہون منت آگ کی طرح پھیل رہا ہے۔۔اور ایک دن ایسے احتجاج کا باعث بنے گا لوگ پھر حق کے ساتھ ہو جایں گے۔۔اب قطر اور دیگر ممالک نے تمام سفارتی مفادات کو پس پشت ڈالتے ہوے اسے تنہا کر چکے ہیں۔۔مغرب کا تصور جمہوریت برائے نام جمہوریت کا حامل ہے اور اسی فرضی تصور کی آڑ میں مغرب نے دنیا کی تمام عوام کو ظلم جبر و استحصال سے محکوم بنانے کی کوشش کی جو آج بھی جاری ہے۔۔مغرب کی جمہوری نظام یعنی حاکمانہ طرز فکر کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ اپنے استعماریت کے جدید طور طریقوں سے بظاہر ظلم کی مخالفت کرتی ہے۔۔انسانوں کے حقوق کی بات کرتی ہے۔۔ازادی کے نعرے واور حق کی باتیں سب کچھ شیریں لب و لہجے میں ظلم کی پرورش کرتے ہیں۔ جمہوریت کے لبادے میں ظالم و جابر انسانیت کو ختم کرنے کا خونی کھیل کو تعاون دیا جا رہا ہے۔۔مغربی جمہوریت انسانی ہمدردی، عدل و انصاف سے محروم ہے۔۔جنہوریت کی بات کرنے والے۔مظلوموں پر قیامت خیز بربریت پر جانبدار خاموشی اختیار کرتے ہوے۔۔ظالم کی پشت پناہی کرتے ہیں۔۔صرف اپنی پالیسیوں اور نعروں پر وہ جمہوریت کو فوقیت دیتی ہے۔۔لیکن عالمی سطح پر وہ طاقت، سرمایداری اور سیاسی مفادات پر انصاف اور انسانیت کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔۔

ان سب میں ظلم بربریت اور نسل کشی کے دوران اگر قطر پر حملے نا ہوتے تو اجلاس بلایا جاتا؟ اگر دوحہ، قطر پر حملہ نا ہوتا تو عرب اجلاس منعقد ہوتا۔۔؟ کیا مشترک فوجی فورس کے قیام پر غور ہوتا؟ کیا اب مسلم ممالک کا اتحاد غزہ کی جنگ میں نیا موڑ ثابت ہو سکتا ہے؟ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ٹرمپ نے قطر کو امریکہ کا اتحادی قرار دیا اور قطر آنکھیں موندے یقین کر لیا۔۔باوجود امریک کے فوجی اڈے اپنے وطن کی گود میں سنبھالے اس نے دونوں کی بے ایمانی، اور منافقت دیکھ لی۔۔جو اسے فلسطین کی بربریت پر نظر نہیں آئی۔۔کیا اب بھی نہیں سنبھلیں گے؟ یا ہر کسی کو آگ اپنے دروازے پر دیکھنے کا شوق ہے۔۔۔اپنوں کو آگ میں جھلتے دیکھنے کی بے وقوفی کہیں ایک دن خود نا جھلس بیٹھیں۔۔اس سے پہلے اتحاد کو مضبوط کرنا ہوگا۔۔وہ اتحاد جو فلسطین کی بربریت میں خاموشی کا ازالہ کر سکے جو کسی حد تک شاید انکے لیے راحت بن سکے۔۔اگر یہ اب نہیں ہوا تو شاید پھر کبھی نہیں۔۔ عالم اسلام کو غزہ کے بچوں، خواتین اور بزرگوں کی جدوجہد یہ باور کراتی ہے کہ وہ کمزور نہیں ہے۔۔۔بلکہ بلند حوصلے اور استقامت کے ساتھ جمے ہوئے ہیں۔۔انکی قربانیوں کا تسلسل اور جدوجہد نے دنیا بھر میں ترقی یافتہ قیادت کے چہرے سے نقاب اٹھا دیا اور مظلوموں کے حق میں دنیا بھر میں حمایت و ہمدردی کا جذبہ ابھر آیا۔۔اور دنیا کو یہ سمجھ میں آیا کہ حق نا دبتا ہے نا مٹتا ہے۔۔ فلسطینی عوام مالی طور پر اسلحہ اور وسایل کی کمی کے ساتھ بھی حوصلے اور عزم کے ساتھ دنیا کی سب سے مضبوط قوم بن کر سامنے آئی ہے۔۔جہاں حق بنیادی ترجیح ہے۔۔اور یہی عزم باطل کو ناکوں چنے چبوا رہا ہے۔۔اپنی سرزمین اور اپنے حقوق اور اپنی شناخت کی بقا اور تحفظ اور اپنے مزہب اور تہذیب کو بچا کر رکھنا انکی طاقت کا سرچشمہ ہے۔۔اور اس پر سمجھوتہ گوارا ہی نہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ حکمرانی و طاقت کا حامل صرف رب کریم ہے۔۔اسکے سوا سب کی حکومتیں عارضی بھی ہیں اور ناپایدار بھی۔۔اسی لیے فلسطین کے بچے بچے کی زبان سے صبر، استقامت اور اپنی سرزمین اپنا حق نا چھوڑنے کے جملے طاقتور قیادت کو چیلنج کرتے آرہے ہیں۔۔امت مسلمہ دامے درمے سخنے فلسطین کی مدد کرتی رہے۔۔اور اپنے تمام مفادات کو حق پر قربان کرتے ہوے پوری نظر اس صورتحال پر مسلسل رکھے۔۔اور اپنی دعاؤں میں شدت خضوع وخشوع لاے۔۔فلسطین کے ایمانی جزبے اور استقامت پر اقبال کا یہ شعر نا صرف انکے ایمانی پیکر کو اجاگر کرتا ہے۔ بلکہ خاموش عالم اسلام کے لیے بھی غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔۔

جب اس انگارہ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامین پیدا

دہلی ہائی کورٹ نے سابق کونسلر محمد طاہر حسین کی ضمانت عرضی کردی خارج

نئی دہلی۔2020 کے دہلی فساد معاملہ میں آئی بی افسر انکت شرما کے قتل کے ملزم سابق کونسلر محمد طاہر حسین کی ضمانت عرضی دہلی ہائی کورٹ نے خارج کردی ہے۔دہلی فساد کے دوران آئی بی افسر انکت شرما کے قتل معاملہ میں طاہر حسین ملزم ہیں۔ دہلی پولیس نے طاہر حسین کی ضمانت عرضی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ طاہر حسین ایک بااثر انسان ہیں، اگر ضمانت دی گئی تو گواہوں کے متاثر ہونے کا خطرہ رہے گا۔طاہر حسین کی جانب سے دلیل دی گئی تھی کہ وہ گزشتہ 5 سالوں سے جیل میں قید ہیں اور اس معاملے میں دوسرے ملزمین کو ضمانت مل چکی ہے اور کچھ گواہوں نے ہمارے حق میں بیان دیا ہے لیکن نچلی عدالت نے اس پر غور نہیں کیا۔واضح ہو کہ 2020 دہلی فساد کے دوران آئی بی افسر انکت شرما کی لاش ایک نالے سے ملی تھی، جس کے بعد انہیں جی ٹی بی اسپتال لے جایا گیا تھا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا تھا۔متوفی کے والد کی شکایت کے بعد اس معاملہ میں ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ جس روز یہ واقعہ پیش آیا تھا، انکت اپنے گھر کا کچھ سامان لینے کے لیے بازار نکلے تھے۔

لیہہ تشدد: حکومت کے نشانے پر سونم وانگ چک

این جی او کے فارن کنٹری بیوشن ریگولیشن سرٹیفکیٹ منسوخ،سی بی آئی کی کارروائی،غیر ملکی عطیات کی جانچ شروع

نئی دہلی/سری نگر:(ایجنسی) حکومت ہند نے موسیاتی کارکن سونم وانگچک کی طرف سے قائم کردہ اسٹوڈنٹس ایجوکیشنل اینڈ کلچرل موومنٹ آف لداخ (SECMOL) کا فارن کنٹری بیوشن (ریگولیشن) (FCRA) سرٹیفکیٹ منسوخ کردیا ہے۔یہ کارروائی لداخ یونین ٹیری ٹری لیہہ ضلع میں ریاست کا درجہ اور شیڈول ٹرائب ایکٹ کے مطالبے پر ہونے والے مظاہروں کے بعد کی گئی ہے۔مرکزی وزارت داخلہ نے آج ایک حکم جاری کیا جس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ طاقت کے استعمال میں ایسوسی ایشن کا ایف سی آر اے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ منسوخ کیا جاسکتا ہے۔

مرکزی تحقیقاتی بیورو (سی بی آئی) نے غیر ملکی عطیات سے متعلق مبینہ خلاف ورزیوں کی جانچ شروع کردی ہے۔ یہ کارروائی وزارت داخلہ کی شکایت کی بنیاد پر کی گئی ہے۔حکام کے مطابق فی الحال کوئی باضابطہ ایف آئی آر درج نہیں کی گئی ہے مگر تنظیم کے مالی معاملات اور دستاویزات کی باریک بینی سے چھان بین جاری ہے۔سونم وانگ چک نے خود بھی اس جانچ کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ تقریباً دس روز قبل سی بی آئی کی ایک ٹیم ان کی تنظیم 'ہمالین انسٹی ٹیوٹ آف آلٹرنیٹوز لداخ' (ایچ اے آئی ایل) پہنچی تھی۔ ٹیم اپنے ساتھ وزارت داخلہ کا حکم نامہ لے کر آئی تھی اور واضح کیا کہ یہ کارروائی غیر ملکی فنڈنگ سے متعلق قوانین کی خلاف ورزی کی شکایت پر ہو رہی ہے۔وانگ چک نے کہا، ''ہمیں ٹیم نے بتایا کہ غیر ملکی عطیات سے جڑے ضوابط کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہے۔ ہماری تنظیم ہمیشہ شفاف طریقے سے کام کرتی ہے اور تمام قانونی تقاضے پورے کیے جاتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ان کی سرگرمیاں عوامی مفاد اور تعلیمی اصلاحات کے لیے ہیں، جنہیں کسی بھی غیر قانونی دائرے میں نہیں لایا جاسکتا۔

افسران کے مطابق وزارت داخلہ کی شکایت کچھ عرصے سے زیر غور تھی۔اس شکایت میں تنظیم کے مالی معاملات اور عطیات کے استعمال پر سوال اٹھائے گئے تھے۔سی بی آئی نے ابتدائی جانچ کے طور پر دستاویزات اور لین دین کا ریکارڈ طلب کیا ہے۔البتہ ابھی تک کوئی رسمی مقدمہ درج نہیں کیا گیا ہے۔یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب لداخ میں ریاستی درجہ اور آئین کی چھٹی شیڈول کے تحت تحفظ کے مطالبے پر تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ سونم وانگ چک اس تحریک کے اہم چہرے ہیں اور حالیہ دنوں میں انہوں نے مقامی سطح پر بڑے پیمانے پر لوگوں کو متحرک کیا ہے۔گزشتہ ہفتے لیہہ میں ہونے والے پرتشدد مظاہروں میں چار افراد کی موت ہوگئی تھی اور کئی زخمی ہوئے تھے۔کچھ حکومتی نمائندوں نے وانگ چک پر یہ الزام بھی عائد کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیانات میں بیرونی تحریکوں کا حوالہ دے کر عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔تاہم وانگ چک کا کہنا ہے کہ ان کی جدوجہد آئینی حدود کے اندر رہ کر اور پرامن طریقے سے جاری ہے۔قابل ذکر ہے کہ غیر ملکی عطیات سے متعلق قانون (ایف سی آر اے) کا مقصد یہ ہے کہ ملک میں آنے والی غیر ملکی فنڈنگ کو شفاف اور منظم طریقے سے استعمال کیا جائے۔اس قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں تنظیم کی رجسٹریشن منسوخ کی جاسکتی ہے اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔

'ہیڈ لائن مینجمنٹ' سے کام نہیں چلے گا

پروڈکشن بڑھانے کے لیے نئی سوچ کی ضرورت: راہل گاندھی

نئی دہلی۔لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج مینوفیکچرنگ سے متعلق پالیسیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مودی حکومت کو ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے کہا کہ مودی جی کی پالیسیاں صرف اڈانی-امبانی جیسے ارب پتیوں کو ہی فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ اب 'پی آر' اور 'ہیڈ لائن مینجمنٹ' سے کام نہیں چلے گا، بلکہ پروڈکشن بڑھانے کے لیے ایک نئی سوچ کی ضرورت ہے۔یہ بیان راہل گاندھی نے اپنے وہاٹس ایپ چینل پر جاری کردہ ایک پوسٹ میں دیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ''گزشتہ 11 سالوں میں اگر حقیقی معنوں میں کچھ 'میک ان انڈیا' بنا ہے، تو وہ ہیں 'متر سرمایہ کار'۔ یہ حقیقت ہے کہ مودی جی کی پالیسیاں صرف اڈانی-امبانی جیسے ارب پتیوں کو ہی فائدہ پہنچا رہی ہیں۔'' انھوں نے دعویٰ کیا کہ اس کا سب سے بڑا نقصان ہمارے ایم ایس ایم ای شعبہ کو ہوا ہے، جو معیشت کی ریڑھ ہے اور سب سے زیادہ روزگار پیدا کرتا ہے۔کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے وہاٹس ایپ چینل پر کہا کہ ''جی ڈی پی میں مینوفیکچرنگ کا حصہ 25 فیصد کرنے کا وعدہ تھا، لیکن آج یہ محض 13 فیصد کے قریب رہ گیا ہے۔ ہندوستان جو کبھی عالمی سطح کا پروڈکٹ بنا رہا تھا، اب بیشتر چینی سامانوں کی اسمبلنگ کرتا ہے۔'

انھوں نے الزام عائد کیا کہ نوٹ بندی اور جی ایس ٹی جیسی یکے بعد دیگرے غلط پالیسیوں نے ایم ایس ایم ای اور ہماری مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو تباہ کر دیا۔راہل گاندھی کے مطابق جی ایس ٹی شرحیں گھٹانے کے بعد بھی حکومت کے پاس اس سیکٹر کو پھر سے کھڑا کرنے کا کوئی نظریہ نہیں ہے۔'پی آر' اور 'ہیڈ لائن مینجمنٹ' سے اب کام نہیں چلنے والا۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کو پروڈکشن بڑھانے کے لیے ایک نئی سوچ چاہیے۔ ایسی پالیسیاں ہونی چاہئیں جو نوجوانوں کے لیے روزگار پیدا کریں، سب کو یکساں مواقع دیں اور ہمارے لوگوں کے ہنر کو عزت بخشیں۔

فلسطین کی حمایت میں سونیا گاندھی کا مضمون ایک درست تبصرہ ہے: کھرگے اور تھرور

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور پارٹی لیڈر ششی تھرور نے ایک اخبار میں شائع مضمون میں فلسطین پر کانگریس صدر سونیا گاندھی کے تبصرے کو درست قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دوستی وقتی نہیں ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی کو انسانی حساسیت کا احترام کرتے ہوئے اخلاقیات کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔مسٹر کھرگے نے کہا کہ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی سربراہ سونیا گاندھی نے ایک بار پھر زور دیا کہ ہندوستان کو فلسطین کے مسئلہ پر اپنی صلاحیت اور قیادت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔محترمہ گاندھی کے اخباری مضمون کے اقتباسات کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر کھرگے نے ان کے خیالات سے اتفاق کیا اور کہا کہ فلسطین میں انسانی حقوق ایک سنگین مسئلہ ہے اور مودی حکومت کو عالمی سطح پر اس مسئلہ پر نمایاں قائدانہ کردار ادا کرنا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ مسٹر مودی کو فلسطینی شہریوں کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے اور وہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے ساتھ دوستی کی کوشش کر رہے ہیں۔

کانگریس صدر کے مطابق محترمہ سونیا گاندھی نے اپنے مضمون میں کہا کہ فلسطین میں انسانی بحران پر مودی حکومت کی خاموشی انسانیت اور اخلاقیات کی خلاف ورزی ہے، اس کے اقدامات بنیادی طور پر اسرائیلی وزیر اعظم اور مسٹر مودی کے درمیان ذاتی دوستی سے محرک نظر آتے ہیں، نہ کہ ہندوستان کی آئینی اقدار یا اس کا ذاتی مفاد سے، ان کی حکمت عملی کا یہ انداز کبھی بھی قبول نہیں کیا جاسکتا۔ یہ عالمی سطح پر ہندوستان کی خارجہ پالیسی کی رہنمائی کرتا ہے اور نہ ہی اس کی تاریخی کامیابیوں پر انحصار کیا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو مسئلہ فلسطین کو محض خارجہ پالیسی کے مسئلہ کے طور پر نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ اس کی اخلاقی اور تہذیبی وراثت کے امتحان کے طور پر دیکھنا چاہئے۔ فلسطینی عوام نے کئی دہائیوں کی نقل مکانی، طویل قبضے، بستیوں کی توسیع، نقل وحرکت پر پابندیاں اور شہری، سیاسی اور انسانی حقوق پر بار بار حملوں کا سامنا کیا ہے۔ان کی حالت زار ہندوستان کو نوآبادیاتی دور میں درپیش جدوجہد کی یاد دلا رہی ہے۔

بہار میں اسمبلی انتخاب کے لیے تاریخوں کا اعلان 6 اکتوبر کے بعد! الیکشن کمیشن کی سرگرمیاں تیز

نئی دہلی۔بہار میں اسمبلی انتخاب کے لیے تاریخوں کے اعلان کا سبھی بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ جو تازہ ترین خبریں سامنے آ رہی ہیں، اس کے مطابق یہ اعلان 6 اکتوبر کے بعد ہی ہو سکے گا۔ ایسا اس لیے کیونکہ الیکشن کمیشن نے کچھ ایسی ہدایات جاری کی ہیں، جس کی تکمیل سے قبل تاریخوں کا اعلان ممکن دکھائی نہیں دے رہا ہے۔الیکشن کمیشن نے اپنے تازہ حکم میں واضح کیا ہے کہ جو افسر 3 سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں ان کا تبادلہ ہوگا اور کوئی بھی افسر اپنے گھریلو ضلع میں تعینات نہیں رہے گا۔کمیشن نے اپنے بیان میں یہ بھی واضح کیا ہے کہ صوبے کے تمام محکموں کے افسران اور اسٹاف کے تبادلوں کی کارروائی 6 اکتوبر تک ہر حال میں مکمل کر لی جائے۔ اس کے بعد پوری رپورٹ کمیشن کے پاس پیش کی جائے۔الیکشن کمیشن کے ذریعہ جاری اس حکم کے بعد طے ہے کہ 6 اکتوبر کے بعد کسی بھی وقت انتخابی تاریخوں کا اعلان کیا جاسکتا ہے۔ انتخابی تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے الیکشن کمشنر بھی بہار کا دورہ کر سکتے ہیں۔ انتخابی تاریخوں کے اعلان سے قبل 30 ستمبر کو حتمی ووٹر لسٹ بھی جاری کی جاسکتی ہے۔اس طرح دیکھا جائے تو بہار اسمبلی انتخاب کو لے کر الیکشن کمیشن کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔قابل ذکر ہے کہ افسران کا انتخابات سے قبل ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ کرنا ایک معمول کی کارروائی ہے۔ اس کے پیچھے ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ انتخابات میں کسی طرح کا جانبداری یا دباؤ نظر نہ آئے۔ یہی وجہ ہے کہ طویل عرصہ سے ایک ہی جگہ تعینات افسران کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ بہر حال، بہار میں موجودہ حکومت کی میعاد نومبر تک ہے۔ایسے میں ظاہر ہے کہ آنے والے چند ہی دنوں میں اسمبلی انتخاب کی تاریخوں کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔ یہ تصور کیا جا رہا ہے کہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں پہلے مرحلہ کی ووٹنگ ہو سکتی ہے۔ گزشتہ اسمبلی انتخاب 3 مراحل میں ہوئے تھے۔ پہلے مرحلے کی ووٹنگ 28 اکتوبر کو کرائی گئی تھی، جبکہ دوسرے مرحلے کی ووٹنگ 3 نومبر کو اور تیسرے مرحلے کی ووٹنگ 7 نومبر کو ہوئی تھی۔اس بار بھی 3 مراحل میں ووٹنگ کا عمل انجام دیا جاسکتا ہے۔

بہار انتخاب: ووٹ شماری سے متعلق الیکشن کمیشن کا نیا حکم جاری، پوسٹل بیلٹ کی گنتی مکمل ہونے کے بعد ھی کھلے گا ای وی ایم

نئی دہلی۔رواں سال کے اخیر میں بہار میں ہونے والے اسمبلی انتخاب سے قبل الیکشن کمیشن نے ووٹ شماری سے متعلق ایک اہم اعلان کیا ہے۔ جمعرات (25 ستمبر) کو الیکشن کمیشن نے بتایا کہ اب ووٹوں کی گنتی کے وقت ای وی ایم سے پہلے پوسٹل بیلٹ کے ووٹوں کی گنتی ختم کر لی جائے گی۔ یہ فیصلہ بیلٹ کی تعداد میں نمایاں اضافے کے پیش نظر لیا گیا ہے۔الیکشن کمیشن نے بتایا کہ اس کا مقصد ووٹوں کی گنتی میں تاخیر کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ شفافیت اور یکسانیت کو یقینی بنانا ہے۔الیکشن کمیشن کی نئی ہدایات کے مطابق ای وی ایم/وی وی پیٹ ووٹوں کی گنتی کا دوسرا اور آخری مرحلہ اس وقت تک شروع نہیں ہوگا، جب تک پوسٹل بیلٹ کی گنتی اس مرکز پر مکمل نہیں ہو جاتی جہاں پوسٹل بیلٹ کی گنتی ہو رہی ہے۔ الیکشن کمیشن نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ جہاں ڈاک پوسٹل بیلٹ کی تعداد زیادہ ہو، وہاں ریٹرننگ آفیسر (آر او) کو یہ یقینی بنانا ہوگا کہ مناسب تعداد میں ٹیبل اور گنتی کرنے والے ملازمین دستیاب ہوں، تاکہ تاخیر نہ ہو اور ووٹوں کی گنتی کے عمل کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔الیکشن کمیشن نے واضح طور پر کہا ہے کہ جب تک پوسٹل بیلٹ کی گنتی مکمل نہیں ہو جاتی ہے، اس وقت تک کسی بھی حالت میں ای وی ایم نہیں کھولی جا سکے گی۔ عام طور پر اب تک ایسا ہوتا چلا آ رہا ہے کہ پوسٹل بیلٹ کی مکمل گنتی نہ ہونے کے بعد بھی 8:30 بجے ای وی ایم کھول دی جاتی تھیں، لیکن اب ایسا نہیں ہو سکے گا۔ اب پوسٹل بیلٹ کی گنتی مکمل ہونے کے بعد ہی ای وی ایم کھولی جائے گی۔الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ اگر کسی جگہ زیادہ پوسٹل بیلٹ ہیں تو اس کے لیے زیادہ ٹیبل لگائی جائیں گی۔ اگر کوئی مسئلہ پیش آتا ہے تو اس کی ذمہ داری وہاں موجود انتخابی افسران کی ہے۔ اگر مزید عملے کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کا بھی انتظام کیا جائے گا تاکہ نتیجہ آنے میں کسی بھی طرح کی کوئی تاخیر نہ ہو، لیکن پہلے پوسٹل بیلٹ کی گنتی ہی مکمل کی جائے گی۔ اس کے نمبرات سامنے آنے کے بعد ای وی ایم میں موجود ووٹوں کی گنتی شروع ہوگی۔واضح ہو کہ پوسٹل بیلٹ کی شروعات الیکشن کمیشن کی طرف سے ووٹنگ کے تئیں لوگوں میں بیداری کے لیے کی گئی تھی۔ اس کا استعمال ان لوگوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے جو اپنی ملازمت کے سبب اپنے انتخابی حلقوں میں ووٹ نہیں ڈال پاتے ہیں۔ ساتھ ہی 80 سال سے زیادہ عمر کے لوگ پوسٹل بیلٹ کے ذریعہ ہی ووٹ دیتے ہیں، ان میں معذور افراد بھی شامل ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس سے قبل ان لوگوں کو رجسٹریشن کرانا پڑتا ہے۔ عام لوگوں کی ووٹنگ سے کئی روز قبل ہی ان کی ووٹنگ مکمل ہو جاتی ہے۔ جب بھی کسی انتخاب میں ووٹوں کی گنتی شروع ہوتی ہے تو سب سے پہلے صبح 8 بجے پوسٹل بیلٹ کی گنتی شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد 8.30 بجے سے ای وی ایم میں درج ووٹوں کی گنتی شروع کی جاتی ہے۔

لداخ بدامنی جموں کشمیر کی تقسیم، تنزلی کے یکطرفہ فیصلے کا نتیجہ: میر واعظ

سرینگر (پرویز الدین): علیحدگی پسند لیڈر اور میر واعظ کشمیر مولوی عمر فاروق نے لداخ میں قیمتی جانوں کی ضیاع پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ ''یہ پرتشدد مظاہرے، جموں و کشمیر کی تقسیم اور تنزلی کے یکطرفہ فیصلے کا نتیجہ ہے۔'' میر واعظ نے سماجی رابطہ گاہ ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا ''لداخ کے مظاہروں میں قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع پر گہرا دکھ ہوا ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کی تقسیم اور تنزلی کے یکطرفہ فیصلے کا نتیجہ ہے۔'' ان کے مطابق ''لداخ کے لوگوں کے ساتھ کیے گئے وعدوں کی تکمیل نہ ہونے کی وجہ سے بدقسمتی سے یہ واقعات پیش آئے ہیں۔'' اپنے پوسٹ میں انہوں نے امید ظاہر کی کہ حکومت لداخ کے لوگوں سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرے گی وعدے وفا کر کے وہاں کے عام لوگوں کی جانیں بچائی جائیں گیں۔واضح رہے کہ لیہہ ایپکس باڈی (LAB)، جو لداخ کو ریاستی درجے دینے اور چھٹے شیڈول کے مطالبے کی تحریک کی حمایت کر رہی ہے۔

لداخ میں شدید جھڑپوں کے بعد کرفیو نافذ

پچاس افراد حراست میں، عمر عبداللہ نے کہا، دہلی کی اب آنکھیں کھل جانا چاہیے

لیہہ، لداخ: یونین ٹیریٹری لداخ کے ضلع لیہہ میں ریاستی درجے (اسٹیٹ ہڈ) اور چھٹے شیڈول کے مطالبے پر شٹر ڈاؤن (ہڑتال) کے دوران احتجاج کے دوران ابتک پانچ افراد کے ہلاک ہونے کی خبر ہے، جب کہ مظاہروں کے دوران پچاس سے زائد گرفتار اور درجنوں شہریوں کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے۔خبر رساں ادارے پی ٹی آئی نے اس کی تصدیق کی ہے۔وہیں اطلاعات کے مطابق مظاہرین نے لیہہ میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دفتر کو آگ لگا دی اور سکیورٹی فورسز کی ایک گاڑی بھی نذر آتش کردی۔اب تازہ خبر کے مطابق بدھ کو بھڑک اٹھنے والے تشدد کے بعد صورتحال پر قابو پانے کے لیے لداخ کے لیہہ میں غیر معینہ مدت کے لیے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ جھڑپوں میں پانچ افراد ہلاک اور 80 سے زائد زخمی ہوئے۔ پولیس اب تک 50 افراد کو حراست میں لے چکی ہے۔

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ بدامنی نئی دہلی کے لیے آنکھ کھولنے والی ہونی چاہیے۔ عمر نے ٹویٹر پر لکھا، ''لداخ کو ریاست کا درجہ دینے کا وعدہ بھی نہیں کیا گیا تھا؛ انہوں نے 2019 میں یونین ٹیریٹری کا درجہ دینے کا جشن منایا اور اب دھوکہ دہی اور غصہ محسوس کیا،'' عمر نے ٹویٹر پر لکھا۔ جب کہ لیہہ میں جمعرات کو پرسکون رہا، رہائشیوں نے کہا کہ غیر یقینی صورتحال بدستور برقرار ہے۔ پولیس اور نیم فوجی دستے بڑی تعداد میں تعینات ہیں اور پانچ سے زیادہ لوگوں کے جمع ہونے پر پابندی ہے۔ حکام نے کہا کہ اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت جاری رہے گی، لیکن کارکنوں نے نئی دہلی کی تیزی سے آگے بڑھنے کی خواہش پر شکوک کا اظہار کیا۔ کارگل ڈیموکریٹک الائنس (کے ڈی اے) کے رہنما سجاد کرگیلی نے کہا کہ گیند اب مرکز کے کورٹ میں ہے۔ ''لداخ کے لوگ کافی عرصے سے صبر کر رہے ہیں۔ مرکزی حکومت نے تشدد کے لیے سیاسی طور پر محرک بیانات کو ذمہ دار ٹھہرایا، جب کہ لیفٹیننٹ گورنر کویندر گپتا نے اسے ایک سازش قرار دیا۔ لداخ کے مستقبل پر مرکزی حکومت اور مقامی تنظیموں کے درمیان اگلی بات چیت 6 اکتوبر کو ہونے والی ہے۔ لداخ انتظامیہ نے جمعرات کو دعویٰ کیا کہ لیہہ شہر میں ایک دن کی مہلک بدامنی کے بعد حالات ''پرسکون'' ہیں اور علاقہ امن کی جانب واپس آ گیا ہے جس میں ریاست کا درجہ دینے کے مطالبے پر مظاہرین کے درمیان جھڑپوں کے دوران پانچ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے تھے۔ حکام نے کہا کہ مزید کشیدگی کو روکنے کے لیے پابندیاں برقرار رہیں گی، یہاں تک کہ سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں نے ہمالیائی خطے میں بڑھتی ہوئی ناراضگی کو دور کرنے کے لیے نئی دہلی کے ساتھ بات چیت پر زور دیا۔

دہلی میں 95 سال پرانا لوٹینس بنگلہ 310 کروڑ میں فروخت، لکشمی متل کا کنکشن سامنے آیا

نئی دہلی۔دہلی کے رئیل اسٹیٹ بازار میں ایک بڑے سودے مارکیٹ میں ہلچل پیدا کر دی ہے۔ یہ سودا لوٹینس دہلی کے سب سے مہنگے علاقے میں سے ایک میں ہوا ہے، جہاں 310 کروڑ روپے میں ایک عالیشان بنگلہ فروخت ہوا ہے۔ یہ سودا ثابت کرتا ہے کہ پریمیم پروپرٹیز کی مانگ ابھی بھی مضبوط بنی ہوئی ہے۔'آج تک' کی خبر کے مطابق ممبئی واقع جنٹیکس مرچنٹس پرائیویٹ لمیٹڈ نے دہلی کے اے پی جے عبدالکلام روڈ پر واقع 3540 مربع گز کا ایک بنگلہ 310 کروڑ روپے میں خریدا ہے۔ یہ کمپنی اسٹیل کاروباری لکشمی متل سے جڑی ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس بنگلے کی رجسٹری جون کے مہینے میں ہوئی تھی جس کے لیے تقریباً 22 کروڑ روپے کی اسٹیمپ ڈیوٹی دی گئی ہے۔اس بنگلے کی تعمیر الور کے ایک شاہی خاندان نے 1930 میں کرائی تھی۔ اس کے مالک یشونت سنگھ تھے، جنہیں لوگ الور کے مہاراج کمار یشونت سنگھ کے نام سے جانتے ہیں۔ یشونت سنگھ نے اسی سال کی شروعات میں دہلی کے گولف لنکس علاقے میں بھی 100 کروڑ روپے کا ایک بنگلہ خریدا تھا۔ 3540 مربع گز یعنی 31860 مربع فٹ میں پھیلے اس بنگلے کا سودا فی مربع گز 8.75 لاکھ روپے کے حساب سے ہوا ہے۔ لوٹینس بنگلہ زون (ایل بی زیڈ) میں چاروں طرف ہریالی اور پرانے زمانے کی عمارتیں ہیں۔ یہاں کنسٹرکشن اور مرمت کے سخت ضابطے ہیں تاکہ اس کی پرانی پہچان بنی رہے۔ گزشتہ کچھ سالوں میں اس علاقے میں 200 سے 400 کروڑ روپے تک کے بنگلے فروخت ہوئے ہیں، انہیں خریدنے والوں میں بڑے کارپوریٹ گھرانے، ٹیک کمپنیوں کے مالک اور پرانے کاروباری کنبے شامل ہیں۔ رپورٹس کے مطابق بنگلہ خریدنے والی کمپنی جنٹیکس مرچنٹس پرائیویٹ لمیٹڈ کے ایک ڈائریکٹر سورج کمار کانوڑیا ہیں۔ اس معاملے پر جنٹیکس مرچنٹس (Gentex Merchants) نے کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے، وہیں لکشمی متل کی طرف سے بھی کوئی جانکاری نہیں دی گئی ہے۔ بڑے بڑے کاروباری لیڈرس اور امیر لوگوں کے لیے یہ علاقہ کافی پسندیدہ رہا ہے۔ اسی سال کی شروعات میں کرائز کیپٹل کے پارٹنر سنجے گمر سچا اور ان کی اہلیہ شویتا شرما نے گولف لنکس علاقے میں 155 کروڑ روپے کی پراپرٹی خریدی ہے۔ شویتا شرما سینٹرل اسکوائر فاؤنڈیشن کی سی ای او ہیں۔ انسل گروپ کے پرموٹر سشیل انسل کی اہلیہ کسم انسل نے فیروز شاہ روڈ پر اپنا بنگلہ 241 کروڑ روپے میں فروخت کیا، اسے یاتاہ انٹر پرائزز نام کی گجرات کی ایک کمپنی نے خریدا ہے۔

گاندھی نگر تشدد میں 60 افراد گرفتار، پولیس کی بھاری نفری تعینات، حالات پر امن

گاندھی نگر: گجرات کے گاندھی نگر کے بہیال گاؤں میں گربا تقریبات کے دوران دو گروہوں میں شدید تصادم ہوا۔ یہ واقعہ بدھ کی رات پیش آیا، جس میں پتھراؤ، توڑ پھوڑ اور آتش زنی کے واقعات ہوئے۔ اس تصادم کے نتیجے میں کچھ لوگ زخمی ہوئے، جنہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا۔ خوش قسمتی سے، کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔تصادم کی بنیادی وجہ سوشل میڈیا پر پیغمبر محمد ﷺ سے متعلق ایک پوسٹ تھی۔ کچھ گاؤں والوں نے یہ پوسٹ شیئر کی، جس کے جواب میں ہندو نوجوانوں نے جوابی پوسٹس کیں۔ ان جوابی پوسٹس میں مبینہ طور پر پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں توہین آمیز ریمارکس بھی شامل تھے۔ اسی بات پر دونوں گروہوں کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی اور پھر تصادم ہوا۔

پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 60 افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ ان پر پتھراؤ، توڑ پھوڑ اور آتش زنی کے الزامات ہیں۔ صورتحال کو مزید بگڑنے سے روکنے کے لیے اسپیشل ریزرو پولیس فورس کی دو کمپنیاں اور 200 پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ بہیال گاؤں میں تلاشی اور گشت جاری ہے۔ڈی ایچ ایم کے اے ایس پی آیوش جین نے تصادم کی تصدیق کی ہے۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں اور ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ مقامی رہائشیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ افواہوں پر کان نہ دھریں اور امن و امان برقرار رکھیں۔ صورتحال اب مکمل طور پر قابو میں ہے۔

کرناٹک سروے: مردم شماری میں حصہ لینے سے انکار کرنے والے ملازمین کے خلاف ہوگی تادیبی کارروائی

بنگلورو: کرناٹک حکومت نے جمعرات کو ان سرکاری افسران اور ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی کا انتباہ دیا جو جاری سماجی، اقتصادی اور تعلیمی سروے میں بطور شمار کنندہ حصہ لینے سے انکار کرتے ہیں۔ یہ انتباہ اس وقت سامنے آیا ہے جب کچھ سرکاری ملازمین بالخصوص اسکول کے اساتذہ نے صحت اور دیگر وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے سروے میں شمار کنندگان کے طور پر کام کرنے پر اپنے اعتراضات کا اظہار کیا۔ کرناٹک حکومت نے سروے کے لیے 150,000 سے زیادہ ملازمین کو تعینات کیا ہے، ہر ملازم کو 15 دنوں میں 150 گھرانوں کا سروے کرنے کا ہدف دیا گیا ہے۔ قانون اور پارلیمانی امور کے وزیر ایچ کے پاٹل نے کہا، کابینہ نے اس معاملے پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا اور سروے میں حصہ لینے سے انکار کرنے والے ملازمین کے خلاف کارروائی شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ مسئلہ بنیادی طور پر بنگلورو شہر میں عام ہے۔ کرناٹک پسماندہ طبقات کمیشن، جس کے تحت یہ سروے کیا جا رہا ہے، بنگلورو سے باہر ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کرنے کا مجاز ہے، جب کہ گریٹر بنگلورو اتھارٹی کے چیف کمشنر کو سروے کرنے سے انکار کرنے والے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ پاٹل نے کہا کہ یہ کارروائی کرناٹک سول سروسز (درجہ بندی، ضابطہ اور اپیل) رولز، 1957، اور کرناٹک سول سروسز (کنڈکٹ) رولز، 2021 کے تحت شروع کی جائے گی۔

سروے میں تکنیکی خرابیوں کی بڑھتی ہوئی شکایات کے درمیان، وزیر اعلیٰ سدارامیا جمعہ کو تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور ضلع پنچایت کے چیف ایگزیکٹیو افسران کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے سروے کی پیش رفت کا جائزہ لیں گے۔ توقع ہے کہ وزیر اعلیٰ شمار کنندگان کو درپیش مسائل کو حل کریں گے اور سروے کے ہموار انعقاد کے لیے کچھ ہدایات جاری کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ سروے، جو 22 ستمبر کو شروع ہوا تھا اور 7 اکتوبر تک جاری رہے گا، کئی شمار کنندگان نے گزشتہ تین دنوں کے دوران خاص طور پر سروے کے لیے بنائی گئی موبائل ایپلیکیشن میں تکنیکی خرابیوں کی شکایت کی ہے۔ ان شکایات میں نیٹ ورک کے مسائل اور ایپ میں ڈیٹا داخل کرنے میں مسائل شامل ہیں۔ شمار کنندگان کو تفویض کردہ مکانات اور درخواست پر ان کے ناموں کے خلاف درج مکانات کے درمیان مماثلت کی بھی شکایات ہیں۔ کچھ لوگوں نے یہ شکایت بھی کی کہ سروے کے لیے انہیں جو گھر تفویض کیے گئے ہیں وہ ان کے کام کی جگہوں سے بہت دور ہیں۔ دریں اثنا، کرناٹک ہائی کورٹ نے جمعرات کو ریاستی حکومت کو سروے کرنے کے لیے ہری جھنڈی دے دی، اس شرط کے ساتھ کہ ڈیٹا کو محفوظ اور خفیہ رکھا جائے۔ کرناٹک ووکلیگا سنگھا، آل کرناٹک برہمن مہاسبھا، اور دیگر نے سروے کرنے کے ریاستی حکومت کے فیصلے پر سوال اٹھاتے ہوئے اس پر اعتراض جتایا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا، حکومت سروے کے اعداد و شمار کو کسی کو ظاہر نہیں کرے گی۔ کرناٹک پسماندہ طبقات کمیشن، جو سروے کر رہا ہے، ڈیٹا کی حفاظت کے لیے ذمہ دار ہے۔'' عدالت نے حکومت کو یہ بھی ہدایت دی کہ سروے کے دوران لوگوں پر کسی قسم کی معلومات کو زبردستی نہ ڈالا جائے۔ عدالت نے کہا، ''آپ کو معلومات صرف اس وقت جمع کرنی چاہیے جب لوگ اسے رضاکارانہ طور پر شیئر کریں۔ آپ کو کسی پر زبردستی نہیں کرنا چاہیے۔'' درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ حکومت سماجی، اقتصادی اور تعلیمی سروے کے نام پر ذات پات کی مردم شماری کر رہی ہے، جب کہ مردم شماری کرانے کا اختیار اکیلے مرکزی حکومت کے پاس ہے۔ حکومت نے اس دلیل کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سروے کو غلط طور پر ذات کی مردم شماری کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔

سیرت النبیؐ پر عمل انسان کو ایمان کی سلامتی اور دنیا و آخرت کی کامیابی عطا کرتا ہے: عبدالقادر قاسمی

کانپور: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ایک کامل اور جامع زندگی کا نمونہ ہے۔ قرآن کریم نے آپ کی ذاتِ اقدس کو "اسوۂ حسنہ" قرار دیا ہے "یقیناً رسول اللہ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔" نبی کریمؐ کی سیرت پر عمل کے بے شمار فوائد یہ ہیں جن میں حضور ﷺ کی سیرت پر عمل انسان کو ایمان کی مضبوطی عطا کرتا ہے اور اللہ پر کامل یقین پیدا کرتا ہے۔ حضورؐ کے اخلاق کریمہ پر چلنے والا شخص جھوٹ، فریب، ظلم اور بددیانتی سے پاک ہوجاتا ہے۔ نبی کریمؐ کی تعلیمات عدل، مساوات، محبت اور اخوت کو فروغ دیتی ہیں، جس سے ایک پرامن اور صالح معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ سیرت النبیؐ پر عمل کرنے والا شخص دنیا میں عزت و سکون پاتا ہے اور آخرت میں جنت کا مستحق ہوتا ہے۔ انسان جب اپنی زندگی کو نبی کریمؐ کی رہنمائی کے مطابق ڈھالتا ہے تو زندگی کے مسائل کا بہترین حل ملتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس اور بنیادی عقیدہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرمایا: "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے آخری ہیں۔" اس آیت سے واضح ہے کہ حضرت محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آپ کو آخری نبی نہ ماننا دراصل قرآن کی صریح آیت کا انکار ہے، جو کفر کے زمرے میں آتا ہے۔ احادیث نبویؐ میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "میری اور انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک عمارت جس میں آخری اینٹ باقی تھی، وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔" پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو شخص ختم نبوت کا انکار کرے، وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہوجاتا ہے۔ سیرت النبیؐ پر عمل انسان کو ایمان کی سلامتی، اخلاقی بلندی اور دنیا و آخرت کی کامیابی عطا کرتا ہے۔ جبکہ ختم نبوت کا انکار اسلام کے بنیادی عقیدے کی نفی ہے اور یہ کفر ہے۔ لہٰذا ایک سچا مسلمان وہی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰؐ کو اللہ کا آخری نبی مانے اور آپ کی سیرت کو اپنی زندگی کا رہنما بنائے۔ مذکورہ خطاب مجلس تحفظ ختم نبوت و شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام باطل فرقوں کے تعاقب اور سد باب کیلئے ۱۵/۱۶/ اکتوبر ۲۰۲۵ء بروز بدھ، جمعرات کو ہونے والے دو روزہ تربیتی کیمپ (برائے علماء وائمہ) اور ۱۶/ اکتوبر بروز جمعرات کو پریڈ گراؤنڈ کانپور میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے مشن کو شہر شہر گاؤں گاؤں تک پہنچانے کیلئے منعقدہ ایک اہم پروگرام تحفظ ختم نبوت و سیرالنبی بمقام مسجد موتی محل کانپور سے مولانا عبدالقادر قاسمی جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے کیا۔ انہوں نے مزید گفتگو کرتے ہوئے باطل فتنوں کا تعارف کرایا اور آئندہ کی کانفرنس میں کثیر تعداد میں شرکت کرنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر پروگرام کے کنوینر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی نے بتایا کہ تحفظ ختم نبوت و سیرت النبیؐ کے تحت شہر و اطراف شہر میں کل تیس پروگرام منعقد کئے جانے کا سلسلہ جاری ہے جس سے امت مسلمہ کو سیرت النبی سے بھی روشناس کرایا جارہا ہے اور اس طرح آئندہ منعقد ہونے والی کانفرنس میں لوگوں کو شرکت کیلئے راغب بھی کیا جارہا ہے، تاکہ وہ بھی فرقہ باطلہ کے شر سے بخوبی واقف ہوکر اپنے ایمان و عقیدے کی حفاظت آپ کرسکیں۔ پروگرام کی صدارت کررہے قاری عزرائل نے شرکاء سے کانفرنس میں کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل کی۔ اس موقع پر اہلیان مسجد و علاقائی لوگوں کی موجودگی رہی۔

بابری مسجد کے حوالے سے ایودھیا میں بننے والی مسجد

نئے نقشے اور نئے محلِ وقوع اور نئے نام سے منسوب ہوگی

دیوبند: 25/ستمبر (فیروز خان) آل انڈیا رابطۂ مساجد کے قومی صدر اور انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن کے رکن اساسی مولانا عبداللہ ابن القمر الحسینی نے بتایا کہ انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام بننے والی مسجد کا سابقہ نقشہ اسلامی ثقافت اور اسلامی مزاج کے منافی تھا، بہت کوششوں کے بعد اس کا نقشہ ہندوستانی مزاج و روایت کا امین بن سکا ہے۔ اس میں پانچ بلند مینار اور ایک پرشکوہ گنبد ہے جب کہ سابقہ نقشہ یورپین مزاج کا علمبردار تھا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی کے آرکیٹیکٹ ایس ایم اختر کے ذریعہ تیار کردہ پرانے نقشہ کے مطابق تعمیر ہونے والی عمارت میں گلاس (شیشے) کا کثرت سے استعمال تھا، جسے مسجد ٹرسٹ نے خود ہی خارج کردیا تھا اور موجودہ جو نقشہ علماء عظام اور تنظیموں کے سربراہان نیز دانشوران قوم وملت کی رائے اور تائید سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ نیا نقشہ عنقریب ایودھیا (A.D.A) میں منظوری کے لئے داخل کیا جائے گا۔ مولانا عبداللہ ابن القمر الحسینی نے ٹرسٹ کے چیئرمین الحاج ظفر احمد فاروقی کے حوالے سے بتایا کہ پرانے نقشے کے مسترد ہونے کی باضابطہ کوئی اطلاع ٹرسٹ کو موصول نہیں ہوئی ہے، لیکن ہمیں شکوہ اس لئے نہیں ہے کہ ٹرسٹیز نے خود ہی پرانے نقشے کو مسترد کردیا تھا اور وہ اسے اپروو نہیں کرانا چاہتے تھے، اسی سبب عدم پیروی اور تمام ضروری NOC دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ایک سال کے بعد پرانا نقشہ خود بخود مسترد ہوگیا۔ انہوں نے بتایا کہ اب تیار کرائے گئے نئے نقشہ کے مطابق مسجد کے بیچ میں ایک گنبد، پانچ میناریں ہوں گی۔ مولانا عبداللہ ابن القمر الحسینی کے مطابق پانچ پرشکوہ خلفائے راشدین کے نام سے منسوب عظیم الشان مسجد کے لئے کام جاری و ساری ہے، جس کی ضروری منظوری کے لئے فضا ہموار ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن ملک گیر سطح پر ہر صوبے میں اکابر علماء، ملک کے دانشوران کا مشاورتی اجلاس بلا کر عوام و خواص کی آراء حاصل کررہی ہے، انشاء اللہ ایودھیا کے اس عظیم الشان منصوبے کا آغاز عنقریب آپ حضرات کے ذریعے کیا جائے گا۔ سرزمین ہند پر آقائے نامدار رحمت عالمؐ کے مبارک نام سے منسوب یہ پروجیکٹ بلاتفریق مسلک و مذہب سبھی کے لئے باعث رحمت و برکت ہوگا اور ہمارے وطن عزیز کے لئے سرخ روئی کا باعث بنے گا اور امن و شانتی کا پیامبر ہوگا۔

پیغمبر اسلام، صحابہ و اہل بیت کی پیروی لازم ہے: مولانا فاروق خان

رحمت نگر میں علی بہادر شاہ علیہ الرحمہ کا سہ روزہ عرس پاک شروع

گورکھپور، اسلامک اسکالر اور سنی حنفی آرگنائزیشن ناگپور کے صدر مولانا فاروق خان رضوی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوری دنیا کو اسلام کے مطابق ایمان لانے اور عمل صالح کرنے کا درس دیا، ہمیں اپنی زندگی کو اعمال صالحہ سے آراستہ کرنا چاہیے اور برائیوں سے بچنا چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور اہل بیت کی محبت ہماری اولین ذمہ داری ہے، لہٰذا ہم سب کو پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی کی خدمات و احسان کو دنیا کبھی بھلا نہیں سکتی۔ مولانا فاروق خان رضوی نے یہ باتیں رحمت نگر میں حضرت علی بہادر شاہ علیہ الرحمہ کے تین روزہ 109 ویں عرس پاک کے موقع پر منعقد شان صحابہ و اہل بیت کانفرنس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے کہی۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلام نے اپنی حیات طیبہ میں اپنے سچے اور اچھے صحابہ کا ایک خالص گروہ تیار کیا جن میں سے ہر ایک نے پیغمبر اسلام کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلایا، آج دنیا جس دور سے گزر رہی ہے، کلمہ پڑھنے والے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیغمبر اسلام کے پیغام امن و محبت کو ہر گھر تک پہنچائے۔ مہمان خصوصی مفتی اختر حسین نے کہا کہ توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج اسلام کے ستون ہیں، ان کی حفاظت کریں، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ فحش ٹی وی سیریل اور فلمیں دیکھنے، ناچ گانے وغیرہ سے دور رہیں اور اپنے والدین، اساتذہ اور علما کا احترام کریں۔ پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے قاری محمد انس رضوی نے تعلیم کی اہمیت پر زور دیا، انہوں نے کہا کہ بچوں کو ہر حال میں دینی تعلیم دیں، دنیاوی تعلیم پر بھی توجہ دیں، بیٹیوں کی حفاظت اور تعلیم خواتین کا ہر حال میں انتظام کریں، صفائی کا خاص خیال رکھیں، اپنی ماحولیاتی ذمہ داریاں پوری کریں، زمین کو سرسبز رکھیں اور پانی کو محفوظ رکھیں بلا وجہ پانی برباد نہ کریں، جانوروں اور پرندوں جیسی خاموش مخلوق کے ساتھ رحم کا سلوک کریں، پڑوسیوں، عام لوگوں اور مزدوروں کے حقوق کا احترام کریں، یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کا خیال رکھیں، غریبوں کی ضرورتیں پوری کریں، بیماروں کی خیریت دریافت کریں اور ان کی مدد کریں، ہر حال میں سچ بولیں۔ آخر میں درود و سلام پڑھ کر ملک میں امن و سلامتی کے لیے دعا کی گئی، تلاوت کلام پاک قاری شرف الدین مصباحی، صدارت مولانا علی احمد اور حمد و نعت حافظ رحمت علی نظامی، قاری نسیم اللہ اور قاصد رضا اسماعیلی نے پیش کی۔ اس موقع پر علی غضنفر شاہ، علی مظفر شاہ، علی ظفر شاہ، علی اشعر شاہ، مولانا جہانگیر احمد عزیزی، مولانا محمود رضا قادری، آصف نور، سمیر علی، امان، زید، چنٹو، فیض مصطفائی، سیفی، شمائل، آزاد، سید نظیر احمد، وارث، ندیم احمد، شہباز صدیقی، سمیر، منیر حسن وغیرہ نے شرکت کی۔

قومی خدمت اسکیم ڈے جوش وخروش سے منایا گیا

دیوبند 25/ستمبر (فیروز خان) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج دیوبند میں نیشنل سروس سکیم ڈے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر کالج کے پرنسپل پروفیسر اتل شرما نے کہا کہ این ایس ایس ڈے صرف ایک تقریب نہیں ہے بلکہ یہ دن ہمارے رضاکاروں کی بے لوث خدمات اور لگن کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، کیونکہ این ایس ایس نوجوانوں کو سماجی ذمہ داری کا احساس پیدا کرکے بہتر شہری بننے کی ترغیب دیتا ہے۔ ڈاکٹر شاہ نظر نے بتایا کہ نیشنل سروس اسکیم (NSS) یا قومی خدمت کی اسکیم) قوم کے نوجوانوں کی شخصیت کی ترقی کے لئے یوتھ پروگرام اور وزارت کھیل بھارت سرکار کی طرف سے زیر عمل ایک پروگرام ہے۔ اس کی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے طالب علم لوگوں کے ساتھ مل کر معاشرے کے مفاد کے کام کرتے ہیں۔ خواندگی سے متعلق کام، ماحولیاتی تحفظ، صحت اور صفائی، ہنگامی یا قدرتی آفت کے وقت متاثرہ لوگوں کی مدد وغیرہ۔ طالب علمی کی زندگی سے ہی سماج کے لئے فائدہ بخش کاموں میں لگے رہنے سے طلبہ میں سماج کی خدمت یا قوم کی خدمت کی صفت کی نشوونما میں مدد ہوتی ہے۔

دہلی میں 4 اکتوبر کو منعقد ہوگا تاریخ ساز مسالمہ فاطمیہ

حسب روایت اس بار بھی نامور شعراء کرام اور علماء کرام شرکت فرمائینگے

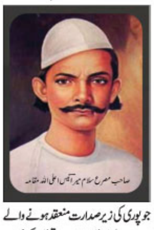

صاحب مصرع سلام میر انیس اعلی اللہ مقامہ

نئی دہلی: علمی اور ادبی تنظیم بزم انوار سخن، موانہ (میرٹھ) کے زیر اہتمام خانوادہ سید علی انوار زیدی مرحوم کی جانب سے مرحوم والدین کے ایصال ثواب کے سلسلہ میں سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی کل ہند طرحی مسالمہ بعنوان مسالمہ فاطمیہ کا انعقاد 4 اکتوبر کو کیا جارہا ہے۔ منتظمین کی جانب سے موصول ہوئی اطلاعات کے مطابق یہ عظیم الشان کل ہند مسالمہ فاطمیہ 4 اکتوبر 2025 کو 6 بجے شب انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر، لودھی روڈ میں منعقد ہوگا۔ اس مسالمہ میں طرح برائے سلام "بخشش میں ان سبھوں کا تجھے اختیار ہے" اور مصرع برائے قطعہ "تارا اتر کے در پہ اعلان کرگیا ہے"۔ مولانا سید حسن جو پوری کی زیر صدارت منعقد ہونے والے اس مسالمہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور حدیث کساء سے مولانا قاسم زیدی کریں گے جبکہ پروفیسر ناشر نقوی امروہوی اور عابس کاظم جرولی مشترکہ طور پر اس پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیں گے۔ اس پروگرام کی مسند پر حضرت مولانا سید طالب حسین، مولانا اظہار زیدی، مولانا محمد باقر نقوی، مولانا نقی حیدر موانوی مولانا سید غلام حیدر، مولانا سید تصدیق حسین، مولانا سید افروز مجتبیٰ وغیرہ و دیگر علماء کرام جلوہ افروز ہونگے جبکہ اعجاز فرخ حیدر آبادی مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کریں گے۔ مہمان علماء کرام میں مولانا عروج الحسن، میثم، مولانا رئیس احمد جارچوی، مولانا سید فراز واسطی، مولانا اطہر کاظمی، مولانا غلام علی مولانا کاظم مہدی عروج، مولانا دلکش غازی پوری، مولانا عباس ارشاد نقوی، مولانا حسن رضا بنارس وغیرہ کے نام نامی شامل ہے۔

سوچھتا پکھواڑا کے تحت میٹنگ کا انعقاد

دیوبند 25/ستمبر (فیروز خان) سوچھتا ہی سیوا مہم کے تحت گرام پنچایت گوپالی میں میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں اسسٹنٹ ڈیولپمنٹ افسر (پنچایت) انیل کمار نے گاؤں کے باشندگان کو صفائی کے تئیں بے دار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سوچھتا پکھواڑا 2 اکتوبر تک منایا جائے گا۔ بلاک ڈیولپمنٹ افسر امیت نارنگ نے گاؤں والوں کو صفائی کا عہد دلایا اور انہیں صفائی کے تئیں بے دار کیا۔ گرام پردھان نعیم احمد نے کہا کہ صفائی کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ انسان کی صرف اپنی ذات تک محدود نہیں ہے، بلکہ اسے اپنے گھر، محلے اور علاقے کو بھی صاف رکھنا ہے کیوں کہ افراد سے ہی معاشرہ تشکیل پاتا ہے، جب ہر آدمی اپنے گھر، محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کرے گا تو پورا ملک صاف ستھرا بن جائے گا اور یوں ایک صاف ستھرا ماحول تشکیل پائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہر فرد میں یہ شعور پیدا ہوجائے تو کافی حد تک صفائی کا نظام گلیوں اور محلوں میں بہتر ہوجائے گا۔

تعلیمی مشن منظم، مستحکم وہم آہنگی سے فروغ دینے کی اشد ضرورت ہے: مولانا سید اشرف علی الغروی

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): گزشتہ روز آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ العالی کے وکیل مطلق برائے ہند حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید اشرف علی الغروی صاحب قبلہ نے علم و دانش، ادراک و فہم، اور اعلیٰ تعلیم کے لیے معروف شہر علی گڑھ کا طوفانی دورہ کیا اور نصف شب تک اپنے مقاصد کی تکمیل و تشہیر کے لیے متعدد تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دے رہے مراکز پر پہنچ کر معاینہ کیا، کلاسوں میں گئے اور منتظمین سے اہم گفتگو کیں۔ حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید اشرف علی الغروی صاحب قبلہ حکیم امت ڈاکٹر کلب صادق صاحب کے قائم کردہ درسگاہ ایم یو کالج سینئر سیکنڈری اسکول، سول لائنز علی گڑھ پہنچے جہاں کالج کے پرنسپل ڈاکٹر سید حیدر نقوی صاحب نے مخلص، مفکر و مدبر مولانا سید اشرف علی الغروی صاحب قبلہ کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ ڈاکٹر حیدر صاحب نے اپنے ادارہ میں طلباء کی کامیابی کے لیے موجودان سبھی پروجیکٹس وسہولیات کو دکھایا اور بتایا۔ اپنی اپنی کلاس میں مطالعہ کر رہے طلباء کو دیکھ کر آغا بہت خوش ہوئے اور شاباشی دی۔ ایک کلاس میں طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے ان سے دریافت کیا کہ آپ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں اور تعلیم حاصل کرنے کا مقصد کیا ہے؟ آغا نے فرمایا کہ کتاب میں نصیحت ہے، جس کے پاس قلب و عقل ہو۔ حق طاعت خدا میں ہے کہ ہر نہیں نجات مگر اطاعت خدا میں اور طاعت ہوتی ہے علم سے اور علم ہوتا ہے حاصل کرنے سے اور حاصل کیا جاتا ہے عقل سے اور معرفت علم کا تعلق عقل سے ہے۔ آغا نے زور دے کر کہا کہ تخلیقی صلاحیتوں اور اختراع کی حوصلہ افزائی کرنے اور سائنس سے محبت کو فروغ دینے کے موجودہ وقت کا اول و اہم تقاضا ہے۔ سائنسی علم اور ہنر کو ظاہر کریں۔ آغا کی ہمت افزائی و روشن افروز خیالات سماعت کرنے والے طلباء کے چہروں سے جھلکا کہ ان لوگوں کے دل و دماغ میں کچھ کر گزرنے کی تمنا و حرارت پیدا ہوگئی ہے۔ آغا نے طلباء کی کامیابی و تابناک مستقبل کے لیے دعائیں دیں۔ بعدازاں، حکیم امت محقق، مجاہد میدان علم اور پاسداران علم وادب کے لیے مشہور و معروف ڈاکٹر کلب صادق صاحب کے کالج کے منتظمین و آغا، کانفرنس ہال میں طلباء و طالبات کی تعلیم و تربیت کے لیے غور و خوض کے سلسلے سے نشست کیں۔ الغروی صاحب قبلہ اور حکیم امت کے کالج کے ساتھ مخلصانہ، ہمدردانہ، پیشہ ورانہ اور ہم آہنگی کے ساتھ فروغ علم، عقل، سائنس و ٹیکنالوجی اور ہنر میں ترقی اور کامیابی کے لیے مثال قائم کریں، افق اور لوگوں کی زبان پر نظر آئیں۔ اس طرح ہم لوگ ڈاکٹر کلب صادق صاحب کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی کاوشیں جاری رکھیں۔ اس اہم نشست میں اے ایم یو کے پروفیسر، ممتاز مقرر اور کالج کے مینیجر پروفیسر (ڈاکٹر) رضا عباس صاحب نے ڈاکٹر کلب صادق صاحب کی دینی و دنیاوی تعلیم کے سلسلے میں فکر، کوشش اور کالج وابستہ امیدوں کا ذکر کیا۔ اس کالج کو قائم کرنے میں مقصد پنہاں ہیں۔ ہم اس میں دلچسپی کتنی سنجیدگی سے لے رہے ہیں وہ نتیجے پر منحصر ہے۔ آپ نے پرنسپل صاحب کی تعریف و توصیف میں کہا کہ وہ کس طرح محنت، سنجیدگی و صلاحیت سے ڈاکٹر کلب صادق صاحب کے خواب کو پورا کر رہے ہیں۔ پروفیسر رضا عباس صاحب نے ایک سے بڑھ کر ایک کامیاب و شہرت یافتہ فارغین طلباء کے نام بتائے۔ سکون قلب اور باعث فخر و مباہات کی بات ہے۔ علاوہ ازیں ایک دوسرے کے ہمراہ تعلیم کی راہ پر گامزن ہونے کے لیے مولانا سید اشرف علی الغروی صاحب قبلہ نے پرنسپل اور مینیجر صاحبان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک تحریری شرائط و ضوابط تیار کریں اور اس یادداشت پر مابین کے دستخط کیے جائیں اور تعلیمی و سائنسی مشن کو منظم، مستحکم و باہم وہم آہنگی سے امید کی کرن قوم و ملت کے ہر گھر تک پہنچائیں اور خوشنودی خالق حاصل کریں جو توشۂ آخرت قرار پائے! نشست کے آخر میں مرجع اعلیٰ دینی آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ العالی کے نمائندے برائے ہند حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید اشرف علی الغروی صاحب قبلہ نے خالق کائنات کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہیں کہ ہمیں خلق خدا و خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی میں "ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن: حیات وخدمات" موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 25/ستمبر 2025ء ایک استاد ہی ہوتا ہے جو معاشرے کو نہایت خوبصورت بنا سکتا ہے اور ڈاکٹر رادھا کرشنن نے ایک بہترین استاد بن کر اعلیٰ مثال پیش کی ہے۔ ہم ایک کامیاب انسان کیسے بن سکتے ہیں یہ ہمیں ڈاکٹر رادھا کرشنن کی تعلیمات سے سیکھنا ہوگا۔ یہ الفاظ تھے ڈین فیکلٹی آف فزیکل ایجوکیشن چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ پروفیسر راکیش کمار کے جو آیوسا اور شعبۂ اردو کے زیر اہتمام منعقد "ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن: حیات وخدمات" موضوع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کررہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سماج کے تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے ڈاکٹر رادھا کرشنن کی تعلیمات کو عام کرنا ہوگا۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف فکشن نگار و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی۔ صدارت کے فرائض معروف ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے اور مہمانان خصوصی کے بطور پروفیسر راکیش کمار شرما [ڈین فزیکل ایجوکیشن، سی سی ایس یو] اور ڈاکٹر وویک کمار تیاگی [صدر شعبۂ قانون، سی سی ایس یو] نے شرکت فرمائی۔ مقرر کے بطور ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین موجود رہیں جب کہ مقالہ نگاروں کے طور پر ڈاکٹر جے ویر سنگھ رانا [اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ سیاسیات] ڈاکٹر مہی پال سنگھ [اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ قانون] اور ڈاکٹر سرل گورن [شعبۂ تاریخ، آر جی پی کالج، میرٹھ] نے شرکت کی۔ مہمانان کا تعارف ڈاکٹر الکا وششٹھ، استقبالیہ کلمات ڈاکٹر شاداب علیم اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر آصف علی اور شکریے کی رسم ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے انجام دی۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ رادھا کرشنن ایک ٹیچر تھے۔ ٹیچر ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ ٹیچر تو بہت لوگ ہوتے ہیں مگر ڈاکٹر رادھا کرشنن ایک منفرد ٹیچر تھے۔ ایک اچھا ٹیچر کیسا ہوتا ہے اس کو جاننے کے لیے رادھا کرشنن کو پڑھئے۔ جب ہم ان کے یوم پیدائش 5/ستمبر کو مناتے ہیں تو ہمیں یہ قسم بھی لینی چاہیے کہ ہم ان کے جیسے کام کریں گے۔ ہندوستان کے سب سے اونچے عہدے پر رہتے ہوئے انہوں نے کبھی ایمانداری کو نہیں چھوڑا۔ ہندوستان کو آگے بڑھانے کے لیے انہوں نے اپنی پوری زندگی قربان کردی۔ ڈاکٹر وویک تیاگی نے کہا کہ اس دنیا میں کچھ لوگ ایسے آتے ہیں جن کی پہچان ان کے کام کی وجہ سے ہوتی ہے۔ آج ہم ڈاکٹر رادھا کرشنن کو یاد کررہے ہیں۔ آپ ملک کے صدر جمہوریہ رہے مگر آپ کی پہچان ایک ٹیچر کی حیثیت سے زیادہ ہوئی۔ ہندوستان میں آج جو تعلیمی نظام ہے اس میں ڈاکٹر رادھا کرشنن کی بڑی قربانیاں شامل ہیں۔ ہمیں ان کے خیالات کو دور دور تک پہنچانا ہوگا۔ ایک ٹیچر ہونے کے ناطے بس یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ڈاکٹر رادھا کرشنن کی تعلیم کو لے کر چلیں گے تو ہم یقیناً کامیاب ہوں گے۔ ڈاکٹر مہیپال سنگھ نے کہا کہ آج کے طالب علم شارٹ کٹ کے راستے کامیاب ہونا چاہتے ہیں جب کہ ڈاکٹر رادھا کرشنن نے ہمیشہ محنت اور جدوجہد کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ ان کی محنت اور کوشش سے ہی تعلیمی مشن میں نکھار آیا۔ آپ نے ایمانداری سے سماج کے ساتھ ساتھ تعلیم کے میدان میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیے۔

سلائی کڑھائی ٹریننگ سینٹر کا افتتاح

دیوبند 25/ستمبر (فیروز خان) سماجی تنظیم ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر اسمرتی سیوا نیائے کے زیر اہتمام دیوبند کی پرشورام کالونی میں چلنے والے ماں بالاسندری سلائی کیندر کا افتتاح تنظیم کے صدر پھول سنگھ نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ خواتین کی فلاح و بہبود اور انہیں زندگی کے شعبوں میں آگے بڑھانے سمیت انہیں دستکاری میں ماہر بنانے کے مقصد سے سلائی کڈھائی ٹریننگ سینٹر کا آغاز کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کو دستکاری میں بھی ماہر ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں پروفیشنل کورسز کرنا نہایت ضروری ہے، جب تک آپ خود پر اعتماد نہیں کریں گے اس وقت تک کامیابی ممکن نہیں ہے۔ آلوک گوئل اور آر ایس ایس کے معاون سنگھ چالک نریندر نے کہا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کو کھانا پکانے، سلائی اور کڑھائی میں مہارت حاصل کرنی چاہئے تنظیم کی جانب سے یہ قدم خواتین اور لڑکیوں کو دستکاری میں ماہر بنانے اور انہیں جدید دور میں خود انحصار بنانے کے مقصد سے اٹھایا گیا ہے۔

ایچ اے وی انٹر کالج دیوبند میں تحصیل سطحی بوائز اتھلیٹکس مقابلے کا انعقاد

دیوبند: 25/ستمبر (فیروز خان) ایچ اے وی انٹر کالج دیوبند میں تحصیل سطح کے بوائز اتھلیٹکس مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف اسکولوں کے کھلاڑیوں نے حصہ لیا اور اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ ٹاپ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات اور اعزازات سے نوازا گیا۔ کالج احاطے میں منعقدہ بوائز اتھلیٹکس مقابلے کا افتتاح اسکول مینجمنٹ کمیٹی کے معاون مینیجر سنجیو تیاگی، رکن جگدیشور تیاگی، پرنسپل ہیم سنگھ اور اسپورٹس کوچ وجیندر کمار نے مشترکہ طور پر فیتہ کاٹ کر کیا۔ کھیل مقابلہ کے تحت طلبہ نے 100 میٹر، 200 میٹر، 400 میٹر، 800 میٹر اور 1500 میٹر ریس کے ساتھ ساتھ لمبی کود اور اونچی کود میں بھی جوش وخروش سے حصہ لیا۔ تمام مقابلوں میں اعلیٰ پوزیشنز حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کو کالج انتظامیہ کی جانب سے انعامات سے نواز کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس دوران شیوم تیاگی، امیت کمار، ابھیشیک سینی، منوج شرما، پرمود پانڈے، پنکج شرما، رویندر چودھری، امریش تیاگی اور سکھ ساگر سنگھ سمیت کالج کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

البرکات علی گڑھ میں محفلِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تزک واحتشام کے ساتھ منائی گئی

البرکات سید حامد کمیونٹی کالج علی گڑھ میں البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر محترم ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری کی سرپرستی میں اور ڈاکٹر سید محمد عثمان ڈائریکٹر البرکات سید حامد کمیونٹی کالج کی زیر صدارت میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مناسبت سے ایک محفل کا انعقاد کیا گیا، محفل کا آغاز انصار احمد نے تلاوت قرآن کریم سے کیا پھر اس کے بعد سید رہبر علی نے حمد پاک اور اقدس نور نے نعت پیش کی۔ اس کے بعد تقریر کے لیے ڈاکٹر سید نور عالم مصباحی خطیب و امام جامع مسجد البرکات نے نبی کی اپنے امتیوں سے محبت کو گفتگو کا موضوع بنایا، آپ نے فرمایا کہ تمام انبیائے کرام میں سب سے زیادہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اپنے امتیوں سے محبت فرماتے ہیں، مزید روز محشر سب سے پہلے آپ ہی اپنے امتی کی شفاعت فرمائیں گے، طلبہ اور اساتذہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں بھی اپنے نبی سے سب سے زیادہ محبت کرنی چاہئے، سیرت رسول کا تقاضہ یہ ہے کہ وقت کی پابندی، محنت اور لگن سے کام کرنا کامیابی کا ضامن ہے، مزید کہا کہ سب کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ تقریر کے بعد رحیم الدین نے نعتِ پاک پیش کی پھر شیخ نعمان احمد ازہری اُستاذ البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ نے لیڈرشپ اور سیرتِ رسول ﷺ کے پہلو پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ آپ لیڈرشپ کے اعتبار سے پوری کائنات میں اول درجہ پر فائز ہیں، آپ کے اخلاق و محاسن کی مثالیں نہیں ملتی، آپ اپنے پرائے، مسلم اور غیر مسلم پڑوسی ہوں یا کوئی بھی ہو، سب کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرتے تھے، مزید لیڈرشپ کی خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک اچھے لیڈر کی پہچان یہ ہے کہ اس کے اندر کردار سازی ہو اور مستقل مزاجی ہو آخر میں آپ نے طلبہ و طالبات سے مخاطب ہوکر فرمایا کی آپ اپنے اندر تعلیم کو لیکر مستقل مزاجی پیدا کروایسا کافی دیکھا جاتا ہے کہ طلبہ اگر مطالعہ کرتے ہیں تو ایک گھنٹے میں بمشکل پانچ یا دس منٹ پڑھائی کرتے ہیں باقی وقت بربادی کرتے ہیں، لیڈر ہمیشہ سب سے آگے ہوتا ہے، اگر ہمیں بھی لیڈر بننا ہے تو ان اوصاف کو اپنانا ہوگا۔ پھر آخر میں اس محفل کے ناظم اور البرکات این، سی، پی، یو، ایل کے اردو کے استاذ محمد عاصم نے ہدیہ تشکر ترمذی شریف کی حدیث سے کیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ ادا نہیں کرتا اس محفل کی صدارت فرمارہے سید محمد عثمان سر، مقررین حضرات، تمام اساتذہ و طلبہ نیز رضا کار کا دل کی گہرائی کے ساتھ شکریہ ادا کیا، اور آخر میں چند اشعار پیش کیے۔

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰؐ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
در رسول پہ ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے
کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
مرا حبیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے
مدینے جا کے نکلنا نہ شہر سے باہر
خدانخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے
اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے

پھر آخر میں امام صاحب کی دعا و صلاۃ وسلام پر محفل اختتام پذیر ہوئی پھر تبرک تقسیم کیا گیا اس پروگرام میں خصوصی طور پر ڈاکٹر سیّد عبدالحی، عبید الرحمٰن سر، احمد سر، کاشف سر، دانیال سر، شکیل سر، صالحہ میم، ثنا میم، الفیہ میم، راحلہ میم، سمیہ میم، نہا میم ان کے علاوہ تمام شعبہ جات کے طلبا و طالبات کے ساتھ رضا کاران حضرات موجود رہے۔

خواتین کی حفاظت کے لئے مشن شکتی ابھیان کا اہتمام

دیوبند: 25/ستمبر (نامہ نگار) حکومت کی طرف سے لڑکیوں/خواتین کی حفاظت اور خواتین کی بیداری اور بااختیار بنانے کے لئے چلائے جارہے مشن شکتی ابھیان فیز 0.5 کے تحت اینٹی رومیو اسکواڈ کی انچارج خاتون ایس آئی سدھا تیاگی کی قیادت اور انچارج انسپکٹر ستندر پال سنگھ کی سربراہی میں کانسٹیبل راکھی سمیت خواتین پولیس اہلکاروں نے آدرش انٹر کالج تلہیڈی بزرگ اور پی ایم سی جونیئر ہائی اسکول تلہیڈی بزرگ میں پہنچ کر طالبات کو سیکورٹی سے متعلق خدمات، خواتین پاور لائن 1090، 112، 118، ویمن ہیلپ لائن، چیف منسٹر ہیلپ لائن، پولیس ایمرجنسی سروس 1076، چائلڈ ہیلپ لائن 1098، ہیلتھ سروس اور تمام پولیس اسٹیشنوں کی خواتین ہیلپ ڈیسک، ایمبولینس سروس، سیکیورٹی/مدد کے لئے، اپنے متعلقہ سی یو جی نمبر اور سائبر کرائم کے بارے میں تفصیلی معلومات دے کر آگاہ کیا اور اپیل کی کہ وہ اپنے حقوق کو سمجھیں اور ضرورت محسوس ہوتے ہی فوری طور پر مدد لیں۔ اس دوران بڑی تعداد میں طالبات موجود تھیں۔

پنڈت دین دیال اپادھیائے کے خیالات لازوال ہیں

دین دیال اپادھیائے ریاستی دیہی ترقیاتی ادارے میں پنڈت دین دیال اپادھیائے کا یوم پیدائش بڑی دھوم دھام سے منایا گیا

لکھنؤ:25 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے سب سے زیادہ قابل احترام پنڈت دین دیال اپادھیائے کو خراج عقیدت پیش کیا، جو انٹیگرل ہیومنزم کے علمبردار، ایک کٹر محب وطن اور ایک عظیم مفکر تھے، ان کی یوم پیدائش پر۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ انٹیگرل ہیومنزم کے علمبردار پنڈت دین دیال اپادھیائے کی زندگی کا فلسفہ آج بھی متعلقہ ہے۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے کو ان کی یوم پیدائش پر عاجزانہ خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے، شری کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ پنڈت دین دیال اپادھیائے کی زندگی کا فلسفہ، ہندوستانی سیاسی اقدار کی علامت، انٹیگرل ہیومنزم اور انتیودیا جیسے ترقی پسند اور جامع نظریات کے داعی، اور اس کی پیروی نہ صرف ہم سب کو کرنی چاہیے۔ جذب انہوں نے کہا کہ پنڈت دین دیال اپادھیائے نے ہمیشہ معاشرے کے آخری فرد کی بہتری کے لیے کام کیا۔ ان کے انمول خیالات قوم کو ہمیشہ متاثر کرتے رہیں گے۔ قابل احترام پنڈت دین دیال اپادھیائے نے اپنی زندگی پاکیزگی، شفافیت اور معاشرے کے آخری فرد کی بہتری کے لیے وقف کردی۔ ان کا انتیودیا کا وژن سماجی ہم آہنگی اور ہمہ گیر ترقی کے لیے رہنمائی کی روشنی بن گیا۔ قابل احترام پنڈت دین دیال اپادھیائے کی طرف سے تصور کردہ روشن مستقبل اب ممتاز وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ایک حقیقت بن رہا ہے، جہاں سرکاری اسکیموں کے فوائد معاشرے کے ہر فرد تک پہنچ رہے ہیں۔

۔دین دیال اپادھیائے اسٹیٹ رورل ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ، بخشی کا تالاب، لکھنؤ، انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر جنرل ایل وینکٹیشورلو کی سرپرستی میں اور پرنسپل ایڈیشنل ڈائریکٹر سبودھ ڈکشٹ کی رہنمائی میں، پنڈت کے یوم پیدائش کے مبارک موقع پر۔ دین دیال اپادھیائے جی، ان کے بڑے مجسمے کو انسٹی ٹیوٹ کے احاطے میں انسٹی ٹیوٹ کے تمام افسران/ملازمین اور مختلف تربیتی پروگراموں میں حصہ لینے والے افسران اور خصوصی مہمان مقررین نے ہار پہنایا۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کے مطابق یہاں پنڈت دین دیال اپادھیائے کی زندگی کے فلسفہ پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ انسٹی ٹیوٹ کے بدھ آڈیٹوریم میں انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہونے والے مختلف تربیتی پروگراموں میں مذاکرے پیش کرنے کے لیے موجود موضوع کے مقررین اور مہمان خصوصی نے عظیم انسان پنڈت دین دیال اپادھیائے کے طرز زندگی، حب الوطنی اور سماجی و سیاسی حالات پر اپنے اپنے نقطہ نظر سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پنڈت دین دیال اپادھیائے کی زندگی کے فلسفے پر ان کی منفرد قوم پرستی، قوم سے محبت اور ان کی بے مثال قوم پرستی پر روشنی ڈالی۔ انسانیت کا فلسفہ۔ انسٹی ٹیوٹ میں منعقد کئے جانے والے مختلف تربیتی پروگراموں جیسے کہ فائر ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور رورل لائیولی ہڈ مشن پروگرام، پبلک اور ایس ٹیکنالوجی پر مبنی موضوعاتی تربیتی پروگراموں کے اہم شرکاء نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ معزز مہمان مقررین، یعنی ISKCON تنظیم کے روحانی گرو دیویا یتائی داس اور بھارت چرتر نرمان سنستھان، نئی دہلی کے بانی صدر، رام کرشن گوسوامی، نے Pt کے نظریاتی فلسفے کو شامل کرتے ہوئے متعلقہ اور مفید لیکچر دیا۔ دین دیال اپادھیائے جی اور مشن کرمایوگی کے اجزاء۔ سمپوزیم سے خطاب کرتے ہوئے، انسٹی ٹیوٹ کے ایڈیشنل ڈائریکٹر، سبودھ ڈکشٹ نے وضاحت کی، "ہم آج یہاں پنڈت دین دیال اپادھیائے کے انٹیگرل ہیومنزم کے فلسفے پر غور کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ یہ فلسفہ محض سیاسی یا معاشی خیال نہیں ہے، بلکہ ہندوستانی ثقافت اور زندگی کی اقدار کی پیداوار ہے۔" پنڈت دین دیال جی کا ماننا تھا کہ انسان محض جسم نہیں ہے، بلکہ جسم، دماغ، عقل اور روح کا ایک متحد مجسم ہے۔ حقیقی ترقی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک ہمارے معاشرے اور نظام ان چار پہلوؤں کی ترقی کو یکساں اہمیت نہیں دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے انٹیگرل ہیومنزم کا تصور پیش کیا، جس میں فرد، معاشرے اور قوم کے درمیان توازن اور ہم آہنگی پر زور دیا گیا۔ اس کا فلسفہ مغربی سرمایہ داری اور کمیونزم دونوں سے مختلف ہے۔ سرمایہ داری فرد کو ترجیح دیتی ہے، جبکہ کمیونزم معاشرے کو ترجیح دیتا ہے۔ پنڈت جی نے واضح کیا کہ فرد اور معاشرہ متضاد نہیں ہیں، بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل ہیں۔ اس لیے ترقی کا راستہ وہ ہونا چاہیے جو انسانیت کو متحد کرے، تقسیم نہ کرے۔ پنڈت جی کا انتیودیا کا اصول ہمیں سکھاتا ہے کہ کسی بھی معاشرے یا قوم میں حقیقی ترقی تب ہوتی ہے جب خوشحالی اور موقع اس کے آخری فرد تک پہنچ جاتا ہے۔ ان کا ماننا تھا کہ اقتدار کا مقصد محض حکومت کرنا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ معاشرے کی خدمت اور قوم کی ترقی ہے۔ آج، جب ہم خود انحصار ہندوستان، سماجی ہم آہنگی، اور اخلاقی اقدار کی ضرورت کی بات کرتے ہیں، پنڈت دین دیال کا فلسفہ انتہائی متعلقہ ہو جاتا ہے۔ ان کا پیغام ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ترقی صرف مادی فائدے تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ معاشرے کے ہر فرد کی زندگی میں روشنی ڈالنی چاہیے۔ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر جنرل ایل وینکٹیشورلو نے اپنے صدارتی خطاب میں شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنڈت دین دیال اپادھیائے اور ان کا فلسفہ انٹیگرل ہیومنزم۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے ایک مفکر اور سیاست دان تھے۔ انہوں نے ہندوستانی ثقافت اور زندگی کے فلسفہ پر مبنی ایک نئی نظریاتی سمت کا آغاز کیا، جسے "انٹیگرل ہیومنزم" کہا جاتا ہے۔ یہ فلسفہ ہندوستانی روایت، ثقافت اور اقدار سے ماخوذ ہے اور مغربی مادیت پسند نظریات سے الگ ہے۔ انٹیگرل ہیومنزم کے اہم نکات مجموعی نظریہ۔ اس میں انسان کو صرف معاشی وجود ہی نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ اس کی جسمانی، ذہنی، فکری اور روحانی نشوونما کو بھی انتہائی اہم سمجھا جاتا تھا۔

پنڈت دین دیال اپادھیائے کی پوری زندگی مثالی ہے: برجیش پاٹھک

نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے پنڈت دین دیال اپادھیائے کو یاد کیا، پنڈت دین دیال کے مجسمہ پر گل پوشی کر خراج عقیدت پیش کیا

لکھنؤ:25 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے آج K.K.C کے قریب دین دیال پارک کا دورہ کیا۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے کے 109ویں یوم پیدائش کے موقع پر اور ان کے مجسمے کو پھولوں کے ہار اور خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ نے پنڈت دین دیال اپادھیائے کی شخصیت اور کام کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ انتودیا کے خیال کے موجد، ثقافتی قوم پرستی کے فروغ دینے والے، ایک طاقتور خطیب اور قومی رہنما تھے۔ قوم کی خدمت کے لیے ان کی لگن اور قربانی ہمیشہ مثالی رہے گی۔ جناب پاٹھک نے کہا کہ پنڈت جی کو بچپن سے ہی جدوجہد کا سامنا کرنا پڑا، اس کے باوجود وہ مطالعہ اور فکر مند رہے۔ ان کا خیال تھا کہ نوجوانوں کو زیادہ تعداد میں سیاست میں آنا چاہیے کیونکہ سیاست قومی کردار کی تعمیر کا بہترین ذریعہ ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ پنڈت دین دیال اپادھیائے کا خیال تھا کہ ہماری اقتصادی پالیسیاں ہماری ثقافت کے مطابق ہونی چاہییں، تاکہ ہماری ثقافت زندگی اور معیشت دونوں کی بنیاد بن سکے۔ ان کا ماننا تھا کہ ملک کی حقیقی ترقی صرف انتیودیا کے ذریعے ہی ممکن ہے، جو کہ سماج کے نچلے طبقوں کی ترقی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پنڈت جی کا فلسفہ حیات انٹیگرل ہیومنزم" پر مبنی تھا، جس کا عکس ان کے ادب اور زندگی دونوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ نوجوان نسل ان کی زندگی سے بہت سی خوبیاں سیکھ سکتی ہے، جیسے جدوجہد، سادگی، قربانی، محنت، مطالعہ، ادب، معاشرے اور قوم کی خدمت۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ پنڈت دین دیال اپادھیائے جی کی پوری زندگی ہم سب کے لیے تحریک اور مثال ہے۔

اعظم سے ملنے اکھلیش رامپور جائیں گے

اعظم خان کی رہائی پر سماج وادی پارٹی دفتر کے باہر لگے پوسٹر

لکھنؤ 25 ستمبر (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو 9 اکتوبر کو لکھنؤ میں بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر مایاوتی کی ریلی سے ایک دن پہلے 8 اکتوبر کو اعظم خان سے ملاقات کریں گے۔ 23 ماہ بعد سیتا پور جیل سے رہائی کے بعد سے سماج وادی پارٹی کے کسی بھی سینئر لیڈر نے اعظم خان سے ملاقات نہیں کی۔ 9 اکتوبر کو بی ایس پی صدر کانشی رام کی برسی پر ریلی کے ساتھ مشن 2027 کا آغاز کریں گی۔ مایاوتی نے پارٹی کارکنوں کو اس کے لیے تیار رہنے کی ہدایت دی ہے۔ دریں اثنا، اعظم خان کے بی ایس پی میں شامل ہونے کی افواہوں کو ختم کرنے کے لیے مانا جارہا ہے کہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) نے رام پور کے دورے کا منصوبہ بنایا ہے۔ تاہم اکھلیش یادو اور اعظم خان دونوں نے بی ایس پی میں شامل ہونے کے امکان سے انکار کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اعظم خان کے بی ایس پی میں شامل ہونے کے سوال پر اکھلیش یادو نے کہا کہ اعظم خان سماج وادی پارٹی کے بانی نیتا جی کے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں۔ سماج وادی پارٹی آج ہی نہیں بی جے پی سے مقابلہ کر رہی ہے جبکہ اعظم خان نے کہا ہے کہ 23 ماہ وہ جیل میں بند رہے ان کی کسی سے ملاقات نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی جیل کے اندر موبائل کی سہولیت تھی کہ بات ہو سکے۔

سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قدآور لیڈر اعظم خان کی سیتا پور جیل سے رہائی پر ان کے حامیوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھنؤ میں پارٹی ہیڈکوارٹر کے باہر ایک بڑا پوسٹر لگایا ہے۔ یہ پوسٹر ایس پی لیڈر محمد اخلاق کی جانب سے لگایا گیا ہے، جس پر لکھا ہے "اعظم لوٹے، یہ ایک نئی صبح کی پہچان ہے، غور سے سنو... ہواؤں میں حکومت بدلنے کا اعلان ہے۔" پوسٹر میں ملائم سنگھ یادو، اکھلیش یادو، اعظم خان، شیوپال سنگھ یادو، بدایوں کے رکن پارلیمنٹ آدتیہ یادو اور دیگر دو لیڈروں کی تصاویر بھی شامل ہیں۔ اس پوسٹر نے سیاسی گلیاروں میں ہلچل پیدا کردی ہے۔ پوسٹر پر مزید درج ہے "کچھ اصولوں کا نشہ تھا، کچھ مقدس خواب تھے... ہر زمانے میں شہادت کے یہی اسباب تھے... اعظم لوٹے، یہ ایک نئی صبح کی پہچان ہے، غور سے سنو... ہواؤں میں حکومت بدلنے کا اعلان ہے۔" قابل ذکر ہے کہ اعظم خان کو ان کے خلاف درج تمام مقدمات میں ضمانت ملنے کے بعد 23 ستمبر کو سیتا پور جیل سے رہا کیا گیا تھا۔ وہ تقریباً 23 ماہ جیل میں رہے اور متعدد مقدمات میں سزا و ضمانت کے عمل سے گزرے۔ رہائی کے ایک دن قبل ہی ان کے حامیوں نے پرجوش استقبال کیا تھا۔ رہائی کے بعد اعظم خان سیدھے اپنے گھر پہنچے۔ بتایا جارہا ہے کہ 8 اکتوبر کو سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو بھی رامپور جا کر ان سے ملاقات کریں گے۔

سوشل میڈیا پر "حضرت محمدؐ" کے خلاف نازیبا تبصرہ کرنے والا ملزم گرفتار

کاکوری، لکھنؤ: کاکوری کے ولی نگر علاقے سے پولیس نے ایک ایسے شخص کو گرفتار کیا ہے جس نے سوشل میڈیا پر مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والی اشتعال انگیز پوسٹ شیئر کی تھی۔ یہ کارروائی علاقے میں امن و امان اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے پیش نظر کی گئی۔ پولیس کے مطابق، ملزم کی شناخت "پرنس گوتم" کے طور پر ہوئی ہے، جو ولی نگر، تھانہ کاکوری کا رہائشی ہے۔ بدھ، 24 ستمبر کی شب تقریباً 9 بج کر 15 منٹ پر پرنس گوتم نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ سے ایک قابل اعتراض اور اشتعال انگیز پوسٹ شیئر کی، جس میں "مسلمانوں کے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ کے خلاف انتہائی توہین آمیز کلمات شامل تھے۔ پوسٹ کے وائرل ہونے کے بعد علاقے میں سخت تناؤ پیدا ہو گیا، اور مسلمانوں کی مذہبی جذبات بری طرح مجروح ہوئے۔ پولیس کو اندیشہ تھا کہ اس واقعے سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی متاثر ہو سکتی ہے۔ توہین آمیز پوسٹ کے خلاف جمعرات کے روز بڑی تعداد میں برہم مسلمان کاکوری تھانے پہنچے اور تحریری شکایت درج کروائی، جس میں ملزم کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ پولیس نے معاملے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے فوری کارروائی کی۔ شکایت کی بنیاد پر "پرنس گوتم" کے خلاف تعزیرات ہند اور سائبر کرائم سے متعلق دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ بعدازاں پولیس نے ملزم کو حراست میں لے لیا اور اس سے تفتیش کی جارہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ پرنس نے یہ پوسٹ دانستہ طور پر معاشرے میں نفرت پھیلانے اور امن کو متاثر کرنے کے مقصد سے کی تھی۔ انسپکٹر "ستیش چندر راٹھور" نے بتایا کہ ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور قانونی کارروائی جاری ہے۔ پولیس نے واضح پیغام دیا ہے کہ سوشل میڈیا پر کسی بھی قسم کی اشتعال انگیز اور توہین آمیز مواد کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔

ٹیم لکھنؤ کا ایک وفد راحتی اشیاء لے کر پنجاب روانہ

مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے ہری جھنڈی دکھائی

لکھنؤ، ۲۵ ستمبر۔اسلامک سنٹر آف انڈیا و ٹیم لکھنؤ کی اپیل پر اہل لکھنؤ نے پنجاب سیلاب زدگان کی مدد کے لیے خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ٹیم لکھنؤ کے ذمہ داروں نے اس سامان کو اکٹھا کرنے کے لیے شہر میں کئی مراکز قائم کرر کھے تھے۔ آج سنٹر کے چیرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی سرپرست ٹیم لکھنؤ نے پنجاب کے سیلاب زدگان کے لیے خدمت خلق کے میدان میں سرگرم عمل ٹیم لکھنؤ، امن وشانتی کمیٹی اور اسلامک سنٹر کے ذمہ داروں اور ارکان پر مشتمل ایک وفد کو راحتی اشیاء کے ساتھ ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ جو فرد پریشان حالوں اور مصیبت زدہ افراد کی مدد کرتا ہے وہ بہت بڑے ثواب کا کام کرتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ شمالی ہند کے مختلف حصوں خصوصاً پنجاب میں سیلاب کی قیامت خیزی سے سب واقف ہیں۔ اس وقت بہت ضروری ہے کہ ہم سب زیادہ سے زیادہ سیلاب زدگان کی مدد کریں۔ مرلی دھر آہوجہ نے کہا کہ ٹیم لکھنؤ جو کئی برسوں سے اپنے محدود وسائل کے ساتھ خدمت خلق میں مصروف ہے اس نے پنجاب کے لوگوں کی ریلیف کے لیے جو راحتی اشیاء جمع کی ہیں ان میں غلہ اور دیگر ضروری چیزیں شامل ہیں۔ یہ سب اشیاء بلاتفریق مذہب وملت تمام لوگوں میں تقسیم کی جائیں گی۔ اس وفد میں مرتضیٰ علی، عبدالوحید، زبیر احمد، قدرت اللہ خاں، وامق خاں، جسبیر گاندھی کے علاوہ دیگر افراد شامل ہیں۔ اس کار خیر میں جن تنظیموں نے حصہ لیا ان میں راکل کیفے، احساس فاؤنڈیشن، اتر پردیش ضلع ملیحہ پتراکار ایسوسی ایشن، راحت انسانیت فاؤنڈیشن، ملی فاؤنڈیشن، انسانیت ویلفیر سوسائٹی اور واحد بریانی گروپ قابل ذکر ہیں۔ اس موقع پر ٹیم کی صدر نگہت خاں، جسبیر گاندھی، عمران قریشی، شہاب الدین قریشی، مختار قریشی، سنجے گپتا، سی پی کوریل کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

بیت بازی سے طلبہ کی ادبی وشعری تربیت ہوتی ہے: ڈاکٹر موسیٰ رضا

لینگویج یونیورسٹی کے یوم تاسیس کی مناسبت سے بیت بازی مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ، 25 ستمبر 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں یوم تاسیس کے موقع پر آج ایک شاندار بیت بازی مقابلے کا انعقاد کیا گیا، جس میں مختلف شعبہ جات کے طلبہ پر مشتمل پانچ ٹیموں نے حصہ لیا اور اپنے شعری ذوق وشوق کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ بیت بازی کے اس ادبی وثقافتی پروگرام میں جج کی حیثیت سے ڈاکٹر عارف عباس اور ڈاکٹر ظفر النقی موجود تھے، جنھوں نے طلبہ کی کارکردگی کو سراہا اور ان کی رہنمائی کی۔ مقابلے کے آغاز سے قبل پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر موسیٰ رضا نے شرکاء کو اصول وضوابط سے آگاہ کرتے ہوئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ یہ مقابلہ دراصل جیت اور ہار سے کہیں زیادہ آگے کی چیز ہے۔ اس کا مقصد طلبہ کی ادبی وشعری تربیت کرنا ہے تاکہ وہ نہ صرف شعراء کے شاہکار کلام اور خوبصورت اشعار سے روشناس ہوں بلکہ صحیح اور موثر انداز میں شعر خوانی کے فن کو بھی سیکھ سکیں۔ ایسے مقابلے طلبہ میں مطالعے کا ذوق، یادداشت کی پختگی اور زبان و بیان پر گرفت پیدا کرتے ہیں جو ان کی علمی وفکری نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جج کی حیثیت سے موجود ڈاکٹر عارف عباس نے بیت بازی کی روایت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بیت بازی ہماری ادبی و شعری روایت کا ایک اہم حصہ ہے جو نہ صرف زبان و بیان کی مہارت کو اجاگر کرتی ہے بلکہ نوجوان نسل میں مطالعہ، یادداشت اور فوری ردعمل کی صلاحیت کو بھی پروان چڑھاتی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ایسے پروگرام طلبہ میں تخلیقی ذوق کو بڑھاتے ہیں اور انہیں اپنی تہذیب وثقافت سے جوڑتے ہیں۔ بیت بازی کے ذریعے کلاسیکی شعرا کے کلام کو یاد رکھنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے اور اردو زبان کی مٹھاس اور اس کی وسعت سے شغف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس موقع پر اس پروگرام کے کوارڈینیٹر ڈاکٹر عبدالحفیظ نے اپنی گفتگو میں کہا کہ آج کے دور میں جب نئی نسل مغربی اثرات کی جانب مائل ہے، ایسے ادبی مقابلے طلبہ کو اپنی مادری زبان اور شعری وراثت سے جڑنے کا سنہری موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف ان کی زبان دانی کو نکھارتے ہیں بلکہ فکری بالیدگی اور ثقافتی شعور کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ بیت بازی طلبہ میں نہ صرف علمی مسابقت کا جذبہ بیدار کرتی ہے بلکہ یہ انہیں زبان کے جمالیاتی پہلوؤں کو سمجھنے اور اظہار کی قوت کو مضبوط کرنے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ ایسے پروگرام ہمارے نوجوانوں کو اپنی تہذیبی جڑوں سے جوڑے رکھتے ہیں اور انہیں اعتماد کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ بیت بازی میں پہلا مقام ح ام ہلال، درخشاں اور کہکشاں، دوسرا مقام سید تلمیذ عباس رضوی، پرکھر دویدی، احمد اور تیسرا مقام حسن اکبر، سلمان ساجد اور انوری خاتون نے حاصل کیا۔ اس کے علاوہ مقابلہ قرأت اور فی البدیہہ تقریری مقابلے کا بھی انعقاد ہوا۔ اس پروگرام کی نظامت عبدالقادر اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر عبدالرحمٰن نے ادا کئے۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر محمد اکمل، ڈاکٹر اعظم انصاری، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر صائمہ علیم، ڈاکٹر شکھا سنگھ، ڈاکٹر عائشہ شہناز، ڈاکٹر اخلاق، ڈاکٹر مدثر اور ڈاکٹر مزمل کے علاوہ دیگر اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

اردو اکادمی کتابت اسکول کا افتتاح آج

لکھنؤ، 25 ستمبر: (پریس ریلیز) اتر پردیش اردو اکادمی کے مرکزی "کتابت اسکول" کا افتتاح کل بروز جمعہ 26 ستمبر 2025ء کو سہ پہر تین بجے منعقد ہوگا۔ یہ افتتاحی تقریب نور کمپلیکس، نزد شباب مارکیٹ، ندوہ روڈ، لکھنؤ میں منعقد کی جائے گی۔ اکادمی کے سکریٹری شوکت علی نے اس موقع پر بتایا کہ کتابت اردو زبان و ادب کی خوبصورتی اور پہچان کا اہم فن ہے، جس کی بقا اور فروغ آج کے دور میں نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اسکول کے قیام سے نئی نسل کو نہ صرف کتابت کے فن سے آگاہی ملے گی بلکہ اس میں عملی مہارت پیدا کرنے کے مواقع بھی فراہم ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو اکادمی ہمیشہ سے زبان و ادب کی خدمت میں پیش پیش رہی ہے اور اس نئے اقدام کے ذریعے وہ فن کتابت کو ایک نئی زندگی عطا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ شوکت علی نے اہل علم، فنکاروں، طلبہ اور اردو سے محبت رکھنے والے افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ اس تقریب میں شریک ہو کر پروگرام کو کامیاب بنائیں۔

لکھنؤ کے گومتی کتاب میلہ میں مشاعرہ آج

لکھنؤ۔ وزارت برائے تعلیم اور قومی بک ٹرسٹ (این بی ٹی) کے باہمی اشتراک سے جاری گومتی بک فیئر میں ادب دوستوں اور شائقین سخن کے لیے آج ایک شاندار اور یادگار مشاعرے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ یہ مشاعرہ لکھنؤ یونیورسٹی کے میدان میں آج بروز جمعہ شام بجے منعقد ہوگا، جس میں ملک کے نامور و ممتاز شعراء کرام اپنے کلام سے محفل کو زینت بخشیں گے۔ صدر شعبۂ اردو، لکھنؤ یونیورسٹی پروفیسر عباس رضا نیر کی قیادت میں منعقد ہونے والے اس مشاعرے میں شرکت کرنے والے معروف شعراء میں پروفیسر عصمت ملیح آبادی، فاروق جائسی، رشمی بادشاہ، ڈاکٹر عمیر منظر، روبینہ ایاز، وید پرکاش سنجر شامل ہیں۔ پروفیسر نیر نے دوران گفتگو بتایا کہ مشاعرہ ادبی ذوق رکھنے والے سامعین کے لیے یہ ایک سنہری موقع ہے، جہاں نہ صرف کلاسیکی رنگ جھلکے گا بلکہ عصری فکر بھی اپنے جلوے بکھیرے گی۔

راہل گاندھی کو آئین پر اعتماد نہیں: نتن اگروال

اجودھیا 25 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ایکسائز وزیر نتین اگروال نے جمعرات کو کہا کہ اگر راہل گاندھی کو ہندوستان کے آئین پر اعتماد نہیں ہے تو وہ اٹلی چلے جائیں، شاید انہیں اٹلی کا آئین زیادہ پسند ہو۔ مہاراجا اگروسین جینتی کے موقع پر رام پتھ واقع ایک ہوٹل میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اگروال نے کہا کہ آئین پر جس طرح راہل گاندھی حملہ کرتے رہتے ہیں، اس صورت میں ہندوستان میں انہیں رہنے کا حق ہی نہیں ہے۔ انہوں نے کانگریس اور انڈیا اتحاد کے رہنماؤں پر آئینی اداروں کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا۔ ریاستی وزیر نے کہا کہ اپوزیشن عدلیہ، انتظامیہ، میڈیا اور الیکشن کمیشن تک پر سوال کھڑا کرتا رہتا ہے، اور فوج پر عدم اعتماد ظاہر کرنا تو کانگریس و دیگر اپوزیشن رہنماؤں کا جیسے آئینی حق بن گیا ہے۔ انہوں نے اسے جمہوریت کے لیے افسوسناک قرار دیا۔ نتین اگروال نے مزید کہا کہ کانگریس اور اپوزیشن کو لگتا ہے کہ ان کے علاوہ سبھی ملک کے لیے خطرہ ہیں۔

صحافی کے گھر دوسری بار چوری

کاکوری پولیس کی غفلت پر سوالیہ نشان □ پولیس کی سستی سے چوروں کے حوصلے بلند، 42 دن کے اندر صحافی کے گھر دوسری بڑی واردات

کاکوری، لکھنؤ:٭٭ کاکوری تھانہ کے دائرۂ کار میں واقع موضع "موداگاؤں" میں ایک بار پھر چوری کی بڑی واردات نے سب کو چونکا دیا ہے۔ یہ واردات مقامی صحافی "راجن بھارتی" کے گھر ہوئی، جہاں صرف 42 دن کے اندر دوسری مرتبہ چوروں نے دھاوا بولا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پہلی چوری کا معمہ ابھی تک حل نہیں ہو پایا تھا کہ بدھ کی رات پھر اسی گھر کو نشانہ بنایا گیا، جس سے پولیس کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ مقامی افراد نے الزام لگایا ہے کہ "سمرا چوکی" اور "کاکوری تھانہ" کی لاپروائی کے سبب جرائم پیشہ عناصر کے حوصلے بلند ہو چکے ہیں۔ چوری کی مسلسل وارداتوں سے دیہاتیوں میں شدید خوف اور غصہ پایا جا رہا ہے۔ واقعے سے برہم صحافی "راجن بھارتی" نے پولیس کو کھلی وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر جلد از جلد چوروں کو گرفتار نہ کیا گیا، تو وہ اپنے صحافی تنظیم کے ہمراہ چوکی اور تھانے کا گھیراؤ کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ وزیر اعلیٰ "یوگی آدتیہ ناتھ" سے ملاقات کر کے اس معاملے میں براہ راست کارروائی کی درخواست کریں گے۔

دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ پولیس کی مسلسل غفلت سے قانون و نظام امن پوری طرح بگڑ چکا ہے۔ ان کے مطابق پولیس کی بے حسی کے باعث ہی چور بار بار وارداتوں کو انجام دے رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پولیس اس معاملے میں کیا قدم اٹھاتی ہے، اور کیا مظلوم صحافی اور مقامی عوام کو انصاف مل پائے گا یا نہیں۔ اس سلسلے میں "انسپکٹر ستیش چندر راٹھور" نے بیان دیا ہے کہ متاثرہ شخص کی تحریری شکایت پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، اور جلد ہی چور پولیس کی گرفت میں ہوں گے۔

آر ڈی ایس او نے آگاہی سیشن کا کیا انعقاد

لکھنؤ۔ سچائی واحتساب سے متعلق بیداری مہم 2025 کے تحت، آر ڈی ایس او کے احتساب (سترکتا) شعبہ نے 25 ستمبر 2025 کو "ریل سروس (ضابطہ اخلاق) قواعد 1966 کے موضوع پر ایک آن لائن آگاہی سیشن کا انعقاد کیا۔ اس سیشن میں ریلوے ملازمین کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں کے لین دین اور سالانہ غیر منقولہ جائیداد کی تفصیلات پیش کرنے کے قواعد پر خاص زور دیا گیا۔ یہ سیشن جناب امرناتھ دوبے، پرنسپل چیف پرسنل آفیسر، آر ڈی ایس او کی جانب سے پیش کیا گیا۔ اپنے خطاب میں جناب دوبے نے ضابطہ اخلاق کے قواعد کا تفصیلی جائزہ پیش کیا، جس میں حکومت"، ریلوے ملازم" اور خاندان جیسی اہم اصطلاحات کی وضاحت کی گئی۔ انہوں نے ملازمت کے اخلاقی اصول، دیانت داری اور فرض شناسی کو اجاگر کیا اور ریلوے ملازمین پر لاگو جائیداد کے لین دین سے متعلق قواعد وضوابط اور سالانہ جائیداد کی تفصیلات جمع کرانے کے حوالے سے رہنما اصولوں پر خاص توجہ مرکوز کی۔ جناب دوبے نے عملی مثالوں کے ذریعے شرکاء کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے اور موضوع کی بہتر تفہیم کو یقینی بنایا۔ اس سیشن میں آر ڈی ایس او لکھنؤ کے افسران اور ملازمین کے ساتھ ساتھ ممبئی، دہلی، بینگلورو، کولکاتا، جے پور اور بھوپال میں قائم اس کے علاقائی دفاتر کے افسران و ملازمین نے بھی بھرپور جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔